لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایٰتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والآثار المرویہ

المعروف بہ

جامع الحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

جلد ہفتم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت..................(۵)

نام کتاب..........المختارات الرضویۃ من الاحادیث النبویۃ والاثار المرویۃ

عرفی نام..........جامع الاحادیث جلد ہفتم

افادات..........امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز

ترتیب وتخریج..........مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ..........مولانا عبدالسلام صاحب رضوی، مولانا صغیر اختر صاحب مصباحی

کمپوزر..........مولوی محمد زاہد علی بریلوی مولوی محمد عبدالوحید بریلوی، حافظ محمد قمر بریلوی

محمد منیف رضا بریلوی، محمد عفیف رضا بریلوی، محمد نظیف رضا بریلوی، محمد توصیف رضا بریلوی،

تعداد..........(۱۰۰۰)

سن اشاعت..........۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء

تقسیم کار

کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵، مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔۶

ملنے کے پتے

☆ رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ۔ممبئی..........۳

☆ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پوربندر گجرات

☆ نیو سلور بک ایجنسی محمد علی روڈ بھنڈی بازار۔ممبئی..........۳

☆ فاروقیہ بکڈپو ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔۶

☆ اعلیحضرت دار الکتب ۱۲۸ اسلامیہ مارکیٹ نومحلہ بریلی شریف

باسمہ تعالیٰ

عرضِ ناشر

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے حمایت حق اور سرکوبیٔ باطل کیلئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ان کی تجلیاں وتابناکیاں آج بھی تاریخ کے سینے میں درخشاں ہیں۔آپ نے نوک قلم سے علم وفضل کا سیل رواں جاری فرمایا، چنانچہ ایک ہزار سے زائد عظیم الشان تصانیف ان کے گرانمایہ فضل وکمال کا بین ثبوت ہیں جس کے لئے ہر دل ہوشمندان کا شکر گزار اور ہر زبان حق گوان کی مدح سرا ہے۔مگر کیا کہئے:　　ع　　ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیبے ست۔

اس کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے مولانا ابوالحسن ندوی دیوبندی، اعلیٰ حضرت کی تعریف کے ساتھ ساتھ تنقیص کا بے تکا پیوند لگانے سے نہیں چوکے اور معلوم نہیں کس جنون میں پکار اٹھے۔قلیل البضاعة فی الحدیث والتفسیر (امام احمد رضا کے پاس علم حدیث وتفسیر کا سرمایہ قلیل تھا)۔ارباب فکر ونظر سمجھتے ہیں کہ اس بے تکی تنقید اور متعصبانہ منطق نے مولانا ندوی جیسے شخص (جن کو اعتدال پسند اور کشادہ ذہن دانشور وعالم کہا جاتا ہے) کے اعتبار قلم کو کس قدر مجروح ومطعون کیا ہے؟

مولانا ندوی کے اس خلاف واقعہ شگوفہ کا تعاقب برابر کیا گیا ہے اور ہمارے محققین ومبصرین ہر گام ومقام پر اس کا مسکت اور دندان شکن جواب دیتے رہے لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ اس باطل خیال کے بطلان کے لئے آپ کی تصنیفات میں احادیث کا جو گراں قدر سرمایہ موجود ہے اس کو منصوبہ بند طریقہ سے منظر عام پر لایا جائے۔

خدائے پاک بحر العلوم مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ اعظمی کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے کہ آپ نے اس ضرورت کا احساس کیا اور اس عظیم کام کے لئے فاضل جلیل حضرت علامہ محمد حنیف خاں صاحب رضوی پرنسپل جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف کا انتخاب فرمایا۔

حضرت مولانا المکرم نے اس کام کو باقاعدہ بتاریخ ۴/محرم الحرام ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۵/جون ۱۹۹۳ء بروز جمعہ مبارکہ شروع فرمایا، مگر تدریسی وتنظیمی مصروفیات کے سبب کام زیادہ تیز رفتار میں نہ ہوسکا۔ تاہم عزم محکم کی برکت سے یہ عظیم الشان کام پایہ تکمیل کو پہونچ ہی گیا اور بتاریخ ۲۵/رمضان المبارک

۱۴۲۱ھ مطابق ۲۲؍دسمبر ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ الوداع جامع الاحادیث کی چھ جلدیں مکمل ہوئیں اور پھر الحمد للہ زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر بھی آگئیں۔ ناشر مسلک اعلیٰ حضرت مولانا عبد الستار ہمدانی صاحب کے اہتمام میں برکات رضا پور بندر سے شائع ہوئیں۔ کتاب کی اہمیت کا اندازا اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہوگیا اور دوسرا ایڈیشن پاکستان سے شائع ہوا جو قریب بہ اختتام ہے۔

مگر اس مجموعہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی بعض تصانیف (انباء الحی، المستند المعتمد اور فوز مبین وغیرہ) کی احادیث جمع نہیں کی جاسکی تھیں، نیز کتاب التفسیر بھی باقی تھی۔ چھ جلدوں کی اشاعت کے بعد بعض مقتدر شخصیات کا مشورہ اور خصوصا حضرت امین ملت زیب سجادہ خانقاہ مارہرہ مطہرہ کا حکم ہوا کہ باقی کام بھی مکمل ہو جائے۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحب قبلہ نے پھر انتہائی جدوجہد فرمائی اور بحمدہ اللہ تعالیٰ ان بقیہ احادیث کا مجموعہ جلد ششم کی شکل میں اور کتاب التفسیر تین جلدوں میں مکمل ہو کر "تلک عشرۃ کاملۃ" کی عملی تفسیر بن کر دس جلدوں میں آپکے سامنے ہے۔

یہ دس جلدوں پر مشتمل مکمل سیٹ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف، کتب خانہ امجدیہ دہلی کی شرکت سے چھاپ رہی ہے۔ اراکین اکیڈمی تہ دل سے حضرت علامہ محمد حنیف خاں صاحب قبلہ مدظلہ کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے یہ عظیم کارنامہ انجام دیکر اکیڈمی کو اس کی اشاعت کی عظیم خدمت انجام دینے کا موقع فراہم فرمایا۔ خدائے کریم حضرت مولانا موصوف کی عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور دونوں جہان میں بہتر سے بہتر صلہ نصیب فرمائے۔

ہم انتہائی ممنون و مشکور ہیں مخیر قوم وملت، رفیق اہل سنت محترم الحاج رفیق احمد صاحب برکاتی کے جن کی بے دریغ نوازش سے اکیڈمی یہ عظیم اشاعتی خدمت انجام دینے میں کامیاب ہوئی ہے۔ ان کے علاوہ فاضل گرامی حضرت علامہ مولانا محمد ایوب صاحب سنبھلی، مبلغ دین وملت حضرت مولانا محمد اقبال صاحب اور فاضل جلیل حضرت مولانا نظام الدین صاحب گجراتی کی معرفت بھی بعض مخلصین نے تعاون فرما کر اراکین کے عزم وحوصلہ کو جلا بخشی۔ ہم بارگاہِ خداوندی میں دست بدعا ہیں کہ رب کریم ان حضرات کو دارین کی سعادت سے مالامال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

۱۵؍شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ　　**صغیر اختر مصباحی　عبد السلام رضوی**

بروز جمعہ مبارکہ　　امام احمد رضا اکیڈمی صالح نگر بریلی شریف

کتاب الشتی
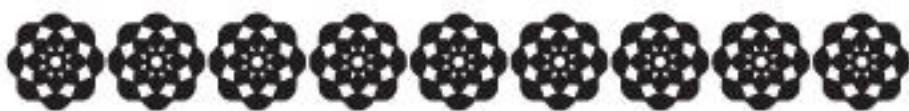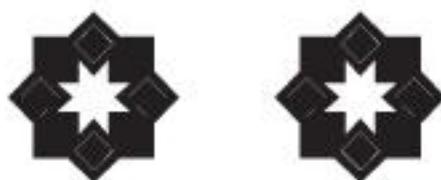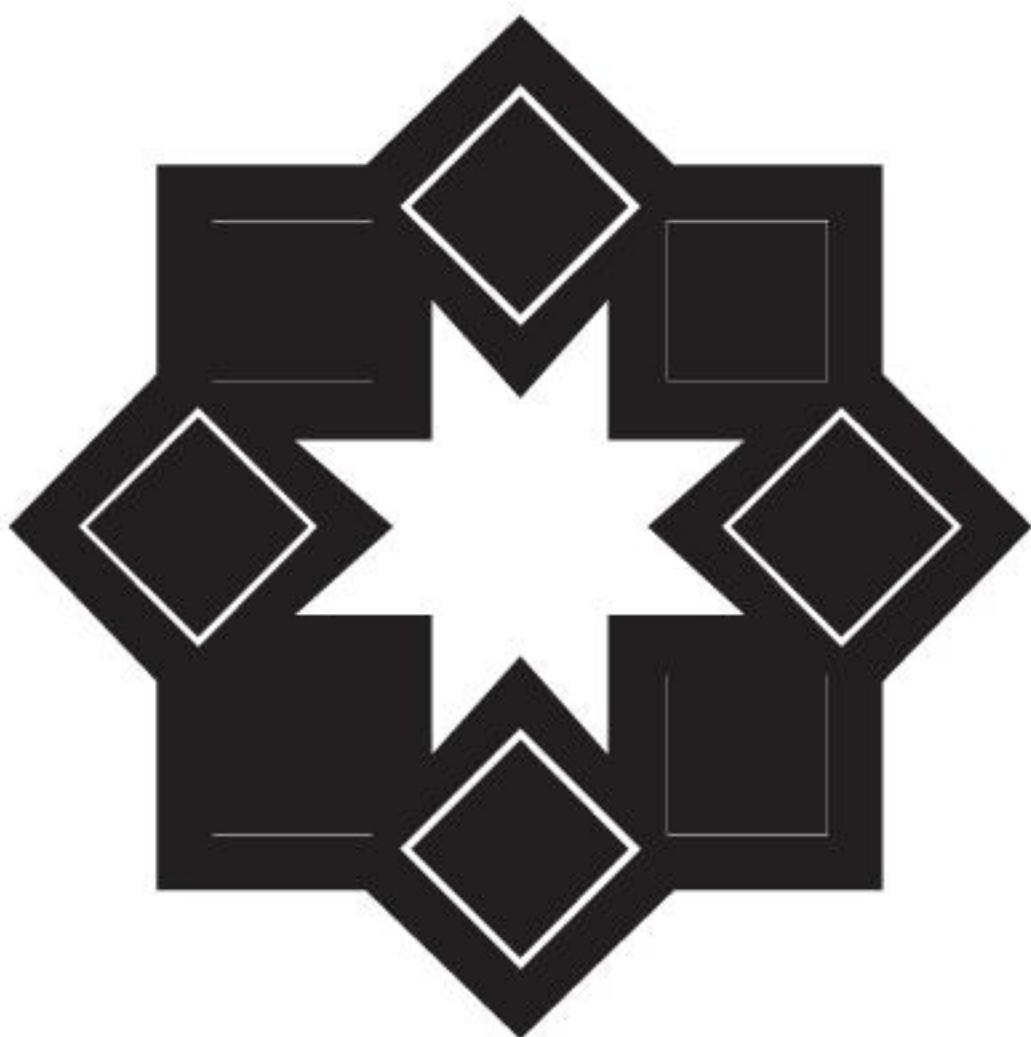
بسم الله الرحمن الرحيم
نحمده ونصلى على رسوله الكريم
امابعد

ایمان واسلام

۳۶۶۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلمذات يوم اذطلع علينا رجل شديدبياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثرالسفرولايعر فه مناا حد حتى جلس الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فا سند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه وقال يا محمد اخير نى عن الاسلام، قا ل: الا سلام ان تشهدان لا اله الاالله وان محمد ا رسول الله وتقيم الصلوة وتو تى الزكو ة وتصو م رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا، قال: صدقت، فعجبنا له يسئله ويصدقه، قال :فا خبرنى عن الا يما ن، قال :ان تو من با لله وملئكة و كتبه ورسله واليو م الا خر وتو من با لقد ر خيره وشره، قال: صدقت، قا ل: فا خبر نى عن الا حسان، قال: ان تعبد الله كانك تراه، فان لم تكن تراه فانه يراك، قا ل: فا خبرنى عن السا عة، قال: ما المسئول عنها با علم من السائل ،قا ل : فا خبرنى عن اما ر اتها، قال: ان تلد الا مة ربتها وان ترى الحفا ة العراة العا لة رعا الشاة يتطا ولو ن فى النبيا ن، قال: ثم انطلق فلبثت مليا ثم قا ل لى يا عمر اتدرى من السا ئل قلت الله ورسوله اعلم قال فا نه جبريل اتاكم يعلمكم دينكم ۔

۳۶۶۴۔ الصحيح لمسلم۔ كتاب الا يما ن ۱/ ۲۷

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوئے جن کے کپڑے بہت سفید بال نہایت کالے تھے۔ نہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سفر کر کے آئے ہیں اور نہ ہم میں سے کوئی ان کو پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے گھٹنے سرکار کے گھٹنوں سے ملا کر بیٹھ گئے اور اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لئے اور عرض کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور خانہ کعبہ کا حج کرو اگر وہاں تک پہونچنے کی قدرت ہو، سائل نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا، ہم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ سرکار سے پوچھتے بھی ہیں اور تصدیق بھی کرتے ہیں۔ عرض کیا: کہ مجھے ایمان کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کے دن پر یقین رکھو اور اچھی بری تقدیر کی تصدیق کرو۔ عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ عرض کیا: مجھے احسان کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرنا کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ سمجھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، عرض کی: قیامت کی خبر دیجئے۔ سرکار نے فرمایا: کہ جس سے پوچھ رہے ہو وہ قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ خبردار نہیں، عرض کیا: تو کچھ قیامت کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے بدن و ننگے پاؤں والے فقیروں، بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے، حضرت عمر فرماتے ہیں کہ پھر سائل چلے گئے، میں سرکلار کے پاس کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ پھر سرکار نے مجھ سے فرمایا کہ اے عمر جانتے ہو یہ سائل کون تھے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں، فرمایا: یہ حضرت جبرئیل تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

اقول: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث پاک میں اجمالی طور پر مکمل دین اسلام کو بیان فرما دیا، اس میں دین کے اصول وفروع انتہائی جامع انداز میں اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرکار نے بیان فرمائے ہیں۔

اس حدیث کو حدیث جبرئیل کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ یہ تمام باتیں حضرت جبرئیل امین ہی کے سوال کے جواب میں بیان فرمائی گئی تھیں۔ نیز اس کو ام الجوامع بھی کہا گیا ہے اس لئے کہ یہ جملہ علوم کو شامل ہے۔

حضرت علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کی بابت فرمایا ہے کہ یہ حدیث تمام ظاہری وباطنی عبادات کو شامل ہے، خواہ اعتقادیات ہوں یا عملیات، یہاں تک کہ جملہ علوم شرعیہ اسی کی جانب راجع اور اسی کے فروع ہیں اور یہ حدیث اصل اسلام ہے۔

علامہ قرطبی اور دیگر ائمہ حدیث نے اس کو ام الا حادیث اور ام السنۃ بھی فرمایا ہے اسی لئے امام بغوی نے مصابیح اور شرح السنۃ دونوں کتابوں کو اسی حدیث پاک سے شروع کیا ہے جیسے قرآن کریم سورۂ فاتحہ سے شروع ہوا ہے۔ اور یہ ام الکتاب ہے۔

قال ....ذات یوم ۔ رحمت عالم نور مجسم ﷺ کی یہ عادت کریمہ اور عام دستور تھا کہ صحابہ کرام کو اسلامی تعلیمات سے نوازتے رہتے تھے۔ سفر وحضر، شام وسحر، ہر وقت اور ہر جگہ سرکار کا یہ محبوب مشغلہ تھا۔ ساتھ ہی صحابہ کرام کی مقدس جماعت بھی شب وروز اسی تلاش وجستجو میں لگی رہتی تھی کہ کوئی دینی بات معلوم ہو جائے، لیکن یہ ادب کے مجسمے سرکار کی تعظیم وتوقیر کا اس قدر لحاظ و پاس رکھتے تھے کہ اکثر وبیشتر اپنی زبان سے کچھ عرض نہیں کرتے کیوں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ

پیش خبیر کیا مجھے حاجت خبر کی ہے

سرکار کی خدمت اقدس میں اس طرح خاموش وساکت رہتے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں کہ کہیں کسی عضو یا سر کی حرکت سے پرواز نہ کر جائیں۔ اس حسن ادب کے ساتھ برابر حاضری کا شرف حاصل کرتے رہتے۔ لیکن سرکار کی نگاہ نبوت ان کے ارادوں اور ان کی حاجتوں سے باخبر تھی۔ لہذا کوئی ناکام ونامراد نہیں جاتا۔

اسی طرح کا واقعہ اس وقت پیش آیا کہ تمام صحابہ کرام خاموشی کے عالم میں بارگاہ رسالت میں حاضر تھے، کسی کو سوال کرنے کی جرأت وہمت نہیں ہو رہی تھی۔

اذ طلع ....احد :. سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ اچانک ایک شخص حاضر بارگاہ رسالت ہوئے۔ یعنی ہم نے ان کو کسی راستہ سے تشریف لاتے نہیں دیکھا، بلکہ اچانک وہ مجمع عام کے کنارے کھڑے نظر آئے۔ان کی ہیئت و حالت بظاہر یہ تھی کہ وہ انتہائی سفید لباس میں ملبوس تھے،خوب کالے بال تھے۔ی عنی صاف ستھرے لباس اور جوانی کے عالم میں وہ شہزادوں کی طرح معلوم ہورہے تھے،ساتھ ہی یہ دونوں علامتیں اس بات کی کھلی شہادت تھیں کہ یہ کسی سفر سے نہیں آئے ہیں ورنہ لباس پر گرد ہوتی اور بال بھی غبار آلود ہوتے اور لباس کی سفیدی نیز بالوں کی سیاہی میں کچھ فرق ضرور آتا،اس لئے ہم نے ان دونوں چیزوں کے ذریعہ اندازہ لگایا کہ یہ مسافر نہیں ہیں۔

لیکن اب ہمارے سامنے یہ مشکل تھی کہ پھر یہ ہیں کون۔،ہم میں سے کوئی ان کو پہچانتا بھی نہیں تھا۔اس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مدینہ منورہ اوراس کے گردونواح کے باشندے بھی نہیں ہیں ورنہ ہم سے ان کو کوئی پہچانتا ہوتا۔نیز یہ اس سے پہلے ہم سے کسی کی موجودگی میں بارگاہ رسالت میں حاضر بھی نہیں ہوئے تھے ورنہ ضرور کوئی پہچان لیتا۔ہم اسی حیرت واستعجاب میں تھے کہ۔

حتی جلس ..... فخذیه :. وہ سرکار کا اذن پاتے ہی ہم لوگوں کے درمیان سے گذر کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور اتنے قریب جا بیٹھے کہ نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں شریف سے اپنے گھٹنوں کو ملادیا اور دوزانوں بیٹھ گئے۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرکار ان کو خوب جانتے ہیں۔اور واقعہ بھی یہی تھا جیسا کہ آئندہ مضمون حدیث سے ظاہر ہے۔مزید قرب حاصل کرنے کی غرض سے اپنے دونوں ہاتھوں کو سرکار کے زانوئے اقدس پر رکھ دیا۔یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کمال ادب کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہاتھوں کو اپنی ہی رانوں پر رکھا ہو۔

وقال .....سبیلا . اب سرکار کو خطاب کرتے ہوئے عرض کیا: آپ مجھے اسلام کی تعلیم دیں۔ی عنی ضروریات اسلام سے آگاہ فرمائیں تا کہ لوگ اس پر عمل کر کے فلاح پائیں۔سرکار نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کو معبود برحق جانو اور اس کی وحدانیت کی گواہی دو،اگر چہ تم نے اس ذات اقدس کو دیکھا نہیں ہے لیکن بغیر دیدار ہی اس کی گواہی دینا اسلام کا اہم ترین رکن ہے،ساتھ ہی اس بات کی گواہی دو کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں،مخلوق کی نجات ان کی

اتباع پر موقوف ہے اور یہ جو پیغام خداوندی لیکر آئے ہیں وہ حق ہے، ان کی ہر بات کو بے چون وچرا تسلیم کرنا ہے۔

جب ان دو اہم شہادتوں سے فارغ ہو جاؤ تو جس خدا کا اقرار کیا ہے اس کی عبادت میں مشغول ہو جاؤ خواہ وہ عبادت محض بدنی ہو یعنی نماز و روزہ یا محض مالی ہو یعنی زکوۃ یا بدنی ومالی کا مجموعہ ہو یعنی حج بیت اللہ اگر خانہ کعبہ پہنچنے کی قدرت وطاقت تمہارے اندر ہو اور یہ تمام چیزیں اللہ کے رسول کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہوں۔

قال ...... صدقت: جب سرکار نے اسلام کی حقیقت کو بیان فرمادیا تو سائل نے کہا آپ نے سچ فرمایا، ہم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتے ہیں اور خود ہی تصدیق بھی کرتے ہیں، جبکہ عموما سائل معلومات حاصل کرنے کے لئے سوال کرتا ہے۔ نیز ان کا رویہ بھی بتا رہا تھا کہ ان کو اسلام کی حقیقت معلوم نہیں ہے جبھی تو ایک طالب علم کی طرح زانوئے ادب طے کرتے ہوئے سرکار کی خدمت میں مودبانہ طور پر بیٹھے تھے، بہر حال یہ بات ہمارے نزدیک تعجب خیز تھی بلکہ ہماری حیرت واستعجاب میں اور اضافہ ہو گیا۔ کیونکہ ہم پہلے سے ان کی آمد ہی کے سلسلہ میں متعجب تھے۔ اسلام کے بارے میں جواب حاصل کر کے ایمان کی حقیقت کے متعلق پوچھا کہ ایمان کی حقیقت سے مطلع فرمائیے۔ سرکار نے ایمان مجمل بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی وحدانیت پر یقین رکھوں اس کے تمام فرشتوں کو مخلوق جانتے ہوئے معصوم عن الخطاء مانو اور ان کی تفضیلی تعداد کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سپرد کردو، نیز اس نے جتنی کتابیں لوگوں کی رہنمائی کے لئے نازل فرمائیں ان سب کی تصدیق کرو اور جتنے انبیاء ومرسلین کو اس نے مبعوث فرمایا ان سب کی آمد پر عقیدہ رکھو، قیامت کے دن پر بھی ایمان لاؤ کہ ایک دن مخلوق کو فنا ہونا ہے اور پھر زندہ ہو کر خداوند قدوس کی بارگاہ میں تمام اولین وآخرین کو حاضر ہونا ہے اور وہاں ذرہ ذرہ کا حساب ہونا ہے۔

ان تمام عقائد کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری اور لازمی ہے کہ تم اس بات پر یقین رکھو کہ جو کچھ بھلائی برائی عالم میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تقدیر وتخلیق سے ہے، پروردگار عالم ان تمام چیزوں کو جو عالم میں ہونے والی تھیں ازل ہی میں جانتا تھا کہ فلاں موقع پر فلاں سے متعلق

ایسا ہونے والا ہے اور فلاں شخص عمل خیر یا عمل بد کرے گا، لہذا ویسا ہی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا۔ اس بات پر عقیدہ رکھنا انتہائی ضروری ہے، سائل نے پھر کہا آپ نے سچ فرمایا۔ واقعی ایمان انہیں چیزوں کا نام ہے۔

قال فاخبرنی .... یراک : مسائل کلامیہ اور احکام فقہیہ کے اجمالی بیان کے بعد سائل نے مسائل تصوف کے اصول کے بارے میں سوال کیا کہ سرکار مجھے احسان کے بارے میں مطلع فرمائیں۔ سرکار نے انتہائی جامع انداز میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس انداز میں کرو کہ گویا تم بارگاہ خداوند قدوس میں حاضر ہو اور اس کے دیدار سے مشرف ہو کر معراج کی سربلندیوں سے سرفراز ہو رہے ہو۔ اور اگر تم اس بات پر قادر نہیں، یعنی اس طرح کا خشوع وخضوع پیدا نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا ضرور خیال کرو کہ پروردگار عالم تمہاری ہر نقل وحرکت سے واقف ہے۔ اس سے تمہارا کوئی فعل اور عالم کا کوئی ذرہ پوشیدہ نہیں۔

ہر عبادت میں اگر تمہارا یہی طریقہ ہوگا تو تم کو عبادت کی لذت حاصل ہوگی نیز تمہارا ظاہر وباطن نکھر کے صاف وستھرا ہو جائے گا پھر تم معرفت خدا کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے قرب خداوندی کی منزلوں سے ہمکنار ہو جاؤ گے۔

قال ---------فی البیان :۔ سائل نے عرض کیا: سرکار اجمالی طور پر تو قیامت کا علم حاصل ہو گیا۔ لیکن اتنا اور فرمادیں کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ سرکار نے فرمایا: میں اور تم اس بارے میں خوب جانتے ہیں۔ نیز یہ اسرار الہیہ میں سے ہے۔ لہذا اس کو پوچھ کر لوگوں پر ظاہر نہ کرو بلکہ یہ پوشیدہ رکھنے کی چیز ہے، کیوں کہ قرآن کریم میں فرمادیا گیا ہے کہ قیامت تو اچانک آئے گی۔ یہاں اس موقع پر پوچھنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہے کیوں کہ اس موقع پر گذشتہ باتیں پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگوں پر ان چیزوں کا علم ظاہر ہو جائے، یہ جان لیں کہ احکام شریعت واسرا شریعت یہ ہیں، تو ان کا بیان ہو چکا، لہذا اب حاجت نہیں۔

سائل نے عرض کہ اگر قیامت کہ خبر دینا خلاف مصلحت ہے تو کچھ نشانیاں ہی بیان فرما دیجئے تا کہ ان کو دیکھ کر لوگوں کو عین الیقین کی دولت حاصل ہو جایا کرے اور ان کے ایمان وایقان کی تقویت کا باعث ہو، سرکار نے ارشاد فرمایا کہ ایک نشانی یہ ہے کہ اولاد ماں باپ کی نا

فرمان ہوگی، بیٹاماں کے ساتھ ایسا سلوک کریگا جیسے آقا لونڈی کے ساتھ کرتا ہے۔

دوسری نشانی یہ ہے کہ بھک منگے چرواہے ذلیل و کمین لوگ شاندار محلوں میں عیش کریں گے اور اپنی اس حالت پر اترائیں گے۔ تکبر و غرور سے اکڑے پھریں گے اور اپنی سابقہ حالت کو یکسر فراموش کردیں گے، دو نشانیاں ہی اس موقع پر کافی ہیں۔ انہی سے اندازہ لگالینا۔

قال ------ دینکم :۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سائل عام باتیں معلوم کرنے کے بعد تشریف لے گئے اور ہمارے دیکھتے ہی دیکھے نظروں سے غائب ہوگئے۔ میں سرکار کی خدمت میں تین دن حاضر رہا، سرکار نے مجھ سے تیسرے دن ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے عرض کیا۔ لبیك یا رسول الله، توسرکار نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ سائل کون تھے؟ میں نے عرض اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یعنی مجھے معلوم نہیں۔ البتہ فرمادیں تو معلوم ہوجائے گا۔ فرمایا: وہ جبرئیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

کتاب اللہ ہر چیز کا بیان ہے

۳۶۶۵۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ قال: ان اللہ انزل هذا الکتاب تبیانا لکل شیٔ ولقد علمنا بعضا مما بین لنا فی القرآن ثم تلا"ونزلنا علیك الکتاب تبیانا لکل شیٔ"۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئی ۔ص ۲۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے یہ قرآن نازل فرمایا ہر چیز کا بیان، اور بلاشبہ ہم نے قرآن میں بیان شدہ بعض چیزوں کو جان لیا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہر چیز کا روشن بیان۔

۳۶۶۶۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :من اراد العلم فلیثور

۳۶۶۵۔التفسیر لابن جریر　۱۱۱/۷

۳۶۶۶۔السنن لسعید بن منصور

شعب الایمان للبیہقی　۱۹۶۰

القرآن : فان فیه علم الاولین والآخرین۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شیئ ۔ص۲۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنے کا خواہش مند ہو وہ قرآن کے معانی میں غور وفکر سے کام لے، کہ اس میں اولین وآخرین کا علم ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات میں ان اندھوں کا کھلا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن تو چند حروف واوراق پر مشتمل ہے اس میں ماکان ومایکون کے علوم کی وسعت کیسے ہوسکتی ہے۔

بلاشبہ ان سرکشوں کا یہ قول مشرکین کے اس قول کی طرح جو انہوں نے بکا تھا کہ ایک معبود تمام عالم کے لئے کیسے ہوسکتا ہے۔

علامہ ابراہیم بیجوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ بردہ کی شرح میں فرماتے ہیں: ہر آیت کے ساتھ ہزار علم وہ ہیں جو سمجھے جاسکتے ہیں، اور جو سمجھ سے بالا ہیں وہ اس سے بھی زائد۔

شرح عشروی میں ہے کہ بعض اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرمایا: ہم نے قرآن کریم کے ہر حرف کے تحت چار لاکھ معانی پائے، اور جس حرف کے جو معنی ایک جگہ ہیں وہ دوسری جگہ نہیں۔

میزان الشریعۃ الکبری میں امام شعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: میرے بھائی افضل الدین نے سورہ فاتحہ سے (۲۴۷۹۹۹) دولاکھ سینتالیس ہزار نوسوننانوے علوم استخراج فرمائے۔ پھر ان سب کو بسم اللہ کی طرف راجع کیا اور پھر اس کی باء میں ان سب کو پوشیدہ مانا، حتی کہ باء کے نقطہ میں بھی یہ تمام معانی ودیعت کئے گئے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک آدمی اس وقت تک مقام معرفت میں کامل نہیں ہوسکتا جب تک قرآن کے جس حرف ہجی سے چاہے تمام احکام اور جمیع مذاہب مجتہدین کا استخراج نہ کرسکے۔ آپ کے اس قول کی تائید امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس فرمان سے ہوتی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اگر میں چاہوں تو بسم اللہ کے باء کے نقطہ کے علوم سے اسی اونٹ بھردوں۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔۲۴)

۳٦٦٧۔ **عن** علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :لو شئت لأوقرت سبعین بعیرا من تفسیر الفاتحة۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ص۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بار کردوں۔

۳٦٦٨۔ **عن** علی کرم الله تعالیٰ هه الکریم قال : لو تکلمت لکم فی تفسیر الفاتحة لحملت لکم سبعین وقراً۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ص۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں تمہارے لئے سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان کروں تو ستر اونٹوں کا بوجھ ہوجائے۔

۳٦٦٩۔ **عن** علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم :لو طویت لی وسادة لقلت فی الباء من بسم الله سبعین جملا ۔

(انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ص۲۳)

۳٦٧٠۔ **عن** علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : لو شئت ان اوقر سبعین بعیرا من تفسیر القرآن لفعلت ۔

(انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ص۲۳)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: اگر میں تفسیر قرآن سے ستر

۳٦٦٧-------

۳٦٦٨۔الیواقیت والجواهر الشعرانی الفصل الثالث

۳٦٦٩۔المواهب اللدنیه القسطلانی خطبة الکتاب

۳٦٧٠۔مرقاة المفاتیح ۲۳۸

اونٹوں کا وزن کرنا چاہتا تو ایسا کرتا۔

۳۶۷۱۔ **عن** عبدالرحمن بن زید بن اسلم مولیٰ امیرالمؤمنین عمر رضی الله تعالیٰ عنهم فی قوله تعالیٰ "مافرطنا فی الکتاب من شیٔ" قال : لم نغفل مامن شیٔ الا هو فی ذلك الکتاب ۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص ۲۵)

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت کریمہ "مافرطنا فی الکتاب من شیٔ" کے بارے میں مروی ہے کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ کتاب اللہ میں ہر چیز کا بیان ہے۔۱۲م

۳۶۷۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من اراد علم الاولین والآخرین فلیثورالقرآن۔

(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی ۔ص ۲۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اولین وآخرین کا علم حاصل کرنا چاہے وہ قرآن کریم کے معانی میں تحقیق وتفتیش کرے۔

۳۶۷۳۔ **عن** علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کتاب الله فیه نبأ ماقبلکم وخبرمابعدکم وحکم مابینکم وهو الفصل لیس بالهزل من ترکه من جبار قصمه الند ومن اتب عنی الهدی فی غیره اضله الله وهو حبل الله المتین وهو الذکر الحکیم وهو الصراط المستقیم ، هو

۳۶۷۱۔الاتقان　النوع الخامس والستون　۱۲۶/۲

۳۶۷۲۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۶۷۳۔الجامع للترمذی،باب ماجاء فی فضل القرآن　۱۱۱/۲

السنن للدارمی　۳۳۳٤

الذی لایزیغ بہ الاھواء ولاتلتبس بہ الالسنہ ولاتشبع منہ العلماء ولا یخلق عن کثرۃ الرد ولاینقضی عجائبہ ،ھو الذی لم تنتہ الجن اذا سمعتہ حتی قالوا انا ھھنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ من قال بہ صدق ۔ ومن حمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعا الیہ ھدی الی صراط مستقیم خذھا الیك یااعور!۔

(انباء الحی ص ۴۸)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن کریم) میں تم سے پہلے اور بعد کی خبریں ہیں، یہ قرآن تمہارے درمیان ایک حکم اور فیصل کی طرح ہے جو فیصلہ کرتا ہے۔ یہ کوئی ہنسی مذاق کی چیز نہیں۔ جو شخص اسے چھوڑے گا ہلاک وبرباد ہوگا۔ جس نے اس کے سوا کہیں دوسری جگہ ہدایت تلاش کی تو اللہ تعالیٰ اسے گمراہ فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے جو حکمت سے بھرپور اور صراط مستقیم ہے۔ جسے نہ تو خواہشات ٹیڑھا کرتی ہیں اور نہ ہی اس سے زبانیں خلط ملط ہوئی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ بار بار دوہرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اور اسکے عجائب ختم ہونے والے نہیں۔ جنات نے اس کو سن کر بلاتوقف کہا کہ ہم نے نہایت عجیب وغریب قرآن سنا جو ہدایت کی طرف لے جانے والا ہے۔ لہذا ہم اس پر ایمان لے آئے۔ جس نے اس کے مطابق قول کیا سچ کہا، اور جس نے اس پر عمل کیا ثواب کا مستحق قرار پایا۔ اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا درست کیا، اور جس نے اس کی طرف بلایا سیدھے راستے کی طرف بلایا گیا۔ اے اعور! اسے مضبوطی سے تھام لو۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقات میں فرماتے ہیں: علماء اس سے سیر نہیں ہوتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی حقیقت کی ایسی حد تک رسائی نہیں پاتے جہاں پہونچکر طلب سے باز رہیں، بلکہ جب جب کسی حقیقت پر اطلاع پاتے ہیں تو ان کے شوق میں پہلے سے اضافہ ہوتا ہے، تو اس طرح نہ وہ سیر ہوتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں۔ اور قرآن کریم کے عجائب ختم نہیں ہوتے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے وہ غرائب جن سے تعجب ہوتا ہے وہ منتہی نہیں ہوتے،

کیونکہ عجائب کا ظہور غیر متناہی ہے۔
(انباء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شئی ۔ص ۲۸)

۳۶۷۴۔ **عن** عبد الله ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان القرآن ذو شحوز وفنون وظهور وبطون لاتنقضی عجائبه ولاتبلغ غايته ۔ انباء الحی ص ۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کریم میں بہت سے علوم وفنون ہیں، اوراس کے کچھ معانی ظاہر اور کچھ پوشیدہ ہیں۔اس کے عجائب ختم ہونے والے نہیں اور نہ ان کی انتہا تک رسائی ممکن۔

۳۶۷۵۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ضمنی اليه رسول الله ﷺ وقال : اللهم علمه الكتاب۔ (انباء الحی ص ۳۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود مجھے گلے لگایا اور دعا کی اے اللہ! اسے کتاب کا علم عطا فرما۔

۳۶۷۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : لو ضاع لی عقال بعير لو جدته فی كتاب الله ۔ انباء الحی ص ۳۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر

۳۶۷۴۔ -----

۳۶۷۵۔الجامع الصحيح للبخاری	۲۹/۱ ☆		
الجامع للترمذی	۳۸۲۴ ☆		
المسند لاحمد بن حنبل	۵۹۲/۱ ☆	مجمع الزوائد للهيثمی	۲۵۶/۹
جمع الجوامع للسيوطی	۹۸۱۶ ☆	كنزالعمال للمتقی	۳۳۶۵۷
شرح السنة للبغوی	۱۴۶/۱۴ ☆	البداية و النهاية لابن كثير	۱۲۱/۸
العلل المتناهية	۲۷۲/۱ ☆	تذكرة الموضوعات للفتنی	۱۰۰
۳۶۷۶۔اتحاف السادة للزبيدی	الباب الرابع فی تفسير القرآن و تفسيره بالرائی		

میرے اونٹ کی رسی گم ہوجائے تو میں اس کو کتاب اللہ میں پالوں۔

۳۶۷۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :

سلونی قبل ان تفقدونی فانی لااسئل عن شئ دون العرش الا اخبرت عنه ۔

(انباء الحی ان کلامه المصون تبیانا لکل شئ ۔ص ۳۵)

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے وصال سے پہلے مجھ سے جو چاہو معلوم کرو، کہ عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں تم مجھ سے سوال کروگے میں اس کی خبر دوں گا۔

۳۶۷۸۔ **عن** ابی الطفیل عامربن واثلة رضی الله تعالیٰ عنه قال : شهدت علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه یخطب فقال فی خطبته اسلونی فوالله لاتسئلونی عن شئ یکون الی یوم القیمة الاحدثتکم به ۔(انباء الحی ص ۳۵)

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی مجلس وعظ میں حاضر تھا، آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو معلوم کرو، قسم بخدا تم مجھ سے قیامت تک ہونے والی جن چیزوں کے بارے میں سوال کروگے میں اس کو بیان کرونگا۔

۳۶۷۹۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : لوان علم عمر یوضع فی کفة ووضع علم احیاء الارض فی کفة لرجح علم عمر بعلمهم ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلے میں رکھا جائے اور روئے زمین کے تمام انسانوں کا دوسرے پلے میں تو آپ کا علم سب پر بھاری ہو۔

۳۶۷۷۔ کنزالعمال للمتقی ۳۶۵۰۲

۳۶۷۸۔ کنزالعمال للمتقی ٤٧٤٠ ٢/٥٦٥

۳۶۷۹۔-----------

۳۶۸۰۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کا یقول : وددت انی شعرۃ فی صدر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔انباءالحی ص ۳۵

امیرالمؤمنین حضرت عمربن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے :کاش میں امیرالمؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ کاایک بال ہوتا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ قرآن کے تمام علوم کا احاطہ نہیں کرسکتے کہ ٹھہرجائیں اورغور وفکر چھوڑدیں۔اوراسکے معانی ومعارف بھی منتہی نہیں ہوتے۔امام قاضی عیاض شفا میں وجوہ اعجاز قرآن کے شروع میں فرماتے ہیں:قرآن کریم کے ہرلفظ کے تحت ،بہت جملے،کثیر فصول اور علوم زواخر ہیں،دواوین ان معانی سے بھرے ہوئے ہیں جومعنی مستفاد ہوئے۔

ملاعلی قاری علوم زواخر کی تشریح میں حضرت ابن عباس کا یہ قول پیش فرماتے ہیں۔

جمیع العلم فی القرآن لکن

تقاصر عنہ افہام الرجال

قرآن کریم میں تمام علوم ہیں۔لیکن لوگ ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

علامہ خفاجی نے فرمایا:جب بعض معانی سے کتابیں بھر گئیں توکل کا حصرواحاطہ نہ ممکن ہےاورنہ کوئی کتاب اسکا احاطہ کرسکتی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قل لو کان البحر مدادالکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی۔

تفسیر نیشاپوری میں ہے:کہ اس آیت میں قرآن کے کمال حال پرتنبیہ ہے۔

اقول:مجھے یہاں لفظ حال پسند نہیں۔کہ قرآن صفت قدیمہ ہےاورتحول وانتقال سے منزہ ہے۔یہاں پرکمال وصف قرآن کریم کہنا مناسب تھا۔

اتقان میں ہے:امام ابن دنیا فرماتے ہیں کہ علوم قرآن اوران سے جومستنبط ومستفاد ہووہ ایسا سمندر ہےجس کا کنارہ نہیں۔

۳۶۸۰۔کنزالعمال للمتقی ۳۵۶۲ ۱۲/

امام شعرانی طبقات کبری میں سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احوال میں بیان فرماتے ہیں: کہ آپ فرماتے تھے:

تمام متکلمین، مفسرین، اور موٗولین علم توحید وتفسیر میں قرآن کریم کے ایک حرف کے ادراک میں بھی ایک فیصد معنی کی تہہ تک نہ پہونچ سکے۔

سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ حدیقہ ندیہ میں فتوحات مکیہ سے نقل فرماتے ہیں:

جب اولیائے کرام ترقی فرماتے ہیں تو ان کے وصول کی غایت ونہایت اسمائے الٰہیہ ہوتے ہیں، جب وہ وہاں تک ترقی فرماتے ہیں تو ان پر علوم وانوار کی بارش ہوتی ہے۔ اور یہ بقدر استعداد ان علوم ومعارف کی معرفت وسمجھ ہے جس کو رسول اللہ ﷺ لے کر تشریف لائے۔

الیواقیت والجواہر میں ہے کہ شیخ ابن عربی فرماتے ہیں: میں اپنی تقریر وتحریر میں قرآن کریم سے استفادہ کرتا ہوں، مجھے علم کی کنجیاں عطا ہوئیں تو میں ہر علم میں اسی قرآن سے استفادہ کرتا ہوں۔ (انباء الحي ان کلامہ المصون تبیانا لکل شی۔ ص ۳۱)

۱۶۸۱۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایکون الرجل فقیها کل الفقه حتی یری للقرآن وجوها کثیرة ۔
(انباء الحی ص ۴۲)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اس وقت تک کامل فقیہ نہیں ہوسکتا جب تک قرآن کریم کے معانی میں مختلف جہتوں سے غور نہ کرے۔

۳۶۸۲۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : لایفقه الرجل کل الفقه حتی یجعل للقرآن وجوها ۔ (انباء الحی ص ۴۲)

۳۶۸۱۔حلیة الاولیاء لابی نعیم

۳۶۸۲۔مرقات المفاتیح ۲۳۸

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی کامل فقیہ اسی وقت ہوتا ہے جب قرآن حکیم کے معانی میں متعدد وجوہ سے غور کرے۔

۳۶۸۳۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالی عنه قال : قال عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما "ومایعلم تاویله الاالله والراسخون فی العلم" انا ممن یعلم تاویله۔

(انباء الحی ص ۴۹)

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: آیات متشابہات کے معانی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور راسخ فی العلم جانتے ہیں اور میں ان میں سے ہوں جو لوگ اس تاویل سے باخبر ہیں۔

۳۶۸۴۔ **عن** الضحاك رضی الله تعالیٰ عنه قال : الراسخون فی العلم یعلمون تاویله ، ولو لم یعلموا تاویله لم یعلموا ناسخه من منسوخه ولا حلاله من حرامه ولا محکمه من متشابهه ۔　　(انباء الحی ص ۴۹)

حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ راسخ فی العلم اس کی تاویل جانتے ہیں، اگر نہ جانیں تو پھر ناسخ ومنسوخ، حلال وحرام اور محکم ومتشابہ کی معرفت بھی نہیں حاصل نہیں ہوسکتی۔

۳۶۸۵۔ **عن** عمرو بن عوف المزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کبر فی العیدین ،فی الاول سبعا قبل القرأة وفی الآخرة خمسا قبل القرأة۔

حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدین میں تکبیریں کہیں، پہلی رکعت میں قرأت سے قبل سات، اور دوسری میں

۳۶۸۳۔الاتقان للسیوطی ، النوع الثالث والاربعون۔

۳۶۸۴۔الاتقان للسیوطی ، النوع الثالث والاربعون۔

۳۶۸۵۔-----------

قرأت سے قبل پانچ۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی کا فرمان ہے کہ میں نے اس حدیث کے سلسلہ میں امام بخاری سے پوچھا تو فرمایا:۔

لیس فی ھذا الباب اصح منه ۔

ابن قطان کتاب الوہم والایہام میں فرماتے ہیں کہ یہ قول تصحیح حدیث صریح نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث اس باب کے زیادہ مشابہ اور ضعف میں اقل ہے۔

(انباء الحی ص ۵۰)

۳۶۸۶۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: خفف عن داؤد القرآن فکان یامر بدوابه فتسرج فیقرأ القرآن قبل ان تسرج دوابه ۔ انباء الحی ص ۷۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے قرآن پڑھنا اتنا ہلکا کردیا گیا تھا کہ آپ اپنی سواری پر زین کسنے کا حکم فرماتے اور قرآن پڑھنا شروع کرتے تو زین مکمل ہونے سے پہلے ختم فرمالیتے۔

ملا علی قاری نے علامہ توریشی کا قول نقل کیا امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

کہ قرآن سے مراد یہاں زبور ہے۔ قرآن اس لئے کہا کہ بطور قرأت اس کا اعجاز مقصود تھا۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہتا ہے زمانہ کو لپیٹ دیتا ہے جس طرح مکان کو ان کے لئے طے فرماتا ہے۔ یہ ایسی چیزیں

۳۶۸۶۔ الجامع الصحیح للبخاری　　باب قوله ذریة من حملنا مع نوح الآیه

المسند لاحمدبن حنبل

ہیں جن کا ادراک فضل الہی اور فیض ربانی سے ہی ممکن ہے۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں: اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ بطور خرق عادت ہوا، اب خواہ اس کو بسط زمان (زمانہ کو دراز کردینا) سے تعبیر کرو، خواہ طی مکان (مکان کو لپیٹ دینے) سے قرار دو۔ پہلے معنی زیادہ ظاہر ہیں۔اور یہ معنی ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب معراج مکمل طور پر حاصل ہوئے کہ اس میں طی مکان اور بسط زمان دونوں جمع ہوئے اور ایک آن سے بھی کم میں وہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔

اقول: واقعہ اسراء طی مکان کے قبیل سے نہیں ہے کہ اس میں مکان کی حیثیت وہی ہوگی جو لپیٹے ہوئے کپڑے کی ہوتی ہے اور اس کا حجم چھوٹا ہوتا ہے۔اور شان اسراء کی کیفیت وہ ہے جس کو قرآن نے بیان فرمایا:

لنریه من آیاتنا ۔انه هو السمیع البصیر۔

لہذا اسراء میں بسط زمان ہی تھا۔اور جب بسط زمان ہے تو پھر طی مکان کی حاجت ہی کیا کہ ایک ہی سے معنی حاصل۔

خاتم الحفاظ علامہ عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں: کہ بعض کے نزدیک قرآن سے مراد یہاں زبور ہے اور بعض نے تورات مراد لی۔اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ زبور شریف کل مواعظ پر مشتمل تھی، اور احکام بہر حال وہ تورات ہی سے لیتے تھے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں: کہ زبور شریف میں ایک سو پچاس سورتیں تھیں اور وہ سب مواعظ و ثنا پر مشتمل۔ان میں حلال و حرام، فرائض و حدود کچھ نہیں تھے۔بلکہ ان کے سلسلہ میں تورات پر اعتماد تھا۔

اقول: تورات مراد ہو تو معجزہ اور عظیم و جلیل ہوگا۔کیونکہ معالم شریف میں ہے کہ ربیع بن انس نے فرمایا:

تورات جب نازل ہوئی تو وہ ستر اونٹوں کا بوجھ تھی۔اس کا ایک جز ایک سال میں پڑھا جاتا۔مکمل طور پر از اول تا آخر اس کو صرف چار حضرات انبیائے کرام ہی نے پڑھا۔یعنی حضرت موسی، حضرت یوشع، حضرت عزیر، حضرت عیسی علی نبینا و علیہم الصلوۃ والتسلیم۔

اعتراض۔اس تقدیر پر تو یہ لازم آیا کہ یہاں حضرت داؤد علیہ السلام کے واقعہ میں توارت مراد نہ ہو۔

جواب۔علامہ خازن فرماتے ہیں: یہاں عدم قرأت سے مراد عدم حفظ ہے۔یعنی زبانی صرف یہ ہی چار حضرات انبیائے کرام علیہم السلام پڑھتے تھے۔اور حدیث میں کوئی ایسا جملہ نہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام اس کو زبانی پڑھتے تھے۔بلکہ وہ اس کو دیکھ کر از اول تا آخر اس تھوڑے وقت میں پڑھ لیتے۔

ملاعلی قاری اس مقام پر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں یہ خرق عادت بطور کرامت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا ہوا کہ آپ سواری پر سوار ہونے کا قصد فرماتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے پھر مکمل مخارج حروف کی ادائیگی کے ساتھ اور معانی قرآن کو سمجھ کر پڑھتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھنے سے پہلے پورا قرآن کریم ختم فرمالیتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کہ مجھے جن الفاظ سے یہ واقعہ معلوم ہوا وہ یہ ہیں

۳۶۸۷۔**عن** علیا کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم کان یبتدئ القرآن من ابتداء قصد رکوبه مع تحقق المبانی وتفهم المعانی ویختمه حین وضع قدمه فی رکابه الثانی۔ (انباء الحی ص ۷۸)

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سواری پر سوار ہونے کے شروع سے قرآن کریم تلاوت شروع فرماتے، حروف کو مخارج کے ساتھ ادا فرماتے، معانی خوب سمجھتے جاتے ان تمام چیزوں کے باوجود دوسری رکاب میں قدم رکھنے تک پورا قرآن ختم فرمالیتے۔۱۲م

۳۶۸۷۔مرقات المصابیح لعلی القاری ۵۷۱۸

۳۶۸۸۔انہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یضع قدمہ الیسری فی الرکاب ویشرع القرآن فلاتصل قدمہ الیمنیٰ الی الرکاب الا وقد ختم القرآن ۔

آپ اپنا بایاں قدم رکاب میں رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع فرماتے، تو آپ کا داہنا قدم رکاب تک نہیں پہونچ پاتا کہ قرآن کریم ختم فرمالیتے۔۱۲م

۳۶۸۹۔انہ کان یختم القرآن من الملتزم الی الباب ۔

نیز آپ کے بارے میں مروی ہے کہ قرآن کریم ملتزم سے دروازہ کعبہ تک ختم فرمالیتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ہمیں ایسے شخص کے بارے میں بھی خبر پہونچی جو چار ختم قرآن رات میں کرتا اور چار دن میں۔

امام عینی قدس سرہ فرماتے ہیں: میں نے ایک حافظ شخص کو دیکھا کہ تین ختم نماز وتر میں کرتا، یعنی ہر رکعت میں ایک ختم۔

ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے

۳۶۹۰۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۳۶۸۸۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۶۸۹۔اشعۃ اللمعات　　کتاب الفتن

۳۶۹۰۔الجامع الصحیح للبخاری (۸) ☆

الصحیح لمسلم　　کتاب الایمان ☆

المسند لاحمد بن حنبل　۱/۳۲۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ۴/۳۲۰

المعجم الکبیر للطبرانی　۶/۶۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ۵/۱۶۷

المسند لابی عوانۃ　۱/۱۴۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی　۹/۳۴۱

شرح معانی الآثار للطحاوی　۴/۳۲۰

تعالیٰ علیہ وسلم : یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بغیر حساب ،ھم الذین لا یسترقون ولا یطیرون وعلی ربھم یتوکلون ۔ انباء الحی ص۹۲۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے جنت میں ستر ہزار بغیر حساب جائیں گے، یہ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ جنتر منتر کے قائل ہوں گے اور نہ بدفالی کے۔ اور اپنے رب پر توکل رکھتے ہوں گے۔

۳۶۹۱۔ **عن** سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیدخلن من امتی الجنة سبعون الفا او سبعمائة الف متماسکین آخذا بعضھم ببعض حتی یدخل اولھم وآخرھم ، وجوھھم علی صورة القمر لیلة البدر ۔ (انباء الحی ص۹۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ستر ہزار۔ یا۔ سات سو ہزار جنت میں داخل ہوں گے ،ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے یہاں تک کہ ان کے اول وآخر سب جنت میں داخل ہوں گے اس حال میں کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔۱۲م

۳۶۹۲۔ **عن** ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ

۳۶۹۱۔الجامع الصحیح للبخاری

الصحیح لمسلم کتاب الایمان

المسند لاحمدبن حنبل ۵/۲۸۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۱۷۵

تاریخ دمشق لابن عساکر ۴/۱۹۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۱۰/۴۰۷

المسند لابی عوانہ ۱/۱۴۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ۴/۴۹۹

۳۶۹۲۔الجامع للترمذی ۲۴۳۷

المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۶ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۱۱/۴۷۱

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : وعدنی ربی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لاحساب علیهم ولاعذاب، مع کل الف سبعون الفا وثلاث حثیات من حثیات ربی ۔ انباءالحی ص۹۲

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزارلوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔نہ ان سے کسی طرح کا حساب ہوگااور نہ ان پر عذاب، نیز ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے،اور تین مٹھیاں میرے رب کی طرف سے زائد۔

وفی الباب عن ابی سعید الزرقی وابی سعد الخیر وابی ایوب الانصاری وحذیفة بن الیمان وثوبان مولیٰ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعقبة بن عبد السلمی رضی الله تعالیٰ عنهم۔

۳۶۹۳۔ **عن** ابی سعید الزرقی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ وعدنی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا بغیر حساب۔ ویشفع کل الف سبعین الفا ثم یحثی ربی ثلث حثیات بکفیه۔

انباءالحی ص۹۳

حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا،اور ہرایک ہزار کی جماعت ستر ہزار کی شفاعت کرے گی، پھر خداوندقدوس اپنے دست قدرت سے تین مٹھیاں لیکر داخل جنت فرمائے گا۔

۳۶۹۴۔ **عن** ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۳۶۹۳۔مجمع الزوائد للهیثمی ۳۶۲/۱۰　☆ الترغیب والترهیب للمنذری ۴۱۸/۴
التفسیر لابن کثیر ۸۲/۲ ☆

۳۶۹۴۔المسند لاحمدبن حنبل ۶/۱　☆مجمع الزوائد للهیثمی ۴۱۰/۱۰

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت سبعین الفا من امتی یدخلون الجنة بغیر حساب ، وجوههم کالقمر لیلة البدر وقلوبهم علی قلب رجل واحد فاستزدت فربی زادنی مع کل واحد سبعین الفاً ۔ انباء الحی ص ۹۳

امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ستر ہزار میری امت سے ایسے لوگ دیئے گئے جو بلا حساب جنت میں جائیں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کی طرح چمکتے ہوں گے اور وہ سب ایک دل ہوں گے۔ میں نے ان کی تعداد میں اضافہ کے لئے عرض کیا تو میرے رب نے یہاں تک اضافہ فرمادیا کہ ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔

۳٦۹٥۔ **عن** عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان ربی تعالیٰ اعطانی سبعین الفا من امتی یدخلون الجنة بغیر حساب ،قال عمر: یارسول اللہ ! هلا استزدته قال : استزدته فاعطانی هکذا وبسط باعه ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے رب تبارک وتعالیٰ نے ستر ہزار ایسے امتی عطا فرمائے کہ وہ سب بلاحساب جنت میں داخل ہوں گے، حضرت عمر فاروق اعظم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اسمیں کچھ زیادہ کیوں نہیں کرالئے؟ فرمایا: میں نے اضافہ کے لئے عرض کیا تو مجھے اتنا عطا ہوا۔ اور حضور نے اپنی باہیں پھیلادیں۔ ۱۲م

۳٦۹٦۔ **عن** عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ

۳٦۹٥۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱/۱۹۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۱۰/٤۱۰
التفسیر لابن کثیر ۲/۷۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ۱۰/٥٦۹
کنز العمال للمتقی ۳۲۱۰٥ ☆

۳٦۹٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۷۲٥۰ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ترجمه عمر بن عمید

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وعدنی ربی ان یدخل من امتی الجنۃ سبعین الفا بغیر حساب ھم الذین لایسترقون ولایطیرون ویکتوون وعلی ربھم یتوکلون ، قلت : ای رب زدنی ، قال : لک بکل واحد من السبعین الفا سبعون الفا ، قلت : ای رب انھم لایکملون قال : اذن نکملھم لک من الاعراب ۔

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ وہ میری امت کے ستر ہزار کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ جنتر منتر کراتے ہیں نہ بدشگونی لیتے ہیں، اور نہ ہاتھ پاؤں گدواتے ہیں۔ اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں، میں نے بارگاہ رب تبارک وتعالیٰ میں عرض کیا: اے رب! اگر یہ تعداد ان لوگوں سے پوری نہ ہوئی تو؟۔ فرمایا: پھر میں اعرابی مسلمانوں سے اس تعداد کو مکمل فرمادوں گا۔ ۱۲م

۳۶۹۷۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یدخل من امتی سبعون الفا الجنۃ بغیر حساب ،فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ : سبعون الفا ، قال : نعم ، ومع کل واحد سبعون الفا ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے۔ حضرت عمر فاروق اعظم نے عرض کیا: کل ستر ہزار، فرمایا: ہاں، اور ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔

۳۶۹۸۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان ربی عزوجل وعدنی من امتی سبعین الفا لا یحاسب مع کل الف سبعین الفا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۶۹۷۔ المسند لاحمد بن حنبل　　۶۰۴/۵

۳۶۹۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی　　۱۴۱۳۔۲/۹۲

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کہ بیشک میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بغیر حساب اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار جنت میں جائیں گے۔

۳۶۹۹۔ **عن** ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج ذات یوم الیھم، فقال لھم : ان ربکم عزوجل خیرنی بین سبعین الفاً یدخلون الجنة عفوا بغیر حساب وبین الخبیئة عندہ لامتی ، فقال لہ بعض اصحابہ : یارسول اللہ !ایخبأ ذلک ربک عزوجل ؟ فدخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمثم خرج وھو یکبر ،فقال : ان ربی عز وجل زادنی مع کل الف سبعین الفاً ،والخبیئة عندہ ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مجمع میں تشریف لائے اوران سے فرمایا: بیشک تمہارے رب عزوجل نے مجھے یہ اختیار عطا فرمایا کہ ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں۔یا میری امت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حضور پوشیدہ ہے، بعض صحابہ نے یہ سن کر عرض کیا: یارسول اللہ ! کیا اللہ عزوجل اس کو پوشیدہ رکھے گا ؟ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو تکبیر پڑھی اور فرمایا: بیشک میرے رب عزوجل نے مجھے اس سے زیادہ عطا فرمایا کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار،اور معاملہ اب بھی اس کے حضور پوشیدہ ہی ہے۔اور مجھے یہ اعزاز بخشا کہ میری امت کبھی بھوکی نہ رہے گی اور نہ مغلوب ہوگی۔ مجھے کوثر عطا فرمایا کہ وہ جنت کی نہر ہے جو میرے حوض میں گرتی ہے،اور مجھے عزت، نصرت، اور رعب ودبدبہ عطا فرمایا کہ میری امت کے آگے ایک ماہ کی مسافت سے دوڑتا ہے،اور مجھے یہ اعزاز بھی بخشا کہ میں انبیائے کرام میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا۔میرے لئے اور میری امت کے لئے مال غنیمت حلال فرمادیا،اور میرے لئے بہت سی ایسی چیزیں حلال فرمادیں جن کے بارے میں اگلوں کی امتوں پر سختی تھی۔اور ہم پر کسی طرح کا حرج نہ رکھا

۳۶۹۹۔المسند لاحمد بن حنبل　　۲۲۹۹۴　　۵۷۴/۶

گیا۔۱۲م

۳۷۰۰۔ **عن** ابی سعد الخیر رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان ربی عزوجل وعدنی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا بغیر حساب ویشفع کل الف بسبعین الفا ثم یحثی ربی ثلاث حثیات بکفیه ، ان ذلك ان شاء الله تعالیٰ مستوعب مهاجری امتی ویوفینی الله شیئا من اعرابنا۔

حضرت ابوسعد خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ہر ہزار کا گروہ ستر ہزار کی شفاعت کرے گا۔ پھر میرا رب عزوجل تین مٹھیاں اپنے دست قدرت سے داخل فرمائے گا۔ بیشک یہ تعداد انشاء اللہ میری امت کے مھاجرین کو محیط ہوگی بلکہ اس کو اعرابی صحابہ سے پورا فرمائے گا۔

۳۷۰۱۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه یقول : غاب عنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما فلم یخرج حتی ظننا انه لن یخرج فلما خرج سجد سجدة فظننا ان نفسه قد قبضت منها ، فلما رفع رأسه قال: ان ربی تبارك وتعالیٰ استشارنی فی امتی ماذا افعل بهم ؟ فقلت: ماشئت ای رب ، هم خلقك وعبادك ، فاستشارنی الثانیة ، من امتی فقلت له کذلك ، فقال: لا احزنك فی امتك یامحمد ، وبشرنی ان اول من یدخل الجنة من امتی سبعون الفاً، مع کل سبعون الفاً ، لیس علیهم حساب ، ثم ارسل الی فقال: ادع تجب وسل تعط ، فقلت لرسوله: او معطی ربی سؤلی؟ فقال: ما ارسلنی الیك الا لیعطیك ، ولقد اعطانی ربی عزوجل ولا فخر، وغفرلی ماتقدم من ذنبی وما تاخر وانا امشی حیا صحیحاً۔ واعطانی ان لاتجوع امتی ولاتغلب ، واعطانی الکوثر فهو نهر من

۳۷۰۰۔--------

۳۷۰۱۔المسند لاحمد بن حنبل ۲۲۸۲۵ ۶/۵۴۴

الجنة یسیل فی حوضی ، واعطانی العز والنصر والرعب یسعی بین یدی امتی شهراً ، واعطانی انی اول الانبیاء ادخل الجنة ، وطیب لی ولامتی الغنیمة ، واحل لنا کثیراً مماشدد علی من قبلنا ، ولم یجعل علینامن حرج ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوشیدہ رہے اور تشریف نہیں لائے۔حتی کہ ہم نے یہ سمجھا کہ آج آپ تشریف نہیں لائیں گے۔ پھر جب تشریف لائے تو طویل سجدہ فرمایا کہ ہم یہ سمجھے کہ حضور کا وصال ہوگیا۔ پھر جب سر اٹھایا تو فرمایا: میرے رب تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ فرمایا کہ میں ان کو کیا مقام عطا کروں میں نے عرض کیا: اے میرے رب تو جو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں، پھر دوبارہ مشورہ طلب فرمایا تو اس مرتبہ بھی میں نے وہی جواب دیا، تو فرمایا: اے محبوب! میں تمہیں تمہاری امت کے بارے میں رنجیدہ نہیں کروں گا، اور مجھے یہ بشارت دی کہ سب سے پہلے میری امت کے ستر ہزار جنت میں جائیں گے، اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید۔ان میں سے کسی سے حساب نہیں ہوگا۔ پھر میرے پاس پیغام بھیجا کہ دعا کرو قبول ہوگی، مانگو دیا جائے گا۔میں نے پیغام رساں سے کہا: کیا میرا رب میرے ہر سوال کو پورا فرمادے گا، تو اس نے جواب دیا: مجھے آپ کا سوال پورا کرنے کے لئے ہی بھیجا ہے۔تو میرے رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا اور مجھے اس پر فخر نہیں۔اور میرے خاصوں کو معاف فرمادیا، میں بحالت صحت وسلامتی چلتا ہوں۔

۳۷۰۲ **عن** رفاعة بن عربة الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : اقبلنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی اذا کنا بالکدید،او قا ل بقدید۔ فجعل رجال منا یستا ذنون الی اهلیهم فیا ذن لهم ۔ فقا م رسو ل الله ﷺ فحمد الله وأ ثنی علیه ،ثم قا ل:مابا ل رجا ل ، یکون شق الشجرة التی تلی رسول الله ﷺابغض الیهم من الشق الاخر ؟! فلم نر عند ذلك

۳۷۰۲۔المسند لاحمد بن حنبل ۱۵۷۸۲ ۵۸۹/٤

من القوم الا با کیاً ، فقا ل رجل : ان الذی یستا ذنك بعد ھذا السفیه ، فحمد الله ، وقال : حینئذ اشھد عند الله ، لا یموت عبد یشھد ان لا اله الاالله وانی رسول الله ،صدقاً من قلبه ثم یسدد ، الا سلك فی الجنة ،قا ل : وقد وعدنی ربی عزّوجلّ ان یدخل من امتی سبعین الفاًلا حسا ب علیھم ولا عذا ب ، وانی لارجو ان لا یدخلوھا حتی تبوؤا انتم ومن صلح من آ با ئکم وازوا جکم وذریا تکم مسا کن فی الجنة ، وقا ل : اذا مضی نصف اللیل او قا ل ثلثاً اللیل ، ینزل الله عزّ وجلّ الی السما ء الدنیا ، فیقول : لا اسأل عن عبا دی احداً غیری ، من اذا یستغفرنی فاغفرله ، من الذی یدعونی استجیب له ، من ذا الذی یسأ لنی اعطیه ،حتی ینفجر الصبح ۔

حضرت رفاعہ بن عربہ جھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم ﷺ چلے یہاںتک کہ مقام کدید یاقدید پہونچے،تو لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو جانے کی اجازت مانگنا شروع کی ،تو آپ نے اجازت عطا فرمائی اور کھڑے ہوکر خطبہ دیا اور فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو اللہ کے رسول کے جس جانب (گوشہ دلی) سے وہ اللہ کے رسول سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ان کی دوسری جانب مقابلہ میں ناپسندندہ ہے،

راوی کہتے ہیں: ہم نے دیکھا کہ یہ سن کر ہرایک رونے لگا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ اس کے بعد اب وہی اجازت چاہے گا جو احمق ہوگا۔ حضور یہ سن کر حمد بجالائے اور فرمایا: تو اب میں اللہ تعالیٰ کے حضور گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص بھی اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی سچے دل سے گواہی دے گا اور اسی پر ثابت قدم رہے گا وہ جنت کے راستہ میں ہوگا۔ پھر فرمایا: اور بیشک رب تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار جنت میں بے حساب وکتاب اور بغیر عذاب داخل فرمائے گا۔ اور بیشک میں امید کرتا ہوں کہ جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر یہ کہ تم اور تمہارے آباء واجداد، اور تمہارے بیوی اور بچے خود اپنا جنت میں ٹھکانا بنائیں۔ پھر فرمایا: جب آدھی رات یا تہائی رات گذرتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت آسما ن دنیا کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندوں سے اپنے سوا کسی کو نہیں

مانگتا۔کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں اس کی مغفرت فرماؤں۔کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں،کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں۔یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جاتی ہے۔۱۲م

۳۷۰۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : سألت ربی عزوجل فوعدنی ان يدخل من امتی سبعين الفا علی صورة القمر ليلة البدر ، فاستزدت ربی فزادنی مع كل الف سبعين الفا فقلت : ای رب !ان لم يكن هؤلاء مهاجری امتی قال : اذن اكملهم لك من الاعراب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی تو وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار لوگ اس حال میں جنت میں جائیں گے کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، پھر میں نے اپنے رب سے اس میں کچھ زیادہ کے لئے عرض کیا تو اضافہ فرمادیا کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار، میں نے عرض کیا: اے رب! اگر میری امت کے مہاجرین سے یہ تعداد پوری نہ ہوئی تو، فرمایا: پھر میں تمہارے اعرابی صحابہ سے اس کو مکمل فرمادوں گا۔

۳۷۰۴۔ **عن** عتبة بن عبدالسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : ان ربی تعالیٰ وعدنی ان يدخل الجنة من امتی سبعين الفا بغير حساب ، ثم يشفع كل الف بسعين الفا ثم يحثی لی ربی كفيه ثلاث حثيات ۔

حضرت عتبہ بن عبداسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے۔پھر ہر ہزار کی جماعت ستر ہزار کی شفاعت کرے گی۔

۳۷۰۳۔المسند لاحمد بن حنبل ۲/۳۵۹

۳۷۰۴۔المعجم الكبير للطبرانی ۔۱۷/۱۲۷ ☆ كنزالعمال للمتقی ۳۲۱۰۔۱۱/۴۴۷

پھر اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے تین مٹھیاں لے کر لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

۳۷۰۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله وعدنی ان یدخل الجنة من امتی اربعمائة ،قال ابوبکر: زدنا یارسول الله ! قال وهکذا وجمع کفیه ،قال : زدنا یارسول الله قال وهکذا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے وعدہ فرمایا کہ جنت میں میری امت کے چارسو لوگ داخل ہوں گے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس تعداد میں اضافہ فرمایئے، فرمایا: اس طرح، اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا، پھر عرض کیا اور زیادہ فرمایئے، فرمایا: اور اس طرح۔

سو میں ننانوے دوزخی

۳۷۰۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عرضت الانبیاء بامـمها ، فجعل النبی یمر ومعه الثلة، والنبی ومعه الاصابة والنبی ومعه النفر، والنبی ولیس معه احد حتی مر علی موسی علیه السلام معه کبکبة من بنی اسرائیل ، فاعجبونی، فقلت: من هؤلاء؟ فقیل :هذا اخوك موسیٰ ومعه بنو اسرائیل ،قلت: فاین امتی؟ قیل : انظر عن یمینك، فنظرت فاذا الظراب قد سد بوجوه الرجال ، ثم قیل لی: انظر عن یسارك، فاذا الافق قد سد بوجوه الرجال فقیل لی: ارضیت؟ قلت: رضیت یارب، رضیت یارب ، فقیل لی : ان مع هؤلاء سبعین الفاً یدخلون الجنة بغیر حساب ۔ قال النبی ﷺ: فداء لکم ابی وامی ان استطعتم ان تکونوا من السبعین الفاً

۳۷۰۵--------------------

۳۷۰۶۔المعجم الکبیر للطبرانی　　۹۷۶۵　۔۱۰/۶

فافعلوا ، فان قصرتم ، فکونوا من اهل الظراب ، فان قصر تم فکونوا من اهل الافق ، فانی قد رأیت اناسا یتهاوشون فقام عکاشة بن محصن الاسدی ، فقال : ادعولی یا رسول الله! ان یجعلنی من السبعین ، فدعا له ، فقام رجل آخر فقال: ادع الله یارسول الله ان یجعلنی منهم فقال : قد سبقك بها عکاشة، قال ثم تحدثنا ، فقلنا: من هؤلاء السبعون الالف ؟ قوم ولدوا فی الاسلام حتی ماتوا ، فبلغ ذلك النبی ﷺ فقال: هم الذین لایکتوون ولایسترقون ولایتطیرون وعلی ربهم یتوکلون ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام اپنی امتوں کے ساتھ مجھ پر پیش کئے گئے ، بعض نبی وہ تھے جن کے ساتھ ایک جماعت تھی ، اور بعض کے ساتھ تین امتی تھے ، اور بعض کے ساتھ کوئی نہیں تھا ، پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل کے ساتھ گذرے ، میں نے عرض کیا: اے رب میری امت کہاں ہے؟ فرمایا: اپنی داہنی جانب دیکھو ، میں نے دیکھا تو مکہ کے تمام ٹیلے لوگوں سے بھرے پڑے تھے ۔ فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا: میں راضی ہوں اے رب ۔ پھر فرمایا: دیکھو بائیں طرف ۔ میں نے دیکھا تو پورا آسمان کا کنارہ بھرا ہوا تھا ۔ فرمایا: کیا تم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا : اے رب کریم میں راضی ہوں ۔ فرمایا: نیز ان کے ساتھ ستر ہزار بغیر حساب جنت میں جائیں گے ۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن اسدی آگے بڑھے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے دعا کردیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کردے ۔ حضور نے دعا کی: اللهم اجعله منهم ۔ پھر دوسرے مرد کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے لئے بھی دعا کردیجئے ، فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گئے ، پھر حضور نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر تم سے ہوسکے تو ان ستر ہزار میں سے ہونا ، اور اگر ان میں سے نہ ہوسکے تو ٹیلے والوں میں ہونا ، اور اگر ان میں سے بھی نہ ہوسکو تو افق والوں میں ہونا ، میں نے بہت لوگوں کو دیکھا ہے کہ آپس میں ملتے ہیں (لیکن فتنہ وفساد ڈالتے ہیں) پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ میری امت میں چوتھائی جنتی ہیں ، یہ سن کر صحابہ کرام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا ، پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ نصف جنتی ہیں ، یہ سن کر بھی نعرہ لگایا ، پھر یہ

آیت تلاوت فرمائی،(ثلة من الا ولین وقلیل من الأ خرین)

پھر ہم آپس میں کہنے لگے شاید یہ ستر ہزار وہ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اسی پر ان کا انتقال ہوا۔ یہ خبر جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہونچی تو فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ ہاتھ پاؤں گدواتے ہیں، اور نہ جنتر منتر کے قائل ہیں، اور نہ بد شگونی لیتے ہیں، اور اپنے رب پر سچا توکل رکھتے ہیں۔۱۲م

۳۷۰۷۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اول من یدعی یوم القیامة آدم علیه الصلوة والسلام فترأی ذریته فیقال: ھذا ابوکم آدم، فیقول لبیك وسعدیك، فیقول اخرج بعث جھنم من ذریتك فیقول: یارب! کم اخرج؟ فیقول: اخرج من کل ماة تسعة وتسعون، فقالوا: یارسول اللہ! اذا اخذمنا من کل مائة تسعة وتسعون فماذا یبقیٰ منا، قال: ان امتی فی الامم کالشعرة البیضاء فی الثور الاسود۔ انباء الحی۔ ص۹۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو قیامت کے دن بلایا جائے گا، آپ کی تمام ذریت آپ کا بغور دیدار کرے گی تو ان سے کہا جائے گا: یہ تمہارے باپ آدم ہیں، حضرت آدم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے میں حاضر ہوں، اور بارگاہ میں دست بستہ ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنی اولاد سے دوزخیوں کو نکالو، عرض کریں گے: اے رب! کتنے نکالوں؟ رب فرمائے گا: ہر سو میں سے ننانوے (۹۹)۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب ہر سیکڑے سے ننیانوے دوزخ میں جائیں گے تو پھر بچے گا کون؟ فرمایا: میری امت کی تعداد تمام امتوں کے درمیان ایسی ہے جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال۔۱۲م

۳۷۰۷۔الجامع الصحیح للبخاری　　کتاب الرقاق، باب کیف الحشر

٣٧٠٨۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ یبعث یوم القیامۃ منادیا ینادی یا آدم !ان اللہ یامرک ان تبعث بعثا من ذریتک الی النار ، فیقول آدم ، یارب !ومن کم ؟ فیقال لہ : من کل مائۃ تسعۃ وتسعون ۔ ھل تدرون ماانتم فی الناس ؟ ماانتم فی الناس الا کالشامۃ فی جنب البعیر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک منادی کو بھیجے گا وہ کہے گا،اے آدم! بیشک اللہ تعالیٰ آپ کوحکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے دوزخ میں دوزخیوں کوبھیجو،حضرت آدم عرض کریں گے :اے رب! کتنوں سے کتنے؟ کہاجائے گا:ہرسوسے ننیانوے،پھر فرمایا: کیا جانتے ہولوگوں کے درمیان تمہاری تعداد کتنی ہے؟تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل ۔١٢م

ہزار میں نوسوننانوے دوزخی

٣٧٠٩۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یقول اللہ عزوجل یوم القیامۃ یا آدم ! قم فابعث بعث النار من ولدک ،فیقول : لبیک وسعدیک والخیرفی یدیک یا رب ! ومابعث النار ؟ فیقول : من کل الف تسعمائۃ وتسعون ،قال : فیقولون این ذاک الواحد ؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تسعمائۃ وتسعون من یاجوج وماجوج ومنکم واحد۔ انباء الحی ۔ص٩٩

٣٧٠٨۔المسند لاحمد بن حنبل

کنزل العمال للمتقی　　٣٠١٤　　٣٢/٢

٣٧٠٩۔معالم التنزیل للبغوی　　تحت آیۃ یوم ترونہاتذھل　۔۔ الآیۃ

جامع البیان لابن جریر　　تفسیر سورۃ الحج　١١٢/١٠

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم! جاؤ اپنی اولاد سے دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجو، عرض کریں گے: میں حاضر ہوں، خدمتی ہوں، بھلائی تیرے ہی دست قدرت میں ہے اے رب! کتنوں کو بھیجو؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسوننیانوے (۹۹۹)۔ راوی کہتے ہیں: صحابہ کرام نے عرض کیا: وہ ایک کہاں ہوگا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاجوج ماجوج کی تعداد تم میں کے ایک کے مقابل نوسوننیانوے ہے۔

۳۷۱۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول اللہ تعالیٰ یا آدم! فیقول لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک، قال: اخرج بعث النار، قال ومابعث النار، قال: من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین، ف عندہ بشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکاریٰ وماھم بسکاریٰ ولکن عذاب اللہ شدید، قال: فاشتدذلک علیھم، قالوا: یارسول اللہ! أینا ذاک الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ابشروا فان من یاجوج وماجوج الف ومنکم رجل، قال: ثم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: والذی نفسی بیدہ انی لاطمع ان تکونوا ربع اھل الجنۃ فحمدنا اللہ تعالیٰ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لاطمع ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ فحمدنا اللہ وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیدہ انی لاطمع ان تکونوا شطر اھل الجنۃ، ان مثلکم فی الامم کمثل الشعرۃ البیضاء فی جلد الثور الاسود او کالشعرۃ السوداء فی الثور الابیض۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی فرمائے گا اے آدم! حضرت آدم عرض کریں گے میں حاضر

۳۷۱۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان باب کون ھذہ الامۃ نصف اھل الجنۃ ۱/۱۱۷
جامع البیان لابن جریر تفسیر سورۃ الحج ۱۰/۱۱۲

ہوں، تیری بارگاہ میں دست بستہ، کل بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے، فرمائے گا: دوزخیوں کو نکالو، عرض کریں گے کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسو ننیانوے۔ یہ وقت وہ ہوگا کہ بچے غم کے مارے بوڑھے ہو جائیں گے، اور ایسا سخت وقت ہوگا کہ حاملہ اپنا حمل وضع کردے، تمہیں معلوم ہوگا کہ لوگ نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشے میں نہیں بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام پر یہ حکم سخت گراں گذرا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں وہ کون شخص ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بشارت حاصل کرو کہ یاجوج ماجوج کی تعداد ایک ہزار اور تم میں کا ایک ان کے مقابل ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے اس بات کی آرزو ہے کہ تم جنتیوں میں ایک چوتھائی ہو یہ سن کر ہم نے الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا۔ پھر حضور نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مجھے اس بات کی خواہش ہے کہ تم ایک تہائی ہو، یہ سن کر پھر ہم نے حمد و تکبیر بیان کی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم جنتیوں میں تعداد کے لحاظ سے آدھے ہو۔ بیشک تمہاری مثال امتوں میں ایسی ہے ہے جیسے سفید بال کالے بیل کے جسم میں۔ یا کالا بال سفید بیل کے جسم میں۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ کرمانی اور علامہ عینی نے شروح بخاری میں فرمایا کہ حافظ ابن حجر فتح الباری شرح بخاری میں فرماتے ہیں:

یہاں حضرت ابوہریرہ کی حدیث کو حضرت ابوسعید کی حدیث پر تقدم حاصل ہے۔ کیونکہ ابوہریرہ کی حدیث زیادہ تعداد پر مشتمل ہے۔ یعنی ابوسعید کی حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہر ہزار میں ایک جنتی ہے، اور ابوہریرہ کی حدیث ہر ہزار میں دس لوگوں کو جنتی بتارہی ہے۔ لہذا حکم تقدم زائد کے لئے حاصل۔

اقول: اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے، یہاں تو معاملہ برعکس ہے وجہ یہ ہے کہ سوق کلام جنتیوں کی تعداد بتانے کے لئے نہیں بلکہ ان کو بتانا مقصود ہے جو جہنمی ہیں۔ لہذا حدیث ابوہریرہ کا اقتضا یہ ہے کہ ہزار میں نوسو نوے (۹۹۰) جہنمی ہوں۔ اور ابوسعید کی حدیث نو

سو ننانوے (۹۹۹) کو بتارہی ہے۔تو حکم تقدم زائد کے لئے ہوا۔

اس کے علاوہ یوں سمجھا جائے کہ حدیث ابو ہریرہ کی دلالت اگراس بات پر تسلیم کرلی جائے کہ ناجی دس ہیں،تو یہ بطور مفہوم ہوگا۔اور حدیث ابو سعید کا منطوق یہ ہے کہ جہنمی (۹۹۹) ہیں۔اور مفہوم کبھی منطوق کے معارض ومقابل ہوسکتا ہے؟۔انباء الحی ص ۱۰۵

۳۷۱۱۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین لاادری اربعین یوما اواربعین شهرا اواربعین عاما، فیبعث الله عیسی بن مریم کانه عروة بن مسعود فیطلبه وفیهلکه ، ثم یمکث الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوة ثم یرسل الله ریحا باردة من قبل الشام فلایبقی علی وجه الارض احد فی قلبه مثقال ذرة من خبر او ایمان الا قبضته حتی لو ان احدکم دخل فی کبد جبل لدخلته علیه حتی تقبضه قال سمعتها من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم،قال: فیبقی شرار الناس فی خفة الطیر واحلام السباع یعرفون معروفا ولاینکرون منکرا فیتمثل لهم الشیطان فیقول الا تستجیبون فیقولون فماتامرنا فیامرهم لعبادة الاوثان وهم فی ذلك دار رزقهم حسن عیشهم ثم ینفح فی الصور لایسمعه احد الا اصغی لیتاو رفع لیتا ،قال واول من یسمعه رجل یلوط حوض ابله قال فیصعق ویصعق الناس ثم یرسل انه او قال ینزل الله مطرا کانه الطل اوالظل نعمان الشاك وتنبت منه اجسادالناس ثم ینفخ فیه اخری فاذاهم قیام ینظرون ثم یقال ،یاایهاالناس هلموا الی ربکم وقفوهم انهم مسئولون ثم یقال اخرجوا بعث النار فیقال : من کم فیقال من کل الف تسع مائة وتسعة وتسعون قال فذلك یوم یحعل الولدان شیبا وذلك یوم یکشف عن ساق ۔

۳۷۱۱۔الصحیح لمسلم کتاب الفتن باب ذکرالرجال ۴۰۳/۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال میری امت میں ظاہر ہوگا اور چالیس تک رہے گا، راوی کہتے ہیں: مجھے یہ خیال نہیں رہا کہ حضور نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود کی شکل وشباہت کے ہونگے، وہ اس کو تلاش کر کے قتل کریں گے، پھر لوگ سات سال تک اس طرح رہیں گے کہ ان کے درمیان کوئی عداوت ودشمنی نہ ہوگی، سب ایک دل ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ملک شام کی جانب سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس کے ذریعہ روئے زمین پر بسنے والے تمام مسلمانوں کی روح قبض ہوجائے گی خواہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ہی ایمان ہو۔ اس وقت کوئی شخص اگر پہاڑ کی کھائی میں ہوگا وہاں بھی یہ ہوا پہونچے گی اور اس کی روح قبض ہوجائے گی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اب روئے زمین پر بد باطن اور فساق وفجار ہی رہ جائیں گے، پرندوں کی طرح جلد باز بے عقل، اور درندوں کی طرح سبک عقل بداخلاق۔ نہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے، اور نہ بری کو برا۔ اسی درمیان ان کے پاس شیطان ایک صورت میں آئے گا اور کہے گا تمہیں شرم نہیں آتی، وہ کہیں گے پھر تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے، تو وہ ان کو بتوں کی عبادت کا حکم دے گا۔ لہذا وہ بت پوجیں گے اور اس کے باوجود ان کی روزی کشادہ ہوگی اور مزے سے زندگی گذاریں گے، پھر صور پھونکا جائے گا۔ اس کو جو بھی سنے گا وہ بے ہوش ہوکر گر پڑے گا۔ اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو لیپتا ہوگا، وہ بے ہوش ہوجائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہوجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو مثل نطفہ کے ہوگی، کہ جس سے لوگوں کے جسم اگیں گے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے کھڑے ہوں گے، پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دو، تمہارا حساب کتاب ہوگا۔ پھر کہا جائے گا: دوزخیوں کو نکالو: عرض کیا جائے گا: کتنے؟ کہا جائے گا: ہر ہزار سے نو سو ننیانوے (۹۹۹)۔ تو یہ وقت سخت ہوگا کہ غم کی وجہ سے بچے بوڑھے ہوجائیں گے، اور پنڈلی سختی کے سبب کھل جائے گی۔ ۱۲م

۳۷۱۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یقول اللہ لآدم ابعث بعث النار،قال یا رب! مابعث النار ،قال: تسعمائۃ وتسعۃ وتسعون فی النار وواحدالی الجنۃ فانشاء المسلمون یبکون ،فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قاربوا سددوا فانہا لم تکن نبوۃ قط الا کان بین یدیہا جاہلیۃ قال فیؤخذ العدد من الجاہلیۃ فان تمت والا کملت من المنافقین وما مثلکم والامم الا کمثل الرقمۃ فی ذراع الدابۃ او کالشامۃ فی جنب البعیر ثم قال : انی لارجو ان تکونوا ربع اہل الجنۃ فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا ثلث اہل الجنۃ فکبروا ثم قال انی لارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ فکبروا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کہ اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائے گا دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجو حضرت آدم عرض کریں گے کتنے؟ فرمائے گا: نوسوننانوے(۹۹۹) دوزخ کی طرف اورایک جنت کی طرف۔یہ سن کر صحابہ کرام نے رونا شروع کیا،حضور ﷺ نے ارشادفرمایا: میانہ روی اختیار کرواور سیدھے رہو، جب بھی کسی نبی کی نبوت کا زمانہ آیا تواس سے پہلے متصل جاہلیت کا دور بھی تھا، یہ تعداد جاہلیت کے لوگوں سے لی جائے گی ،اگر تعداد مکمل ہوگئی تو ٹھیک ورنہ یہ تعداد منافقین سے پوری کی جائے گی ، تمہاری اور پہلی امتوں کی مثال ایسی ہے جیسے جانور کے بازو میں داغ یااونٹ کے پہلو میں تل۔پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنتیوں کا چوتھائی حصہ ہوگے ،انہوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنت کا تہائی حصہ ہوگے،انہوں نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہوگے۔پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔۱۲م

۳۷۱۳۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا مع النبی صلی اللہ

۳۷۱۲۔الجامع للترمذی　ابواب التفسیر ،تفسیر سورۃ الحج　۱۴۶/۲

۳۷۱۳۔الجامع للترمذی　باب تفسیر الحج　۱۴۶/۲

تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فتفاوت بین اصحابه فی السیر فرفع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صوته بهاتین الآیتین ۔یاایهاالناس اتقوا ربکم ،ان زلزلة الساعة شئ عظیم الی قوله ولکن عذاب الله شدید ، ولما سمع ذلك اصحابه حثوا المطی وعرفوا انه عند قول یقوله فقال: هل تدرون ای یوم ذلك ،قال الله ورسوله اعلم ،قال ذلك یوم ینادی الله فیه آدم فیتادیه ربه فیقول آدم ! ابعث بعث النار ، فیقول ای رب !وما بعث النار ، فیقول من کل الف تسعمائة وتسعة وتسعون الی النار وواحد الی الجنة ، فیئس القوم حتی ما ابد وابضاحکة فلما رأی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الذی با صحابه قال : اعملوا وابشروا، فوالذی نفس محمد بیده انکم لمع خلیقتین ماکانتا مع شئ الاکثر تاه یاجوج وماجوج ومن مات من بنی آدم وبنی ابلیس ، قال : فسری عن القوم بعض الذی یحدون ،قال: اعملوا وابشروا فوالذی نفس محمد بیده ما انتم فی الناس الا کالشامة فی جنب البعیر او کالرقمة فی ذراع الدابة ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، چلتے چلتے صحابہ کرام ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ حضور نے یہ دو آیتیں ۔"یا ایها النا س اتقوا ربکم الآیة" ۔اور۔" ان زلزلة الساعة شئی عظیم "سے" ولکن عذا ب اللہ شدید" تک بلند آواز سے تلاوت فرمائیں۔ صحابہ کرام نے یہ آواز سن کر جانوروں کو تیز کر دیا اور سمجھ گئے کہ حضور ﷺ اس مقام پر ہیں۔ حضور نے فرمایا: جانتے ہو یہ کون سا دن ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو ندا فرمائے گا، اے آدم جہنمیوں کا لشکر تیار کرو، آپ عرض کریں گے: وہ لشکر کیا ہے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسو ننیانویں (۹۹۹) جہنم میں اور ایک جنت میں، یہ سنکر صحابہ کرام خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ کوئی ہنستا بھی دکھائی نہیں دیتا تھا ،حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کی یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا: عمل کرو اور خوش خبری سنو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بیشک تم اس طرح کی دو مخلوقوں کے سا

تھ ہوگے کہ جس کے ساتھ وہ ہوں گی اسے بڑھادیں گی۔ یہ یاجوج وماجوج ہیں۔ اور وہ لوگ جو حضرت آدم کی اولاد اور ابلیس کی اولاد سے مرگئے۔ یہ سنکر صحابہ کرام خوش ہوگئے، تو حضور نے فرمایا: کام کرو اور بشارت سنو، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل۔ یا جانور کے بازو میں داغ۔ ۱۲م

۳۷۱۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یقول اللہ :یا آدم ! قم فابعث النار ، فیقول یارب من کم ؟ فیقول من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین الی النار وواحد الی الجنۃ ، فشق ذلک علی القوم ووقعت علیھم الکابۃ والحزن ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انی لارجو ان تکونوا شطر اھل الجنۃ ، ففرحوا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اعملوا وابشروا فانکم بین خلیقتین لم یکونا مع احد الاکثرتاہ یاجوج وماجوج وانما انتم فی الناس او فی الامم کالشامۃ فی جنب البعیر او کالرقمۃ فی ذراع الناقۃ وانما التی جزء من الف جزء ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم! اٹھو اور دوزخیوں کا گروہ تیار کرو، حضرت آدم عرض کریں گے: اے رب! کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسوننیانوے دوزخ میں اور ایک جنت میں۔ یہ سنکر صحابہ کرام کو نہایت دشوار گزرا اور مشقت ورنج میں مبتلا ہوگئے۔ تو حضور نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں نصف ہو، یہ سنکر خوش ہوئے، پھر حضور نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت سنو، تم ایسی دو مخلوقوں کے ساتھ ہو کہ جس کے ساتھ بھی یہ ہوں گی اس کو بڑھادیں گی، یعنی یاجوج وماجوج۔ تم امتوں میں ایسے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا اونٹنی کے پہلو میں داغ، میری امت تو ایک ہزار میں فقط ایک ہے۔ ۱۲م

۳۷۱۴۔ المستدرک للحاکم　کتاب الاحوال　۸۶۹۷　۶۱۲/۴

۳۷۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما نزلت "یاایهاالناس اتقوا ربکم وان زلزلة الساعة شیٔ عظیم " (الحج ۔۱) علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو فی مسیرله فرفع بها صوته حتی ثاب الیه اصحابه فقال : اتدرون ای یوم هذا؟ یوم یقول الله لآدم یا آدم قم فابعث النار من کل الف تسع مائة وتسعة وتسعین ، فکبر ذلك علی المسلین فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سددوا وقاربوا وابشروا فوالذی نفسی بیده ماانتم فی الامم الا کالشامة فی جنب البعیر او کالرقمة فی ذراع الدابة فان معکم لخلیقتین ماکانتا مع شیٔ الاکثرتاه یاجوج وماجوج ومن هلك من کفرة الجن والانس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب [یا ایھاالنا س ! اتقوا ربکم الآیة۔اور ۔ ان زلزلة الساعة الآیة] یہ دوآیتیں نازل ہوئی تو حضور سفر میں تھے، حضور نے ان کو بلند آواز میں تلاوت فرمایا یہاں تک کہ صحابہ کرام آپ کے پاس جمع ہوگئے، آپ نے فرمایا: جانتے ہوان آیات میں کون سے دن کا ذکر ہے؟ پھر فرمایا:اس دن کا کہ اللہ تعالی حضرت آدم سے فرمائے گا:اے آدم! جاؤ ہر ہزار میں سے نوسوننیانوے(۹۹۹) کالشکر دوزخ میں بھیجو، یہ سنکر صحابہ کرام کو بہت دشوار گزرا، تو حضور نے فرمایا: ٹھیک رہواور میانہ روی اختیا کرواور ساتھ ہی خوشخبری سنو،قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے،تم نہیں ہوامتوں میں مگر جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا جانور کے بازو میں داغ، کہ تمہارے ساتھ ایسی دومخلوقیں ہیں کہ جس کے ساتھ ہوں ان کی کثرت بڑھادیں ۔ی عنی یاجوج وماجوج،اور جو کافر جن وانس مر گئے ۔۱۲م

یاجوج وماجوج اولاد آدم سے ہیں

۳۷۱۶۔ **عن** ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : ان رسول الله صلی الله

۳۷۱۵۔المستدرك للحاکم کتاب الاحوال ۸۶۹۲ ۶۱۱/۴

۳۷۱۶۔المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۰۳۴ ۲۹۰/۱۱

تعالیٰ علیہ وسلم قرأ :(یوم یجعل الولدان شیبا) قال: ذلك یوم القیامة وذلك یوم یقول الله جل ذکره لآدم ، قم فابعث من ذریتك بعثا الی النار ، فقال : من کم یارب ؟ قال : من الف تسعمائة وتسعة وتسعین وینجو واحد ، فاشتد ذلك علی المسلمین وعرف ذلك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم ثم قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم : حین البصر ذلك فی وجوههم ان بنی آدم کثیر ، وان یاجوج وماجوج من ولد آدم وانه لایموت منهم رجل حتی یرثه لصلبه الف رجل وفیهم وفی اشباههم جنة لکم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے [یوم یجعل الولدا ن شیبا] تلاوت فرمائی اور فرمایا یہ قیامت کا دن ہوگا۔اس دن اللہ تعالی حضرت آدم سے فرمائے گا: اے آدم اٹھواور اپنی اولاد سے جہنم میں بھیجو،عرض کریں گے، کتنوں میں کتنے؟ فرمائے گا: ہر ہزار سے نوسو ننیاوے۔اور ایک نجات پائے گا۔مسلمانوں پر یہ بہت شاق گزرا اور حضور نے اس کو محسوس کیا تو ارشاد فرمایا: آدم کی اولاد تو بہت ہے، یاجوج وماجوج بھی آدم کی اولاد سے ہیں، اوران کی کثرت کا عالم تو یہ ہے کہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو خود اپنی اولاد سے ایک ہزار شخص دیکھ چکا ہوتا ہے، لہٰذا ان جیسے لوگ تمہارے لئے ڈھال ہوں گے۔۱۲م

۳۷۱۷۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم: یقول الله تبارك وتعالیٰ یوم القیامة : یا آدم قم فجهز من ذریتك تسعمائة وتسعة وتسعین الی النار وواحدا الی الجنة ،فکبأ اصحابه وبکوا فقال : ارفعوا رؤسکم ، فوالذی نفسی بیده مالامتی فی الامم الا کالشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود۔

حضرت ابو دراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۳۷۱۷۔کنزالعمال للمتقی ۳۰۱۶ ۳۲/۲

نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالی قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم اٹھواور اپنی اولاد سے نوسو ننیانوے جہنم کے لئے تیار کرواور ایک جنت کے لئے۔ یہ سنکر صحابہ کرام جھک گئے اور رونے لگے، فرمایا: اپنے سروں کو اٹھاؤ، قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میری امت کی مثال امتوں کے بیچ ایسی ہے جیسے ایک سفید بال کالے بیل کے جسم پر۔ ۱۲م

۳۷۱۸۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا کان یوم القیامۃ فان ربنا یدعو آدم فیقول : یا آدم !اخرج بعث النار من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین یساقون الی النار سوقا مقرنین زرقا کالحین ، فاذا خرج بعث النار شاب کل ولید۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو رب تعالی حضرت آدم کو ندا فرمائے گا اور حضرت آدم کو حکم ہوگا کہ تم ہر ہزار سے نوسوننیانوے کو دوزخ کے لئے تیار کرو، ان کو جہنم کی طرف ہانکا جائے گا جیسے جانوروں کا جوئے میں جوڑ کر ہانکا جاتا ہے، اور نیزوں کے ذریعہ لیجایا جائے گا جیسے قتل گاہ میں ہلاکت کے لئے، جب جہنم کا گروہ نکلے گا تو اس وقت کی سختی سے بچے بھی بوڑھے ہوجائیں گے۔ (۱۲)

۳۷۱۹۔ **عن** الحسن البصری مرسلا قال :بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما قفل من غزوۃ العسرۃ ومعہ اصحابہ بعد ماشارف المدینۃ ،قرأ(یا ایھا الناس اتقوا ربکم و ان زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم ، یوم ترونھا الآیۃ) فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتدرون ای یوم ذاکم ؟ قیل: اللہ و رسولہ اعلم ، فذکر نحوہ الا انہ زاد :وانہ لم یکن رسولان الا کان بینھما فترۃ من الجاھلیۃ ، فھم اھل النار ، وانکم بین ظھرانی خلیقتین لایعادھما احد من اھل الارض الا کثروھم وھم یاجوج وماجوج وھم اھل النار وتکمل العدۃ من المنافقین ۔

۳۷۱۸۔الدرالمنثور للسیوطی سورۃ المزمل

۳۷۱۹ جامع البیان لابن جریر تفسیر سورۃ الحج ۱۰/۱۱۱

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ عسرہ سے واپس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے، جب آپ مدینہ طیبہ سے قریب ہوئے تو آپ نے یہ آیتیں پڑھیں،[یاایھا النا س اتقوا ربکم ،اور۔ ان زلزلة السا عة شئی عظیم ، یوم ترو نھا الآیة]اورارشادفرمایا: کیا جانتے ہو یہ کونسا دن ہوگا؟ عرض کیا گیا: اللہ ورسول زیادہ جانتے ہیں، پھر راوی نے اسی طرح بیان کیا ،اور اتنا اضافہ بھی کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمنے ارشادفرمایا: ہمیشہ دو رسولوں کے درمیان زمانہ فترت یعنی جاہلیت کا زمانہ رہا،ان میں عموما لوگ دوزخی ہیں،اورتم تو ایسی دو مخلوقوں کے درمیان ہو کہ جب بھی اہل زمین میں سے وہ کسی کے ساتھ ہوں گی تو ان کو بڑھا دیں گی ، یہ یاجوج وماجوج ہیں اور یہ سب دوزخی ہیں ،اور پھر بھی کمی رہی تو تعداد منافقین سے پوری کی جائے گی۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام احادیث میں غور کرو، کہ پہلی تین احادیث میں سو میں ایک کو ناجی فرمایا لکن ساتھ ہی یہ قید بھی ذکر فرمائی کہ اپنی ذریت سے۔ یا اپنی اولاد سے۔لیکن جن روایات میں ہزار میں ایک کو جنتی فرمایا وہاں یہ قید نہیں۔

یہ تمام تفصیل اس صورت میں ہے کہ یاجوج وماجوج حضرت آدم کی اولاد سے بطریق معہود نہ ہوں ۔ کیونکہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ قوم حضرت آدم کی اولاد سے ہے یا نہیں۔

حضرت وہب وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ یہ اولاد آدم ہی سے ہیں۔

۳۷۲۰۔ان یاجوج وماجوج من ولد آدم۔

بیشک یاجوج وماجوج حضرت آدم کی اولاد میں سے ہیں۔۱۲م

۳۷۲۰۔ مجمع الزوائد للھیثمی　۸/۶ ☆ الدرالمنثور للسیوطی　۲۵۰/٤

کنزالعمال للمتقی　۳۸۸۷۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی　۳۶۶/۱۱

۳۷۲۱۔ان یاجوج وماجوج من ذریۃ آدم :

بیشک یاجوج وماجوج حضرت آدم کی ذریت میں سے ہیں۔۱۲م

۳۷۲۲۔ **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن یاجوج وماجوج فقال : انہ کل امۃاربع مائۃ الف امۃ لا یموت الرجل منہم حتی ینظر الی الف ذکر بین یدیہ من صلبہ کل قد حمل السلاح ، قلت :یا رسول اللہ! صفہم لنا قال : ہم ثلاثۃ اصناف، صنف منہم امثال الارز ، قلت : وما ہو الارز ؟ قال: شجرۃ الصنوبر ، شجرۃ بالشام طول الشجرۃ عشرون ومائۃ ذراع فی السماء ، وصنف منہم عرضہ وطولہ سواء عشرون ومائۃ ذراع فی السماء ، قال رسول اللہ ﷺ : ہم الذین لا یقوم لہم الجبل ولا حدید ، وصنف منہم یفترش احدی الاذن ویلتحف بالاخری ولا یمرون بقلیل ولا بکثیر ولا بحمل ولا خنزیر الا اکلوہ ، ومن مات منہم اکلوہ، مقدمتہم بالشام وساقتہم بخراسان ، یشربون انہار المشرق وبحیرۃ طبریۃ ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاجوج وماجوج کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: یہ چار لاکھ لوگوں کا گروہ ہے، ان کی تعداد اس تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو خود اپنی اولاد سے ایک ہزار ہتھیار بند جوان دیکھ لیتا ہے، میں نے عرض کیا: حضور ان کا کچھ حال بیان فرمادیں، فرمایا: ان کی تین قسمیں ہیں۔ایک ارز کے مثل ہے، میں نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: شام میں ایک درخت ہے صنوبر نامی، اس کی لمبائی ایک سو بیس ہاتھ ہوتی ہے۔دوسری قسم یہ کہ ان کا طول وعرض برابر ہوتا ہے یعنی ایک سو بیس گز۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کہ روبرو پہاڑ اور لوہا کچھ نہیں۔تیسری قسم کے لوگ اتنے بڑے بڑے کانوں والے ہیں کہ ایک کان بچھاتے ہیں اور دوسرا اوڑھ لیتے

۳۷۲۱۔ فتح الباری للعسقلانی ۱۳/۱۰۶

۳۷۲۲۔الکامل لابن عدی ۶/۱۶۹

ہیں۔اور تھوڑی یا زیادہ، اونٹ یا خنزیر جس کے پاس سے گزرتے ہیں اس کو کھاجاتے ہیں، اوران میں جو مرتا ہے اس کو بھی کھا لیتے ہیں۔ان کا اگلا حصہ شام میں اور باقی چلنے والے خراسان میں ہوں گے۔پورب اور طبرستان کے دریاؤں کا سب پانی پی جائینگے۔۱۲ م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت کعب احبار یاجوج وماجوج کو اولاد آدم سے تو شمار کرتے ہیں لیکن حضرت حوا کے واسطہ سے نہیں۔بلکہ اس طرح کہ حضرت آدم علیہ السلام ایک مرتبہ سوئے تو احتلام ہوا، اس کے اجزاء مٹی میں پیوست ہوگئے، اور یاجوج ماجوج کی تخلیق اس سے ہوئی۔

اقول: ان احادیث واقوال میں تطبیق ممکن ہے۔یعنی اولاد آدم سے بایں معنی ہیں کہ ان کے پانی اور اجزاء سے پیدا ہوئے۔اور نفی اس اعتبار سے ہے کہ اولاد اس کو کہا جاتا ہے جو بیوی کے واسطہ سے ہو۔

اللہ تعالٰی کا فرمان ہے:

انی یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ۔

اس کے کیوں کر بچہ ہو حالانکہ اس کی بیوی نہیں۔

لہذا یہ ان روایات کے منافی نہیں جو گذریں۔اور آئندہ احادیث بھی اس پر دال ہیں۔

یہاں یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام بدخوابی سے منزہ ہوتے ہیں تو پھر احتلام چہ معنی دارد۔

اس کا جواب یہ ہے کہ شیطانی دخل سے جو احتلام ہو اس سے بلاشبہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام پاک ہوتے ہیں۔البتہ قبض ودفع فضلہ کے طور پر احتلام کی وہی حیثیت ہے جو بول وبراز کی۔فتح الباری کے معنی کا یہی خلاصہ ونچوڑ ہے۔اور شیخ الاسلام امام نووی نے اپنے فتاوی میں اسی کو اختیار فرمایا۔فرماتے ہیں: کہ یاجوج وماجوج جمہور علماء کے نزدیک اولاد آدم سے ہیں البتہ حضرت حوا سے نہیں۔لہذا یہ ہمارے علاتی بھائی ہوئے۔

ہاں فتح الباری میں اس قول پر اعتماد کیا کہ یہ یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں۔ورنہ یہ اعتراض وارد ہوگا کہ یہ طوفان نوح میں کہاں رہے۔

اقول: اولا۔ ان کا حضرت آدم علیہ السلام کے نطفہ سے ہونا اس چیز کو واجب نہیں کرتا کہ یہ طوفان کے وقت بھی موجود ہوں۔ ایسا کیوں ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان اجزائے منویہ کو ایک مدت تک زمین میں محفوظ وودیعت رکھا اور پھر طوفان کے بعد انہیں سے ان کو پیدا فرمایا۔

ثانیاً۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کا ایک جوڑا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ایمان لایا ہو اور ان کو کشتی میں سوار کرلیا گیا اور باقی سب غرق ہوگئے ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کی اولاد سے سب کو وجود بخشا۔ اور ان کا نادراً ایمان لانا مستبعد نہیں۔ جیسا کہ آئندہ احادیث سے واضح ہوگا۔ انباء الحی ص ۱۰۴

۳۷۲۳۔ ان یاجوج وماجوج لهم نساء یجامعون ماشاؤ ا وشجر یلقحون ماشاؤا۔

بیشک یاجوج وماجوج کی عورتیں ہیں وہ ان سے جتنا چاہتے ہیں جماع کرتے ہیں۔

۳۷۲۴۔ ان یاجوج وماجوج یجامعون ماشاؤا ولایموت رجل منهم الاترك من ذریته الفا فصاعدا۔

یاجوج وماجوج جتنا چاہتے ہیں جماع کرتے ہیں۔ ان کا کوئی ایک شخص جب مرتا ہے جب اپنی صلبی اولاد سے ایک ہزار اشخاص یا ان سے زیادہ کی تعداد دیکھ لیتا ہے۔ ۱۲م

۳۷۲۵۔ ان یاجوج وماجوج اقل مایترك احدهم لصلبه الفا من الذریة ۔

بیشک یاجوج وماجوج میں کوئی اتفاق سے ہوگا جو اپنی موت کے وقت ایک ہزار سے کم افراد اپنی اولاد سے چھوڑ کر جائے۔ ۱۲م

۳۷۲۶۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۳۷۲۳۔ الدرالمنثور للسیوطی ۲۵۰/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۹/۱۳
کنزالعمال للمتقی ۳۸۸۷۰☆

۳۷۲۴۔ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۶/۱۳

۳۷۲۶۔ المسند لاحمد بن حنبل۔ ۱۰۲۵۴ ۳۱۱/۳ ☆ کنزالعمال للمتقی ۳۸۸۶۹
البدایة والنهایة لابن کثیر ۱۱۲/۲ ☆

علیہ وسلم : ان یاجوج وماجوج لیحفرن السد کل یوم ، حتی اذا کادوا یرون شعاع الشمس قال الذی علیھم : ارجعوا فستحفرونہ غداً ، فیعودون الیہ کاشد ما کان ، حتی اذا بلغت مدتھم واراداللہ عزوجل ان یبعثھم الی الناس حفروا حتی اذا کادوا یرون شعاع الشمس قال الزی علیھم :ارجعوا فستحفرونہ غداً ان شاء اللہ ویستثنی ، فیعودون الیہ وھو کھیئۃ حین ترکوہ ، فیحفرونہ ویخرجون علی الناس ،فینشفون المیاہ ، ویتحصن الناس منھم فی حصونھم، فیرمون بسھامھم الی السماء فترجع وعلیھا کھیئۃ الدم ، فیقولون :قھرنا اھل الارض وعلونا اھل السماء فیبعث اللہ علیھم نغفاً فی اقفائھم ، فیقتلھم بھا ، فقال رسول اللہ ﷺ :والذی نفس محمد بیدہ،ان دواب الارض لتسمن شکراً من لحومھم ودمائھم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:
بیشک یاجوج وماجوج ہرایک دن دیوارکھودتے ہیں، جب سورج کی شعاع کے دیکھنے کی حدتک پہونچ جاتے ہیں تو ان کا سردار کہتا ہے چلواب کل جلد کھودلیں گے، دوسرے دن پھروہ اسی طرح لوٹ جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہوگی اور اللہ تعالی یہاں کے انسانوں تک پہونچنے کاان کے لئے ارادہ فرمائے گاتو وہ کھودتے رہیں گے یہاں تک کہ سورج کی شعاعوں کودیکھنے کے قریب پہونچیں گےتواب ان کا سردار کہے گالوٹ چلواب انشاءاللہ کل اس کوکھودلیں گے، جب دوسرے دن آئیں گےتواس مرتبہ اس حالت پر رہے گی جس پرچھوڑا تھااورآج یہ اس دیوارکوکھودکرلوگوں کی طرف نکل پڑیں گے، جہاں سے نکلیں گے وہاں کے پانی خشک کردیں گے،لوگ اپنے مضبوط مقامات پرچڑھ جائیں گے، یہ سب مل کرآسمان کی طرف تیرچلائیں، ادھرسے تیرخون میں ڈوبے ہوئے آئیں گے، یہ دیکھ کرکہیں گے: ہم نے زمین والوں پربھی اپنی عظمت کاسکہ بٹھادیااورآسمان والوں کوبھی زیرکرلیا۔ پھراللہ تعالی ان کی گدیوں میں ایک قسم کے پھوڑے پیدافرمائے گاجس سے یہ سب مرجائیں گے، پھرحضورنبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: قسم اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ زمین کے جانوران کے

گوشت اور خون سے موٹے ہو جائیں گے۔۱۲م

ان تمام توجیہات کے بعد امام احمد رضا قدس سرہ نے جو تحقیق پیش فرمائی وہ اس طرح ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فی الواقع حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام احتلام سے پاک ومنزہ ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: ان عبا دی لیس لک علیھم سلطٰن و کفیٰ بربک و کیلا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔

طبرانی، معجم کبیر میں بطریق عکرمہ اور دینوری مجالس میں بطریق مجاہد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ فرمایا:

کبھی کسی نبی کو احتلام نہ ہوا، احتلام تو نہیں مگر شیطان کی طرف سے۔

کعب احبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جو مروی ہوا کہ یاجوج وماجوج نطفۂ احتلام سیدنا آدم علیہ السلام سے بنے ہیں، اول کعب ہی سے اس کا ثبوت صحت کو نہ پہنچا، اس کا ناقل ثعلبی حاطب لیل ہے، کمافی العمدۃ القاری، نووی نے حسب عادت ان کا اتباع کیا، پھر کعب صاحب اسرائیلیات ہیں، ان کی روایت کہ مقررات دین کے خلاف ہو مقبول نہیں، ہاں امام نووی وحافظ عسقلانی نے شروح صحیح مسلم وصحیح بخاری میں اس آیت کی یہ تاویل نقل کی کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر فیضان زیادت فضلہ بسبب ابتلائے اوعیہ منع نہیں اور اسے مقرر رکھا۔

اقول: مگر لفظ شنیع ومکروہ ہے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حصر کے خلاف کہ احتلام نہیں مگر شیطان کی طرف سے، والہذا عامۂ علمائے کرام نے اسے مقبول نہ رکھا۔

فتح الباری بدءالخلق میں ہے:

ھو قول منکر جد الااصل لہ الامن بعض اھل الکتا ب ۔

وہ سخت واجب الانکار بات ہے اس کی اصل نہیں مگر بعض اہل کتاب میں۔

امام علامہ بدرالدین محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

حکاہ الثعلبی عن کعب الاحبار وحکاہ النووی ایضا فی شرح مسلم وغیرہ ولکن العلماء ضعفوہ وقال ابن کثیر وھو جدیر بذلك اذ لا دلیل علیہ بل ھو مخالف لما ذکروا من ان جمیع الناس الیوم من ذریۃ نوح علیہ الصلاۃ والسلام بنص القرآن (قلت) جاء فی الحدیث ایضاً امتناع الاحتلام علی الانبیاء علیھم الصلاۃ والسلام۔

یعنی اسے ثعلبی نے کعب احبار سے حکایت کیا، نیز نووی نے شرح مسلم وغیرہ میں مگر علماء نے اسے ضعیف بتایا اور امام ابن کثیر نے کہا وہ تضعیف ہی کے لائق ہے کہ بے دلیل محض ہے، بلکہ اس ارشاد علماء کے مخالف ہے کہ آج بنص قطعی قرآن مجید تمام آدمی ذریت نوح علیہ الصلاۃ والسلام سے ہیں، امام عینی نے فرمایا میں کہتا ہوں: نیز حدیث وارد ہے کہ انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام پر احتلام محال ہے۔

" قال اللہ تعالی: وجعلنا ذریتہ ھم الباقین۔

اللہ تعالی کا مبارک فرمان ہے ہم نے نوح ہی کی اولاد باقی رکھی۔

فتح الباری کتاب الفتن میں ہے:۔

"الاول المعتمد والا فاین کانوا حین الطوفان "

یاجوج وماجوج کا ذریت نوح علیہ الصلاۃ والسلام ہی سے ہونا معتمد ہے ورنہ طوفان کے وقت وہ کہاں رہے۔

" اقول: وقد اجبنا عن ھذا بجوابین فی کتابنا الفیوضات الملکیۃ احدھما ما یدرینا لعل اللہ خمرھا مدداً متطاولۃ حتیٰ خلقھم منھا بعد الطوفان۔

ہم نے اپنی کتاب الفیوضات الملکیۃ میں اس کے دو جواب دئے، ایک یہ ہے کہ ہمیں کیا علم شاید اللہ تعالی نے اس نطفہ کو طویل مدت تک محفوظ رکھا ہو اور پھر اس سے ان کی تخلیق طوفان کے بعد فرمائی ہو۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری دونوں محل میں ہے:

"وھذا لفظہ فی بدء الخلق قال ابن کثیر وھذ القول غریب جدا ثم لا

دلیل علیہ لا من عقل ولا من نقل ولا یحو زالا عتما د ھھنا علی ما یحکیہ بعض اہل الکتاب لما عندھم من الاحادیث المفتعلۃ"

کتاب بدء الخلق میں ان کے الفاظ یہ ہیں: امام عماد نے فرمایا: یہ قول سخت غریب ہے پھر اس پر نہ عقل سے دلیل ہے نہ نقل سے، اور یہاں بعض اہل کتاب کی حکایت پر اعتماد حلال نہیں کہ ان کے پاس بہتیری باتیں گڑھی ہوئی ہیں۔

اماما عزاہ الامام النو وی فی فتا وا ہ لجما ھیر العلماء انھم من ماء آ دم لا من حواء،

فاقول :لایثبت الاحتلام ،فاولا: قد تحصل النطفۃ بنحو التبطین فی المحیض ۔وثانیا ما کل نطفۃ تقبلھا الرحم ۔وثالثا ما کل النطفۃ تقبلھا الرحم بل اذا قبلت ربما قبلت جزء منھا ورمت با لبا قی وقد ثبت الجو اب عن حدیث الطو فا ن وقد یکو ن جو اباً ایضاً عن الذی ذکر ابن کثیر فا ن الکلام فی المو جو دین اذ ذلک لا ن البقا ء فرع الوجود علی ان الکلام فی ولد آ دم قطعا وھم لیسو من ولدہ علی الاطلا ق وان کا نو ا من ولدہ لا نھم من ما ئہ وذلک لا ن الولد ما ء عن صاحبتہ ،قا ل تعا لی: ان یکو ن لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ"

امام نووی نے فتاویٰ میں جماہیر علماء کی طرف منسوب کیا کہ یہ نطفہ حضرت آدم کا تھا نہ کہ حضرت حوا کا، تو میں کہتا ہوں اس سے احتلام کہاں ثابت ہوتا ہے،

اولاً: کبھی کبھی نطفہ حالت حیض میں شرم گاہ سے باہر پیٹ وغیرہ پر استعمال سے حاصل ہوجاتا ہے۔ ثانیاً: ہر نطفہ کو رحم قبول نہیں کرتا۔ ثالثاً: رحم ہر نطفہ کے تمام کو قبول نہیں کرتا بلکہ جزء کو قبول کرکے بقیہ کو پھینک دیتا ہے۔

اور یہ تین جواب حدیث طوفان سے ہیں، یہ اس کا جواب بھی ہے جو حافظ ابن کثیر نے نقل کیا، کیوں کہ کلام ان میں ہے جو وہاں موجود تھے، کیوں کہ بقا وجود کی فرع ہے، علاوہ ازیں گفتگو ان میں ہے جو یقینی طور پر حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہوں اور یہ کامل طور پر ان کی اولاد نہیں اگر چہ ایک لحاظ سے اولاد ہیں، کیوں کہ ان کے نطفہ سے ہیں اور وہ اس لئے کہ ولد

کے لئے بیوی کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: کہاں ہے اس کے لئے اولاد حالانکہ اس کے لیئے بیوی ہی نہیں۔

بالجملہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر احتلام منع ہے، اور خود حضور اقدس انور اطیب اطہر ﷺ کی طرف اس کی نسبت اور اس پر جزم اور اس کی تکرار اور اس پر اصرار کہ ہاں ہوا ہاں ہوا یقیناً حضور پر نور ﷺ پر صریح افتراء ہے اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء جہنم کا راستہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی متواتر حدیث میں ہے:

من کذب علی متعمد افلیتبو ا مقعدہ من النا ر۔

جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱۵/۱۵۵ تا ۱۵۸

۳۷۲۷۔ **عن** فاطمۃ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ذات یوم وصعد المنبر وکان لا یصعد علیہ قبل ذلک الا یوم الجمعۃ فاشتد ذلک علی الناس فمن بین قائم وجالس فاشار الیھم بیدہ ان اقعدوا فانی واللہ ماقمت مقامی لامر ینفعکم لرغبۃ ولالرھبۃ ولکن تمیما الداری اتانی فاخبرنی خبراً من عنی القیلولۃ من الفرح وقرۃ العین فاحببت ان انشر علیکم فرح نبیکم الا ان ابن عم تمیم الداری اخبرنی ان الریح الجاتھم الیٰ جزیرۃ لا یعرفونھافقعدوا فی قوارب السفینۃ فخرجوا فیھا فاذاھم بشیٔ اھدب اسود قالوا لہ ما انت قالت انا الجساسۃ قالوا اخبرینا قالت ما انا بمخبرتکم شیئًا ولا سائلتکم ولکن ھذا الدیر قد رمقتموہ فاتوہ فان فیہ رجلا بالاشواق الی ان تخبروہ ویخبرکم فاتوہ فدخلوہ علیہ فاذا ھم بشیخٍ موثق شدید الوثاق، یظھر الحزن شدید التشکی ،فقال لھم من این؟ قالوا من الشام، قال: مافعلت العرب؟ قالوا

۳۷۲۷۔السنن لابن ماجہ　　باب فتنۃ الدجال وخروج یاجوج وماجوج　　۲۹۶/۲

:نحن قوم من العرب عما تسئال قال ما فعل هذا الرجل الذی خرج فیکم، قالوا خیراً تاوی قوماً فاظهره الله علیهم فامرهم الیوم جمیع الٰههم واحد و دینهم واحد قال مافعلت عین زغر قالوا خیرا یسقون منها زروعهم ویسقون منها لسقیهم قال فما فعل نخل مابین عمان وبیسان قالوا یطعم ثمره کل عام قال فما فعلت بحیرة الطبریة قالوا تذفق جنباتها من کثرة الماء قال فزفر ثلث زفرات ثم قال لو انقلت من وثاقی هذا لم دعا ارضا وطئتها برجلی هاتین الا طیبة لیس لی علیها سبیل قال النبی ﷺالی هذا ینتهی وحی هذه طیبة والذی نفسی بیده مافیها طریق ضیق ولا واسع ولا سهل ولاجبل الا وعلیه ملك شاهر سیفه الی یوم القیمة۔

حضرت فاطمہ بن قیس نے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لے گئے اوراس سے پہلے جمعہ کے سوا کبھی منبر پر تشریف نہ لیجاتے تھے، یہ بات لوگوں پر گراں گزری، کچھ لوگ آپ کے سامنے کھڑے تھے، کچھ بیٹھے تھے، آپ نے سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور فرمایا: خدا کی قسم! میں منبر پر اس لئے نہیں چڑھا ہوں کہ کوئی کام تمہارے نقصان یا فائدہ کا ہوا ہے جس کے بارے میں میں تمہیں بتلاؤں اور نہ کسی اور برائی سے ڈرانے کے لئے، نہ کار خیر کی رغبت دلانے کے لئے، بلکہ یہ بات سن ہے کہ میرے پاس تمیم داری آئے اور انہوں نے ایک خبر سنائی کہ جس سے مجھے اتنی مسرت ہوئی کہ خوشی کی وجہ سے نیند نہ آئی، میں نے چاہا کہ اپنی مسرت کو تم پر بھی ظاہر کروں، ان کے چچازاد بھائی نے یہ واقعہ بیان کیا، اور ایک روایت میں ہے کہ خود تمیم نے بیان کیا، کہ وہ لخم اور جزام (عرب کے دو قبیلے) کے کچھ آدمیوں کے ساتھ ایک چھوٹے سے جہاز میں سوار ہوئے، ایک ماہ تک ان کا جہاز سمندری ہوا میں ادھر ادھر مارا پھرتا رہا اور آخر کار ان کا جہاز ایک نامعلوم جزیرہ کے کنارے جالگا، یہ لوگ چھوٹی چھوٹی کشتیوں سوار ہو کر اس جزیرہ میں گئے، انہیں وہاں ایک سیاہ رنگ کی چیز نظر آئی جس کے جسم پر کثرت سے بال تھے، انہوں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں، ہم نے اس سے کہا تو کچھ خبر بیان کر، اس نے کہا نہ میں تمہیں کوئی خبر سناؤں گی، نہ سنوں گی، تم اس بت خانہ میں چلے جاؤ، وہاں ایک شخص تم سے باتیں کرنے کا خواہش مند ہے، وہی تمہیں خبر سنائے گا اور تم

سے سنے گا، یہ سن کر لوگ اس بت کدہ میں گئے تو وہاں ایک بوڑھا شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہا ئے ہائے کرر ہا تھا، اس نے ان لوگوں سے پوچھا، تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا شام سے، اس نے پوچھا عرب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا جن کے بارے میں تو پوچھ رہا ہے ہم وہی لوگ ہیں، اور ہمارا اچھا حال ہے، اس نے کہا اس شخص کا وجود وہاں پیدا ہوا ہے (یعنی حضور کا) کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ اچھے حال میں ہیں، شروع میں قریش نے انکی مخالفت کی لیکن اللہ نے انہیں تمام عرب پر غالب فرمادیا، اب سب عرب ایک دین اور ایک خدا کو ماننے والے ہیں، اس نے کہا؟ اچھا زغر کے چشمے کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ بھی اچھی حالت میں ہے، لوگ اس سے پانی دیتے اور پینے کے لئے لیتے ہیں، اس نے دریافت کیا، عمان اور بیسان کی کھجوروں کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا اس میں ہر وقت کثرت سے پانی موجود رہتا ہے اور ہر سال اس میں پھل آتے ہیں، یہ سن کر اس شخص نے تین چیخیں ماریں اور بولا: اگر میں اس قید سے چھوٹا تو میں زمین کے چپہ چپہ کا گشت کروں گا اور اس کا کوئی گوشہ مجھ سے باقی نہ رہے گا سوائے طیبہ، کہ وہاں جانے کی مجھ میں طاقت نہ ہوگی، حضور نے فرمایا یہ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی، کیونکہ طیبہ یہی شہر ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مدینہ کے ہر گلی کوچہ سڑک میدان، پہاڑ، نرم اور سخت زمین، الغرض ہر مقام پر ننگی تلوار لئے ہوئے فرشتہ پہرا دیتا ہوگا اور قیامت تک یہ پہرہ رہے گا۔

٣٧٢٨۔ **عن** النواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الدجال الغداۃ فخفض فیه ورفع حتیٰ ظننا انه فی طا ئفة النخل فلما رحنا الی رسول اللہ ﷺ عرف ذلك فینا وقال ما شا نکم؟ فقلنا: یا رسول اللہ !ذکرت الدجال الغداۃ فخفضت فیه ثم

٣٧٢٨۔السنن لابن ماجه	باب فتنة الدجال وخروج یاجوج وماجوج	٢٩٧/٢

رفعت حتی ظننا انه فی طا ئفة نخل ،قال غیر الدجال اخوفنی علیکم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجه دو نکم وان یخرج ولست فیکم فامر حجیج نفسه والله خلیفتی علی کل مسلم انه شاب قطط عینه قا ئمة کانی اشبهه بعبد العزی بن قطن فمن را ہ منکم فلیقرء علیه فوا تح سو رة الکهف انه یخرج من خلة بین الشام والعراق فعاث یمینا وعاث شما لا یا عبا دالله، اثبتوا! قلنا یا رسول الله! وما لبثه فی الارض ؟قال اربعو ن یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسا ئر ایامه کایامکم ،قلنا یا رسول الله فذالك یوم الذی کسنة تکفینا فیه صلاة یوم، قال فاقدروا له قد ره، قال: قلنا: فما اسراعه فی الارض؟ قال ؟کالغیث استدبرته الریح، قال فیا ت علی القوم فیدعوهم فیستحیبون له ومومنو ن به، فیا مر السما ء ان تمطر فتمطر و یا مر الارض ان ینبت فتنبت وتروح علیهم سار حتهم اطول ما کانت ذراً واسبغه زروعا امده خواصر ثم یا تی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله فینصرف عنهم، فیصبحو ن ممحلین ما با ایدیهم شئی ثم یمر با لخربة، فیقول لها اخرجی کنو زك فینطلق فتتبعه کنو زها کیعا سیب النحل، یدع رجلا ممتلئا شوابا فیضربه بالسیف ضربة فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعو ہ فیقبل یتهلل وجهه یضحك فبینا ما هم کذلك اذ بعث الله عیسی بن مریم فینزل عند منا رة البیضا ء ژرقی دمشق بین مهذو دتین واضحا کفیه علی اجنحة ملکین اذا طأ طا نفسه قطر واذا رفع یخد ر منه جما ن کا لؤلو ولا یحل لکا فر ان یجد ریح نفسه الا ما ت ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فینطلق حتی یدرکه عند با ب لد فیقتله ثم یأتی نبی الله عیسی قوم قد عصمهم الله فیمسح وجوههم ویحدثهم بد رجا تهم فی الجنة فبیعا هم کذلك اذ اوحی الله الیه یا عیسی انی قد اخرجت عبا دا لی لا یدان لاحد بقتالهم فاحرز عبا دی الی الطو روییعث الله یا جو ج وما جو ج وهم کما قا ل الله من کل حدب ینسلون فیا مر اوآ ئلهم علی بحیرة الطبریة فیشربو ن ما فیها ثم یمر آخرهم فیقولون لقد کا ن فی هذا ما ء مرة فیحصر نبی الله عیسی

واصحابہ حتی یکون رأس الثور لاحدھم خیرا من مائۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ علیھم التغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ ویھبط نبی اللہ عیسی واصحابہ فلا یجدون موضع شبر الا قد ملاہ زھمھم ونتنھم ودمائھم فیرغبون الی اللہ سبحانہ ویرسل علیھم طیرا کاعناق البخت فتحملھم فتطرحھم حیث شاء اللہ ثم یرسل اللہ علیھم مطرا لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسلہ حتی یترکہ کالزلقۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتك وردی برکتہ فیومئذ تاکل العصابۃ من الرمانۃ فتشبعھم ویستظلون بقحفھا ویبارك اللہ فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل تکفی الفئام من الناس واللقحۃ من البقر تکفی القبیلۃ واللقحۃ من الغنم تکفی الفخذ فبینما ھم کذلك اذ بعث اللہ علیھم ریحا طیبۃ فتاخذ تحت اباطھم فتقبض ریح کل مسلم ویبقی سائر الناس یتھارجون کما تتھارج الحمر فعلیھم تقوم الساعۃ۔

نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ ایک دن صبح کے وقت حضور ﷺ نے ہمارے سامنے دجال کا ذکر کیا، اس میں اسے ذلیل بھی کہا اور اسکے فتنے کو بڑا بھی بتایا، آپ کے بیان سے ہم یہ محسوس کرنے لگے کہ جیسے کھجوروں میں چھپا ہوا ہے، جب ہم شام کو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر خوف کے آثار دیکھ کر فرمایا: کیوں تم لوگوں کا یہ کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ نے جو صبح دجال کا ذکر فرمایا تھا جس کی ذلت اور بڑائی ہر دو آپ نے بیان فرمائی تھیں، اس سے ہمیں یہ محسوس ہونے لگا کہ وہ ان درختوں میں چھپا ہوا ہے، آپ نے فرمایا: تم لوگوں پر دجال کے علاوہ مجھے اور لوگوں کا بھی ڈر ہے اگر دجال میری زندگی میں ظاہر ہوا تو میں سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کروں گا، البتہ اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر انسان اپنا تحفظ آپ کرے گا، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا میرے بعد ذمہ دار ہے، دیکھو دجال جوان ہوگا، اس کے بال بہت گھنگریالے ہوں گے، اس کی ایک آنکھ اٹھی ہوئی ہوگی، میں اس کی مشابہت عبد العزی بن قطن سے دیتا ہوں، لہذا تم میں سے جو کوئی اسے دیکھے اسے

چاہئے کہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، دیکھو عراق اور شام کے مابین خلہ کے مقام سے اس کا ظہور ہوگا، روئے زمین پر دائیں بائیں فساد پھیلاتا پھرے گا، اے خدا کے بندو دیکھو ایمان پر ثابت قدم رہنا، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ زمین پر کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن، ان میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک مہینہ کے، تیسرا ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ان تمہارے دنوں کے مثل ہوں گے، ہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ کیا: اس پہلے دن میں ہمارے لئے پانچ نمازیں کافی ہوں گی، آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ حساب کر کے سال بھر کی پڑھنا، ہم نے عرض کیا، اس کے چلنے کی رفتار آخری کتنی تیز ہوگی، آپ نے فرمایا: ہوا کے برابر جو بادل کے ساتھ ہو اور وہ ہوا اس کے ساتھ ہوگی، وہ ایک قوم کے پاس آکر انہیں اپنی الوہیت کی جانب بلائے گا اور وہ اس پر ایمان لائیں گے، تو وہ پانی برسنے کا حکم دے گا، پانی خوب برسے گا، زمین کو سبزہ اگانے کا حکم دے گا تو زمین سبزہ اگائے گی اور اناج پیدا ہوگا، جب اس قوم کے جانور شام کو چر کر واپس آیا کریں گے تو ان کے پستان اور ان کی کوکھیں بھری ہوئی کوہان اونچے اور موٹے تازے ہوں گے، پھر وہ دوسری قوم کے پاس جائے گا، ان سے اپنے اوپر ایمان لانے کی فرمائش کرے گا تو وہ انکار کریں گے، تو وہ وہاں سے واپس ہوگا تو صبح کو وہ قوم قحط میں مبتلا ہوگی اور تمام مال واسباب سے خالی ہوگی، کچھ بھی ان کے پاس نہ رہے گا، اس کے بعد ایک ویران جگہ سے گزریگا اور اس جگہ سے وہاں کے خزانے طلب کرے گا، وہاں خزانے نکل کر اس طرح اس کے ساتھ ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں، پھر ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت جوان کو بلا کر قتل کرے گا اور اس کی لاش کے ٹکڑوں کو اتنے فاصلہ پر پھینک دے گا جتنی دور پر تیر جاتا ہے، پھر اس کو طلب کرے گا تو وہ شخص زندہ ہو کر روشن چہرہ لئے ہنستا ہو چلا آئے گا۔ الغرض دجال اور دنیا والے اسی کشمکش میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ دمشق کے سفید مشرقی مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائے گا، آپ اس مینار سے نیچے تشریف لائیں گے، آپ کے جسم پر اس وقت دو زرد کپڑے ہونگے، سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوں، جب سر جھکائینگے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو رک جائیں گے، ان کی سانس میں یہ اثر ہوگا کہ جس کافر کو لگ جائے گی وہ مر جائے گا، اور آپ کی سانس وہاں تک جائے گی جہاں

تک آپ کی نظر کام کرے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد کے قریب پکڑ لیں گے، وہاں اسے قتل کریں گے، وہ آپ کو دیکھ کر نمک کی طرح پگھل جائے گا، دجال کے قتل کے بعد حضرت عیسی ان لوگوں کے پاس جو دجال کے فتنے سے بچ رہے تشریف لا کر انہیں تسلی دینگے، ان کے سامنے وہ درجات بیان کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جنت میں تیار کئے ہیں۔ یہ لوگ ابھی اسی کیفیت میں ہونگے کہ حضرت عیسیٰ کے پاس خدا کی جانب سے وحی آئے گی کہ میرے خالص بندوں کو کوہ طور پر لے کر چلے جاؤ، کیونکہ میں اب اپنی اس مخلوق کو ظاہر کرتا ہوں جن کے مقابلہ کی کسی میں طاقت نہیں، اس کے بعد یاجوج و ماجوج کا خروج ہوگا (وھم من کل حدب ینسلون) یعنی وہ ہر اونچی نیچی گھاٹی سے چڑھ کر دوڑیں گے، ان میں سے پہلا گروہ جو کثرت میں ٹڈیوں کے مانند ہوگا طبریہ کے چشمے پر سے گزرے گا تو اس کا تمام پانی پی لے گا، جب دوسرا گروہ آئے گا تو کہے گا: کسی زمانہ میں اس مقام پر پانی تھا۔ حضرت عیسیٰ اس وقت سب کو لئے کوہ طور پر موجود ہوں گے، ان مسلمانوں کے لئے اس وقت بیل کی ایک سری سو اشرفیوں سے بہتر ہوگی، جب مسلمان زیادہ پریشان ہوں گے، حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے، چنانچہ خدائے تعالیٰ یاجوج و ماجوج کی گردن میں ایک پھوڑا نکالے گا جس کی وجہ سے صبح کو سب ایسے مرجائیں گے جیسے ایک آدمی مرجاتا ہے، حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی پہاڑ سے نیچے اتریں گے تو زمین کی کوئی جگہ یاجوج و ماجوج کی بدبو خون اور پیپ سے خالی نہ ہوگی، حضرت عیسیٰ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹ کی طرح گردن والے جانور بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں خدا کا حکم ہوگا وہاں پھینک دیں گے، اس کے بعد ایک سخت بارش ہوگی جس سے کوئی پختہ یا غیر پختہ مکان نہ رک سکے گا اور زمین کو ایسا صاف کردے گی جیسے آئینہ یا خوبصورت عورت، اس کے بعد خدائے تعالیٰ زمیں کو حکم کرے گا کہ پھل اگائے اور اپنی برکت ظاہر کر تو اس وقت انار کو کئی آدمی شکم سیر ہو کر کھائیں گے اور اس انار کے چھلکوں سے سایہ حاصل کرینگے، دودھ میں اللہ تعالیٰ اتنی برکت دے گا کہ ایک اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کو کافی ہوگا، اسی حالت میں ایک پاک وصاف ہوا اللہ تعالیٰ کی جانب سے چلے گی وہ جس مومن کی بغل میں لگے گی اس کی روح قبض کرلے گی اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جو

جھگڑالو ہونگے اور گدھوں کی طرح لڑیں، تو انہی شریر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

٣٧٢٩۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یفتح یاجوج وماجوج فیخرجون کما قال الله تعالیٰ وهم من کل حدب ینسلون فیعمون الارض وینحاز منهم المسلمون حتی تصیر بقیة المسلمین فی مدائنهم وحصونهم ویضمون الیهم مواشیهم حتی انهم لیمرون بالنهر یشربون حتی ما یذرون فیه شیئا، فیمر اخرهم علی اثرهم فیقول قائلهم لقد کان بهذا المکان مرة ماء ویظهرون علی الارض فیقول قائلهم هؤلاء اهل الارض قد فرغنا منهم ولننازلن اهل السماء حتی ان احدهم لیهز خربته الی السماء فترجع مخضبة بالدم فیقولون: قد قتلنا اهل السماء فبینما هم کذلك اذ بعث الله دوابا کنغف الجراد فتاخذ ا عناقهم فیموتون موت الجراد یرکب بعضهم بعضا فیصبح المسلمون لایسمعون لهم حنا فیقولون من رجل یشری نفسه وینظر مافعلوا فینزل منهم رجل قد وظن نفسه علی ان یقتلوه فیجد هم موتی فینادیهم الا ابشروا فقد هلك عدوکم فیخرج الناس ویخلون سبیل مواشیهم فمایکون لهم رعی الا لحومهم فتشکر علیها کاحسن ماشکرت من نباتٍ اصابته قط ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاجوج وماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ایسے ہی ظاہر ہوں گے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے(وهم من کل حدب ینسلون) وہ زمین میں پھیل جائیں گے، مسلمان اس سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے مویشیوں کو لے کر شہروں اور قلعوں میں پناہ گزیں ہوجائیں گے، یاجوج وماجوج کا ایک گروہ پانی پر سے گزرے گا تو سارا پانی پی کر ختم کردے گا۔ جب دوسرے گروہ کا وہاں سے گزر ہوگا تو وہ کہے گا کہ کسی زمانہ میں یہاں پانی تھا، جب وہ زمین پر غالب آجائیں گے تو کہیں گے : اہل زمین سے ہم نمٹ چکے اب آسمان والے باقی رہ

٣٧٢٩۔السنن لابن ماجه باب فتنة الدجال وخروج یاجوج وماجوج ٢٩٨/٢

گئے، تو ان میں سے ایک شخص اپنا تیر آسمان کی طرف پھینکے گا جو خون میں رنگا ہوا آئے گا، تو بولیں گے ہم نے آسمان والوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے، اسی حالت میں اللہ تعالیٰ ان پر ٹڈی کی قسم کے جانوروں کو بھیجے گا جو ان کی گردنوں میں گھس جائیں گے، یہ سب کے سب ٹڈیوں کی طرح مر جائیں گے، جب مسلمان اس دن صبح کو اٹھیں گے اور یاجوج وماجوج کی آواز محسوس نہ کریں گے تو کہیں گے کوئی ایسا ہے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کے انہیں دیکھ کر آئے۔ ایک شخص پہاڑ پر سے ان کا حال جاننے کے لئے نیچے اترے گا اور دل میں خیال کرے گا کہ میں موت کے منہ میں جا رہا ہوں، تو وہ انہیں مردہ پائے گا، تو پکار کر کہے گا: خوش ہو جاؤ تمہارا دشمن ہلاک ہو گیا، تو لوگ نکلیں گے اور اپنے جانور چرنے کے لئے چھوڑیں گے اور یاجوج وماجوج کے گوشت کے سوا کوئی چیز انہیں کھانے کے لئے نہ ملے گی، اس وجہ سے وہ ان کا گوشت کھا کر خوب موٹے تازے ہوں گے جس طرح کبھی گھاس کھا کر موٹے ہوئے تھے۔

٣٧٣٠۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان یاجوج وماجوج یحفرون کل یوم حتی اذا کادوا یرون شعاء الشمس قال الذی علیهم ارجعوا فسنحفره غداً فیعیده الله ان یبعثهم علی الناس حفروا حتی اذا کادوا یرون شعاع الشمس قال ارجعوا فسنحفره غداً انشاء الله تعالیٰ واستثنوا فیعودون الیه وهو کهیئة حین ترکوه فیحفرونه ویخرجون علی الناس فیشفون الماء ویتحصن الناس منهم فی حصونهم فیرمون بسهامهم الی السماء فترجع علیها الدم الذی احفظ فیقولون فهزمنا اهل الارض وعلونا اهل السماء فیبعث الله نغفا فی اقفائهم فیقتلهم بها ،قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بیده ان دواب الارض لتسمن وتشکر شکراً من لحومهم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یاجوج وماجوج ہر روز اپنی دیوار کھودتے ہیں، جب ان کو دیوار میں سورج کی

٣٧٣٠۔ السنن لابن ماجه　　باب فتنة الدجال وخروج یاجوج وماجوج　　٢٩٩/٢

چمک پہونچتی ہے تو کہتے ہیں اب لوٹ چلو باقی کل کھودلیں گے ،اللہ تعالیٰ پھر اسے ویسا ہی کردیتا ہے، جب ان کا عرصہ پورا ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ کو ان کا خروج منظور ہوگا تو ایک روز دیوار کھودتے کھودتے آفتاب کی شعاعیں دیکھیں گے، توان کا سردار کہے گا انشاء اللہ کل کھودلیں گے، جب صبح ہوگی اور یہ واپس آکر دیکھیں گے تو دیوار کھدی ہوئی پائیں گے اور یہ اسے کھود ڈالیں گے اور باہر نکلیں گے، مسلمان اس وقت قلعوں میں محصور ہوجائیں گے ۔ یہ لوگ زمیں میں پھیل کر آسمان کی جانب تیر ماریں گے اور کہیں گے اب زمین والے آسمان پر غالب ہوگئے کیونکہ ان کے تیر اللہ کے حکم سے رنگین ہوکر واپس ہونگے ،اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا فرمائے گا جس سے وہ مرجائیں گے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بیشک جانوران کے گوشت کھا کر خوب موٹے تازے ہوجائیں گے۔

۳۷۳۱۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما کان لیلة اسری برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقی ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ فتذاکروا الساعة فبدء ا و بابراھیم فسالوہ عنھا فلم یکن عندہ منھا علم ثم سالوا موسیٰ فلم یکن عندہ منھا علم فرد الحدیث الی عیسی ابن مریم فقال قد عھد الی فیما دون وجبتھا فلما وجبتھا فلا یعلمھا الا اللہ فذکر خروج الدجال قال فانزل فاقتلہ فیرجع الناس الی بلادھم فیستقبلھم یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون، فلا یمرون بماء الا شربوہ ولا شیء الا افسدوہ فیجارون الی اللہ فادعوا اللہ ان یمیتھم فتنتن الارض من ریحھم فیجارون الی اللہ فادعوا اللہ فیرسل السماء بالماء فیحملھم فیلقیھم فی البحر ثم تنسف الجبال وتمد الارض مدد الادیم فعھد الی متی کان ذلک کانت الساعة من الناس کالحامل التی لا یدری اھلھا متی تفجا ئھم بولادھا قالت

۳۷۳۱۔السنن لابن ماجہ باب فتنة الدجال وخروج

العوام ووجد تصدیق ذلك فی کتاب اللہ تعالٰی حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو جب معراج ہوئی تو آپ نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ سے ملاقات کی اور ان کے درمیان قیامت کا تذکرہ ہوا، سب نے ابراہیم سے قیامت کے متعلق سوال کیا، لیکن انہیں کچھ معلوم نہ تھا، پھر موسیٰ سے سوال کیا تو انہیں بھی معلوم نہ تھا، تو پھر سب نے عیسیٰ سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا: قیامت سے پہلے نزول کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن اس کا وقت اللہ ہی کو معلوم ہے، عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا اور فرمایا میں نازل ہوکر اسے قتل کردوں گا، لوگ جب اپنے شہر کو لوٹیں گے تو یاجوج اور ماجوج ہر طرف سے نکل آئیں گے، وہ جس پانی سے گزریں گے اسے پی جائیں گے اور جس چیز کو دیکھیں گے اسے تباہ کردیں گے، خدا کے بندے اللہ سے دعا کرنے کی درخواست کریں گے، میں اللہ سے دعا کروں گا وہ سب مر جائیں گے، ان کی لاشوں سے تمام زمین بدبو دار ہوجائے گی، لوگ پھر مجھ سے دعا کی استدعا کریں گے، میں دعا کروں گا اور اللہ تعالٰی آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے ان کی لاشیں بہکر سمندر میں چلی جائیں گے اور بدبو ختم ہو جائے گی، اس کے بعد پہاڑ اڑادئے جائیں گے اور زمین چمڑے کی طرح دراز ہوجائے گی اور صاف ہموار ہوکر ٹیلے وغیرہ کا کوئی نشان باقی نہ رہے گا، پھر مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد قیامت بہت قریب ہے اور اچانک آئے گی جس طرح حاملہ عورت کے حمل کا زمانہ پورا ہوگیا ہو اور لوگ اس کے انتظار میں ہوں کہ ولادت کا وقت آئے گا اور اس کا صحیح وقت کسی کو معلوم نہ ہو۔ لوگ کہتے ہوں اب ہوا اب ہوا۔ اللہ اس کی تصدیق میں فرماتا ہے: (وھم من کل حدب ینسلون)

۳۷۳۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: ان یاجوج وماجوج یغدون کل یوم علی السد فیلحسونہ وقد جعلوہ مثل قشر البیض

۳۷۳۲۔ التفسیر لابن ابی حاکم ۱۲۹۸۸

فیقولون نرجع غدا و نفتحه فیصبحون وقد عادالی ما کان علیه قبل ان یلحس فلایزالون کذلك حتی یولد فیهم مولود مسلم فاذا غدوا یلحسون قال لهم : قولوا بسم الله فاذا قالوا بسم الله فارادوا ان یرجعوا حین یمسون فیقولون نرجع غدا فنفتحه فیقول : قولوا ان شاء الله ، فیقولون ان شاء الله فیصبحون وهو مثل قشر البیض ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہ الکریم سے روایت ہے کہ یاجوج وماجوج ہر دن صبح کواس دیوار کے پاس جاتے ہیں اوراس کو چاٹتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کو انڈے کے چھلکے کے مثل باریک کردیتے ہیں پھر کہتے ہیں ہم کل آئیں گے اوراس میں دروازہ کھول لیں گی دوسرے دن ان کی آمد سے پہلے ہی وہ مثل سابق موٹی دیوار ہوجاتی ہے، چنانچہ اسی طرح وہ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کی اولاد میں ایک بچہ پیدا ہوگا وہ مسلمان ہوگا، جب وہ دیوار چاٹنے کے لئے جائیں تو وہ ان سے کہے گا کہو: بسم اللہ، جب وہ بسم اللہ کہکر شروع کریں گے اور شام کو واپسی کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے ہم کل آکر اس کو کھولدیں گے تو وہ مرد مسلم کہے گا کہو: انشاء اللہ، تو وہ انشاء اللہ کہیں گے اور دوسرے دن جب صبح کو آئیں گے تو انڈے کے چھلکے کی طرح ہوگی۔۱۲م۔

۳۷۳۳۔ **عن** ابی حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : وفیه فیصبحون وهو اقوی منه بالامس حتی یسلم رجل منهم حین یرید الله ان یبلغ امره فیقول المؤمن غدا نفتحه ان شاء الله تعالیٰ ۔

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت میں یہ ہے کہ جب صبح کو وہ آیا کرتے ہیں تو پہلے سے زیادہ موٹی دیوار ان کو ملتی ہے ایسے ہی ہوتا رہے گا یہاں تک کہ جب اللہ تعالی ان کے کام کو مکمل فرمانا چاہے گا تو ان میں سے ایک شخص مسلمان ہوگا اور وہ مومن کہے گا: ہم انشاء اللہ کل ضرور اس دیوار میں دروازہ کھولیں گے۔۱۲م

۳۷۳۳۔فتح الباری للعسقلانی　　کتاب الفتن　　باب یاجوج وماجوج

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام نووی سے نقل فرمایا اور کہا: ہم نے کعب احبار کے سوا سلف میں کسی کا قول اس سلسلہ میں نہیں دیکھا۔ کہ یاجوج وماجوج حضرت آدم کی بغیر حوا کے اولاد ہیں۔ بلکہ حدیث مرفوع اس کی تردید فرماتی ہے۔ کہ حدیث مرفوع میں واضح الفاظ میں موجود ہے کہ یہ حضرت نوح کی اولاد سے ہیں اور نوح علیہ السلام کا حضرت حوا سے ہونا قطعا ثابت ہے۔

حدیث مرفوع سے مراد وہ حدیث ہے جو امام حاکم نے مستدرک میں روایت کی وہ اس طرح ہے۔

۳۷۳۴۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ولد لنوح سام وحام ویافت ، فولد لسام العرب وفارس والروم ،وولد لحام القبط والبر بروالسودان ، وولدلیافت یاجوج وماجوج والترک والصقالبۃ ۔

قال الحا فظ وفی سندہ ضعف:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے تین لڑکے تھے حام سام، یافث، سام کی اولاد عرب، فارس، اور روم میں پھیلی، حام سے قبطی، بربر، اور سوڈانی ہوئے، اور یافث سے یاجوج وماجوج، ترک اور سسلی واٹلی کے لوگ۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: یہاں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ اس کی سند میں ضعف ہے ہمارے لئے ان کے مذہب مختار کے ضعیف ہونے کے لئے کافی ہے۔ پھر یہ بھی خیال رہے کہ یہ حدیث ضعیف اور حافظ ابن حجر کا مسلک صحیح حدیثوں کے خلاف ہے بلکہ خود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

۳۷۳۴۔المستدرک للحاکم کتاب الفتن والملاحم

تعالیٰ عنہ کی دوسری صحیح حدیث کے خلاف ہے۔وہ احادیث یہ ہیں۔

۳۷۳۵۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ولد لنوح ثلاثة ، سام وحام ویافث ابو الروم ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح کے تین بیٹے تھے سام، حام، اور یافث یہ اہل روم کے مورث اعلیٰ تھے۔

۳۷۳۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ولد لنوح ثلاثه ،فسام ابو العرب ، وحام ابو الحبشة ،ویافث ابو الروم۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: حضرت نوح کی تین اولاد سام،تو اہل عرب کے باپ حام، اہل حبشہ کے، اور یافث رومیوں کے باپ تھے۔

۳۷۳۷۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ولد نوح ثلاث، فسام ابو العرب وحام ابو الحبش ویافث ابو الروم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے تھے، سام یہ اہل عرب کے باپ ہیں ۔حام یہ اہل حبش کے، اور یافث اہل روم کے جد اعلی۔ (انباء الحی ص ۱۰۵)

۳۷۳۵۔المستدرك للحاكم　　كتاب التاريخ　　٤/٤٦٣

۳۷۳۶۔المعجم الكبير للطبرانی　　حديث ۳۰۹　　١٨/١٤٦

۳۷۳۷۔كنز العمال للمتقی　　۳۲۲۹۳

تورات اور علم غیب

۳۷۳۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اعطی موسیٰ التوراۃ فی سبعۃ الواح من زبر جد ، فیھا تبیان لکل شیء وموعظۃ ، فلما جاء بھا فرأی بنی اسرائیل عکوفا علی عبادۃ العجل رمی بالتوراۃ من یدہ فتحطمت فرفع اللہ تعالیٰ منھا ستۃ اسباع وبقی سبع ۔انباء الحی ص۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زبرجد کی سات تختیوں میں تورات عطا کی گئی، اس میں ہر چیز کا بیان تھا اور نصیحت تھی، جب آپ ان کو لیکر آئے تو بنو اسرائیل کو بچھڑے کی عبادت میں مصروف دیکھا تو حالت غضب میں آپ نے ہاتھ سے تختیاں ڈال دیں تو وہ ٹوٹ گئیں اللہ تعالیٰ نے ان میں سے چھ حصے اٹھا لئے اور پھر ایک حصہ باقی رہا۔

۳۷۳۹۔ **عن** محمد بن یزید الثقفی قال : اصطحب قیس بن خرشۃ و کعب الاحبار حتی اذا بلغا صفین وقف کعب ثم نظر ساعۃ ثم قال : یھرا قن بھذہ البقعۃ من دماء المسلمین شیء لایھراق ببقعۃ من الارض مثلہ ، فقال قیس مایدریک ؟ فان ھذا من الغیب الذی استترہ اللہ تعالیٰ بہ ، فقال کعب مامن الارض شبر الا مکتوب فی التورلۃ الذی انزل اللہ تعالیٰ علی موسیٰ مایکون علیہ ومایخرج منہ الی یوم القیامۃ۔

حضرت محمد بن یزید ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن خرشہ اور کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ساتھ سفر کیا اور جب صفین کے مقام پر پہنچے تو حضرت کعب نے کچھ وقفہ غور کرنے کے بعد فرمایا: اس سرزمین پر مسلمانوں کا اس طرح خون بہے گا کہ

۳۷۳۸۔التفسیر لابن ابی حاتم ۸۹۵۷ المجلد الخامس

۳۷۳۹۔دلائل النبوۃ للبیھقی باب ماروی فی اخبارہ قیس بن خرشہ

اس جیسا کہیں دوسری جگہ نہیں بہیگا، حضرت قیس نے کہا: آپ نے یہ بات کیونکر کہی، کہ یہ تو غیب کی خبر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ فرمایا ہے، حضرت کعب نے فرمایا: تورات جو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں زمین کا چپہ چپہ تحریر ہے اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ لکھا ہے۔۱۲م

۳۷۴۰۔ **عن** کعب الاحبار انه قال لعمر رضی الله تعالیٰ عنه ـ یاامیرالمؤمنین! لولا آیة فی کتاب الله تعالیٰ لأنبأتك بماهو کائن الی یوم القیامة، قال وماهی ؟ قال قول الله تعالیٰ : یمحوالله مایشاء ویثبت و عنده ام الکتاب ـ

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: اگر کتاب اللہ میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں آپ کو قیامت تک ہونے والی چیزوں کی خبر دیتا، آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ تو حضرت کعب نے کہا: وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے، یمحو اللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے محو رکھتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے، اور اس کے پاس کتاب کی اصل لوح محفوظ ہے۔

۳۷۴۱۔ **عن** امیرالمومنین عمرالفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل آنفا فقال : انا لله وانا الیه راجعون ـ قلت: أجل انا لله وانا الیه راجعون ـ فمما ذلك یاجبرئیل !قال: ان امتك مفتتنة بعدك بقلیل من الدهر غیر کثیر ـ قلت : فتنة کفر اوفتنة ضلالة؟ قال : کل ذلك سیکون ، قلت : ومن این ذاك ؟ وانا تارك فیهم کتاب الله ، قال : بکتاب الله یضلون ـ انباء الحی ص ۱۳۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ابھی جبریل آئے اور کہا: بیشک ہم اللہ تعالیٰ کے

۳۷۴۱۔نوادرالاصول للحکیم الترمذی　　الاصل الثالث والستون

لئے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ میں نے عرض کیا: بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہمیں اس کی طرف جانا ہے۔ اے جبریل یہ اس وقت تم نے کس سلسلہ میں ''انا للہ'' الخ پڑھا؟ تو انھوں نے عرض کیا: آپ کی امت آپ کے وصال کے بعد تھوڑے زمانہ کچھ آزمائشوں میں مبتلا ہوگی، حضور فرماتے ہیں: میں نے کہا: کیا کفر کے فتنے میں یا گمراہی کے؟ حضرت جبریل نے عرض کیا: ان میں سے ہر ایک ظہور پذیر ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا: ایسا کیسے ہوگا جب کہ میں ان میں کتاب اللہ چھوڑے جارہا ہوں، عرض کیا: کتاب اللہ ہی سے تو گمراہ ہوں گے۔ ۱۲م

۳۷۴۲۔ **عن** امیرالمومنین عمرالفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انه سیأتیکم ناس یجادلونکم بشبهات القرآن فخذوهم بالسنن ، فان اصحاب السنن اعلم بکتاب الله،

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے پاس کچھ لوگ عنقریب آئیں گے جو قرآن کریم کے شبہات میں جھگڑے کریں گے، لہٰذا تم سنتوں پر کاربند رہنا، کہ اہل سنت کتاب اللہ کے بڑے جاننے والے ہوں گے۔

۳۷۴۳۔ **عن** امیرالمومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : سیأتی قوم یجادلونکم فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب الله۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہ الکریم سے روایت ہے: فرماتے ہیں: کہ عنقریب ایک قوم آئے گی جو تم سے جھگڑا کرے گی، لہٰذا تم سنتوں کو اختیار کرنا، کہ سنتوں کے عالم کتاب اللہ کو بخوبی جاننے والے ہوں گے۔

۳۷۴۴۔ **عن** عمران بن مناح ان ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : فانا اعلم بکتاب الله منهم ۔ فی بیوتنا نزل ،قال صدقت ، ولکن القرآن حمال ذو

۳۷۴۲۔السنن للدارمی حدیث ۱۲۱

۳۷۴۳۔الاتقان للسیوطی النوع التاسع والثلاثون

۳۷۴۴۔الاتقان للسیوطی النوع التاسع والثلاثون

وجوه تقول ويقولون ولكن حاجهم بالسنة ـ فانهم لم يحدوا عنها محيصا ـ فخرج اليهم فحاجهم بالسنة فلم يبق بأيديهم حجة ـ

حضرت عمران بن مناح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: میں کتاب اللہ کو ان سے زیادہ جانتا ہوں، کیوں کہ یہ ہمارے گھروں میں نازل ہوا، عمران کہتے ہیں: میں نے کہا آپ نے سچ فرمایا: لیکن قرآن تو چند معانی کا محتمل ہے، آپ بھی اس پر ان سے اتفاق رکھتے ہیں، میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے سنت رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ مناظرہ کیجئے تو پھر ان کو گلو خلاص کا کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ لہٰذا وہ ان (خارجیوں) کی طرف تشریف لے گئے، اور ان سے سنت کے ذریعہ مناظرہ کیا تو واقعی ان کے پاس کوئی دلیل نہ تھی۔

۳۷۴۵۔ **عن** یحی بن اسید رضی الله تعالیٰ عنه ان علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه ارسل عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما الی اقوام خرجوا فقال له : ان خاصموك بالقرآن فخاصمهم بالسنة ـ انباء الحی ص ۱۳۹

حضرت یحیی بن اسید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خارجیوں کے پاس بحث و مباحثہ کے لئے روانہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے قرآن کے ذریعہ مناظرہ کریں تو تم سنت رسول کے ذریعہ مناظرہ کرنا۔ ۱۲م

۳۷۴۶۔ **عن** المقدام بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : علوم القرآن علی ثلاثة اجزاء حلال فاتبعه وحرام فاجتنبه ومتشابه یشکل علیك ، فکله الی عالمه ـ

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۳۷۴۵ـــــــــــــــــ

۳۷۴۶ـ المسند للاحمد بن حنبل　　۴۱۰۲

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کے علوم تین حصوں میں منقسم ہیں: اول حلال، لہٰذا ان کی اتباع کرو۔ دوم حرام کہ ان سے بچو۔ سوم متشابہ جو تم پر دشوار ہوں، تو ان کا علم عالم کے حوالہ کرو۔ ۱۲م

سنت رسول کی اہمیت

۳۷۴۷۔ **عن** العرباض بن سارية رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أيحسب احدكم متكئا على اريكته يظن ان الله تعالىٰ لم يحرم الا مافى هذا القرآن، ألا وانى قد امرت ووعظت ونهيت عن اشياء انها لمثل القرآن اواكثر وان الله لم يحل لكم ان تدخلوا بيوت اهل الكتاب الا باذن ولا ضرب نسائهم ولا اكل ثمارهم اذا اعطوكم الذى عليهم ۔ انباء الحی ص ۱۴۰

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنی مسہری پر تکیہ لگائے اس گمان میں مبتلا ہے کہ اللہ تعالٰی نے جو کچھ حرام فرمایا ہے وہ سب اس قرآن میں ہے؟ خبردار! اور میں نے قسم بخدا بہت چیزوں کا حکم دیا، بہت کے بارے میں نصیحت کی اور بہت سے منع کیا اور یہ سب قرآن کے برابر بلکہ تعداد میں اس سے بھی زیادہ ہیں، اور بیشک اللہ تعالٰی نے تمہارے لئے حلال نہیں فرمایا کہ بغیر اجازت اہل کتاب کے گھر جاؤ، اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کی عورتوں کو قتل کرو، اور نہ یہ درست ہے کہ پھل توڑ کر کھاؤ جب وہ خود اپنے حقوق لازمہ کو ادا کرتے ہیں۔ ۱۲م

۳۷۴۸۔ **عن** عبدالله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنه قال : انما نزل كتاب الله يصدق بعضه بعضا فلاتكذبوا بعضه ببعض فماعلمتم منه فقولوا وماجهلتم فكلوه الى عالمه ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ: کتاب اللہ نازل ہوئی

۳۷۴۷۔ السنن لابی داؤد　　　كتاب الخراج والفیئ

۳۷۴۸۔ المسند لاحمد بن حنبل　　　مرويات عبدالله بن عمرو

اس حال میں کہ اس میں بعض کی بعض کے سلسلہ میں تصدیق موجود ہے، لہذا بعض کو بعض کے ذریعہ نہ جھٹلاؤ، جب تمہیں کسی چیز کے بارے میں علم ہوتو اس سلسلہ میں کہو، اور جب علم نہ ہوتو عالم کے سپرد کردو۔۱۲م

۳۷۴۹۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الا مرثلاثۃ، امر بین رشدہ فاتبعہ ۔ وامر بین غیہ فاجتنبہ، وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عزوجل ۔ انباء الحی ص ۱۴۱

حضرت عبد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چیزیں تین ہیں۔ اول وہ کہ اس کی ہدایت واضح ہے تو تم اس کی اتباع کرو، دوم وہ کہ اس کی گمراہی عیاں ہے تو اس سے بچو۔ سوم وہ جس میں اختلاف ہے تو اس کو اللہ عزوجل کے سپرد کردو۔۱۲م

۳۷۵۰۔ عن سعیدبن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اجرأکم علی قسم الجد اجرأکم علی النار۔

حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں جو ترکہ میں دادا کی تقسیم پر جری ہے وہ نار دوزخ پر جری ہے۔۱۲م

۳۷۵۱۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمابعثہ الی الیمن قال: کیف تقضی اذا عرض لک قضاء، قال: اقضی بکتاب اللہ، قال: فان لم تجد فی کتاب اللہ؟ قال: فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، قال: فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ؟ قال اجتھد برأی

۳۷۴۹۔المسند لاحمد بن حنبل

۳۷۵۰۔السنن لسعیدبن منصور القسم الاول من المجلد الثالث باب قول عمر فی الجد

۳۷۵۱۔السنن لابی داؤد کتاب القضاء باب اجتھاد الرأی فی القضاء

ولاآلو، قال فضرب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی صدرہ وقال : الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لما یرضی بہ رسول اللہ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب آپ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے گا تو کیسے فیصلہ کروگے؟ میں نے عرض کیا: کتاب اللہ کے ذریعہ۔ فرمایا: اور اگر بظاہر تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملا تو؟ عرض کیا: سنت رسول ﷺ کے ذریعہ۔ فرمایا: اور اگر تمہیں سنت رسول میں بھی نہ ملا تو؟ عرض کیا: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں حتی الامکان کوئی کمی نہ چھوڑوں گا۔ حضور ﷺ نے یہ سن کر میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور کہا: الحمد للہ، تمام خوبیاں اس ذات کو جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائی جس سے اللہ کا رسول راضی ہے۔۱۲م

۳۷۵۲۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : السنۃ سنتان ، سنۃ فی فریضۃ ، وسنۃ فی غیر فریضۃ ، السنۃ التی فی الفریضۃ اصلھا فی کتاب اللہ تعالیٰ ، اخذھا ھدی وترکھا ضلالۃ ،والسنۃ التی اصلھا لیس فی کتاب اللہ تعالیٰ الأخذ ا فضیلۃ وترکھا لیس بخطیئۃ ۔

انباء الحی ص۱۴۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنت دو قسم پر ہے۔ سنت فریضہ، سنت غیر فریضہ۔ سنت فریضہ کی اصل کتاب اللہ سے ثابت، اس پر عمل ہدایت اور ترک گمراہی ہے، اور وہ سنت جس کی اصل کتاب اللہ میں نہیں اس پر عمل فضیلت اور ترک خطاء ومعصیت نہیں۔۱۲

۳۷۵۳۔ **عن** امیرالمومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قلت

۳۷۵۲۔المعجم الاوسط للطبرانی ۴۰۲۳ ۵/

۳۷۵۳۔جامع بیان العلم وفضلہ ، باب اجتھاد الرأی

: یارسول اللہ!الامر ینزل بنالم ینزل فیہ القرآن ولم تمض فیہ منک سنۃ ، قال: اجمعوا لہ العالمین او قال العابدین من المؤمنین فاجعلوہ شوری بینکم ولاتقضوا فیہ برأی واحد۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بہت سے ایسے حالات پیش آتے ہیں جن کے سلسلہ میں بظاہر نہ قرآن میں حکم ہے اور نہ آپ کی سنت میں، فرمایا: مومن علماء کو جمع کرو۔ یا فرمایا مومن عابدوں کو جمع کرواور پھر آپس میں صلاح ومشورہ کرواور کبھی ایک رائے سے فیصلہ نہ کرنا۔

۳۷۵۴۔ **عن** محمد بن الحنفیۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم قال : قلت یارسول اللہ ! ان نزل بنا امر لیس فیہ بیان ، امر ولا نھی ، فماتأمرنا ؟ قال:تشاورون الفقھاء والعابدین ولا تمضوا فیہ رأی خاصۃ ۔

حضرت محمد بن حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، آپ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش آئے جس میں ہمارے سامنے کوئی حکم شرعی نہ ہو، خواہ اس کا تعلق امر سے ہو یا نہی سے ۔تو آپ ہمیں حکم بتائیں کہ کیا کریں، فرمایا: فقہاء وعابدین سے مشورہ کرنا اور کسی ایک کی رائے پر مت جانا۔۱۲م

۳۷۵۵۔ **عن** ابی سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ مرسلا: ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب وسنۃ ، فقال ینظر فیہ العابدون من المؤمنین ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی

۳۷۵۴۔ المعجم الاوسط للطبرانی　۱۶۴۱　　المعجم الکبیر للطبرانی

۳۷۵۵۔السنن للدارمی　　باب التورع عن الحواب　۱۱۹

علیہ وسلم سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا جو کتاب وسنت میں نہ ملے، فرمایا: اس میں مومن عابدوں کا نظریہ معلوم کرنا۔۱۲م

۳۷۵۶۔ **عن** ابی العوام البصری قال : کتب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الفھم ، الفھم فیما أدی الیك مما لیس فی قرآن ولا سنۃ ، ثم قال لیس الامور عند ذلك ، واعرف الامثال والاشباہ ثم اعمد الی احبھا الی اللہ فیما تری واشبھا بالحق ۔ انباء الحی ص ۱۴۳

حضرت ابوالعوام بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ جب تمہارے دربار میں کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو کہ جس کی صراحت قرآن وسنت میں نہ ہو تو اس میں جواب اچھی طرح غور وخوض کر لینا۔ پھر فرمایا: اس کے باوجود فیصلہ اپنی طرف سے نہ کرنا بلکہ مسئلہ دائرہ کے امثال واشباہ ونظائر سامنے رکھنا اور ان میں جو بھی تمہاری رائے میں اللہ کو محبوب اور حق کے زیادہ مشابہ ہو اس پر اعتماد کرنا۔۱۲م

۳۷۵۷۔ **عن** شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الیہ اذا جاءك شیئ فی کتاب اللہ فاقض بہ ولا یلفتنك عنہ الرجال ، فان جاءك امر لیس فی کتاب اللہ فانظر سنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاقض بھا ، فان جاءك امر لیس فی کتاب اللہ ولیس فیہ سنۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانظر ااجتمع علیہ الناس فخذبہ ، فان جاءك مالیس فی کتاب اللہ ولم یکن فیہ سنۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یتکلم فیہ احد قبلك فاختر ای الامرین شئت ، ان شئت ان تجتھد رایك وتقدم فتقدم ۔ وان شئت ان تتاخر فتأخر ،ولا اری التاخر الا خیرالك ۔

۳۷۵۶۔السنن للدارقطنی　　کتاب عمر الی ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۳۷۵۷۔ السنن الکبری للبیھقی　　کتاب آداب القاضی

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے لکھا کہ جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے جو قرآن کریم میں صراحۃً مذکور ہے تو اس کے ذریعہ فیصلہ کردو۔اور اس حکم سے تمہیں لوگ ادھر ادھر نہ موڑ دیں۔ اور اگر کوئی ایسا مقدمہ آئے جو تمہیں کتاب اللہ میں نہ ملے تو رسول اللہ ﷺ کی سنت میں غور کرو اور اسی کے ذریعہ فیصلہ کردو۔اور اگر کوئی ایسا مسئلہ پیش ہو جو نہ کتاب اللہ میں ہے اور نہ سنت رسول میں تو پھر اجماع امت میں دیکھو اور اسی پر حکم سناؤ۔اور کوئی ایسا مسئلہ آئے جس میں ان میں سے کسی میں نہ مل سکے تو تمہیں دو چیزوں میں اختیار ہے: چاہو تو اپنی رائے سے اجتہاد کرو اور پہلی رائے اور کوشش پر عمل کرو۔اور چاہو تو مزید غور کرو اور کچھ تاخیر سے حکم سناؤ۔ میں تمہارے حق میں یہی بہتر جانتا ہوں۔۱۲م

۳۷۵۸۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاقض بماقضی بہ ائمۃ الھدی ،فان لم یکن فی کتاب اللہ ولافی سنۃ رسولہ ﷺ ولا فیماقضی بہ ائمۃ الھدی فانت بالخیار ان شئت تجتھد رأیك وان شئت توامرنی ولاأری مؤامرتك ایای الا اسلم الیك ۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت قاضی شریح کو یہ حکم دیا تھا کہ تم ائمہ ہدیٰ کے موافق فیصلہ کرنا، اور اگر کتاب اللہ،سنت رسول اور ائمہ ہدیٰ کے فیصلوں سے مسئلہ حل نہ ہو تو پھر تمہیں اختیار ہے، چاہو تو اجتہاد کرنا،اور چاہو تو مجھ سے مشورہ لینا اور اس مشورہ ہی کو میں تمہارے لئے زیادہ سلامتی کا موجب جانتا ہوں۔۱۲م

۳۷۵۹۔ **عن** محارب بن دثار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی

۳۷۵۸۔ السنن الکبری للبیھقی　　کتاب آداب القاضی

۳۷۵۹۔ کنز العمال للمتقی　　۱٤٤٥١

اللہ تعالیٰ عنہ قال لرجل قاض بد مشق کیف تقضی ؟ قال بکتاب اللہ تعالیٰ ، قال: فاذا جاء ک مالیس فی کتاب اللہ تعالیٰ ؟ قال اقضی بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: فاذا جاء ک مالیس فیہ سنۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ قال : اجتھد رأی واؤ امر جلسائی ، قال : احسنت ۔ انباءالحی ص ۱۴۴

حضرت محارب بن دثار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دمشق کے قاضی سے فرمایا: تم کس طرح فیصلے کروگے؟ بولے : اللہ کی کتاب سے ۔ فرمایا: اور اگر اس میں نہ ہو اتو؟ بولے: میں سنت رسول سے فیصلہ سناؤں گا، فرمایا: اور اگر اس میں سنت رسول کی صراحت نہ ہوئی تو؟ بولے: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اپنے ہم نشینوں سے مشورہ کروں گا ۔ فرمایا: تم نے اچھا کہا ۔ ۱۲م

کتاب اللہ امت کے حق میں تبیان نہیں
لہذا صحابہ وتابعین نے بہت سے مسائل میں سکوت فرمایا

۳۷۶۰ ۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: من عرض لہ منکم قضاء بعدالیوم فلیقض فیہ بما فی کتاب اللہ تعالیٰ ، فان آتاہ امر لیس فی کتاب اللہ فلیقض فیہ بما قضی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فان آتاہ امر لیس فی کتاب اللہ تعالیٰ ، ولم یقض فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلیقض بما قضی بہ الصالحون ، فان آتاہ امر لیس فی کتاب اللہ تعالیٰ ، ولم یقض فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یقض فیہ الصالحون فلیجتھد رأیہ ولایقولن احدکم انی اخاف وانی اری ، ان الحلال بین وان الحرام بین وبین ذلک امور مشتبھۃ ، فدع مایریبک الی مالا یریبک ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آج کے بعد تم میں کسی کے یہاں کوئی مقدمہ آئے تو وہ کتاب اللہ سے فیصلہ کرے، اور کوئی ایسا مسئلہ آیا جس کا ذکر

۳۷۶۰ ۔ السنن للدارمی　　باب الفتیا وما فیہ من الشدۃ ۔ ۱۶۷

قرآن میں نہ پایا تو رسول اللہ ﷺ کے عمل وفیصلہ کے مطابق حکم دو، اور اگر ان دونوں میں سے کسی میں صراحت نہ ملے تو صالحین کے موافق فیصلہ کرو، اور ان کا فیصلہ بھی نہ مل سکے تو اپنی رائے سے اجتہاد کرے۔ اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں۔ یا میں بڑی رائے والا ہوں۔ کیونکہ حلال چیزیں واضح ہیں اور حرام بھی واضح ہیں۔ ہاں ان کے درمیان کچھ امور ہیں جو مشتبہ ہیں، تو تم ایسی چیزوں کو ترک کردو جو شبہ لائیں اور ان پر عمل کرو جو شبہ پیدا نہ کریں۔ ۱۲م

۳۷۶۱۔ **عن** الاوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کتب عمربن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لارأی لاحد فی کتاب اللہ تعالیٰ ،انما رأی الائمۃ فیما لم ینزل فیہ کتاب ولم تمض بہ سنۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت امام اوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلطنت اسلامیہ میں لکھوا کر بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کسی کو اپنی رائے سے دخل دینے کی اجازت نہیں، ہاں ائمہ کرام اپنی رائے اور مشورہ سے ان احکام کو بیان کریں جن کے بارے میں قرآن وسنت میں بیان نہیں ملتا۔ ۱۲م

۳۷۶۲۔ **عن** محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لم یکن احد بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھیب لما لا یعلم من ابی بکر ، ولم یکن احد بعد ابی بکر اھیب لما لایعلم من عمر ، وان ابابکرنزلت بہ قضیۃ فلم یجد لھا فی کتاب اللہ تعالیٰ اصلا ولا فی السنۃ اثرا فقال اجتھد رأیی ،فان یکن صوابا فمن اللہ تعالیٰ ، وان یکن خطأ فمنی واستغفر اللہ ۔ انباء الحی ص ۱۴۵

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کوئی اس بات سے ڈرنے والا نہیں تھا کہ بغیر علم کوئی مسئلہ بیان کرے،

۳۷۶۱۔السنن للدارمی باب ماتیقی من تفسیر حدیث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۷۶۲۔جامع بیان العلم وفضلہ باب مایلزم العالم اذا سئل عمالا یدریہ

آپ کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم کا بھی یہ ہی حال تھا۔ایک مرتبہ ایسا معاملہ پیش آیا کہ کتاب وسنت میں اس کی صراحت یا نشاندھی نہ ملی تو فرمایا: اب میں اجتہاد کروں گا، اگر درست ہوا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ، اور اگر غلط ہوا تو میری جانب سے ، اور میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔۱۲م

۳۷۶۳۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: سئل ابوبكر رضی الله تعالیٰ عنه عن الكلاله ، فقال : انی اقول فيها برأيی فان كان صوابا فمن الله وحده لاشريك له، وان كان خطاء فمنی ، ومن الشيطان والله منه برئ اراه ماخلا الوالد والولد۔ فلما استخلف عمر قال: الكلالة ماعد الولد ، وزيد فی لفظ: فلما ط عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : انی لأستحی من الله تعالیٰ ان اخالف ابابكر ، أری ان الكلالة ماعدا الوالد والولد۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: میں اس میں اپنی رائے سے کہتا ہوں، اگر صواب ہے تو اللہ وحدہ لاشریک کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو میری طرف سے اور شیطان کی جانب سے اور اللہ اس سے بری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کلالہ وہ میت ہے جسکے وارث اولاد و والدین میں سے کوئی نہ ہو۔ جب حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے کلالہ اس کو فرمایا جس کا وارث اولاد میں نہ ہو۔لیکن دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ میں صدیق اکبر کی مخالفت کروں، آج میں بھی یہ ہی کہتا ہوں کہ کلالہ وہی ہے جس کے وارث اولاد و والدین میں کوئی نہ ہو۔۱۲م

۳۷۶٤۔ **عن** حميد بن عبدالرحمن عن ابيه قال : دخلت علی ابی بكر رضی

۳۷۶۳۔السنن للدارمی　　باب الكلالة　　۲۹۷۶

۳۷۶٤۔المستدرك للحاكم كتاب الفرائض،باب ميراث العمة والخالة

اللہ تعالیٰ عنه فقال : وددت انی سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن میراث العمة والخالة ۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیرالمؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو میں نے سنا: میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے پھوپھی اور خالہ کی میراث دریافت کرلوں ۔۱۲

۳۷۶۵۔ **عن** میمون بن مهران قال: کان ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه اذا ورد علیه الخصم نظر فی کتاب الله تعالیٰ ، فان وجد فیه مایقضی بینهم قضی به ،وان لم یکن فی الکتاب وعلم من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی ذلك الامر سنة قضی به ، فان اعیاه خرج فسأل المسلمین وقال: أتانی کذا وکذا ، فهل علمتم ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قضی فی ذلك بقضاء فربما اجتمع الیه النفر کلهم یذکر من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیه قضاء فیقول ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه ، الحمد لله الذی جعل فینا من یحفظ علی نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فان اعیاه ان یجد فیه سنة من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلمجمع رؤوس الناس وخیارهم ، فاستشارهم ، فاذا اجتمع رأیهم علی امر قضی به ۔

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب کوئی مقدمہ لے کر آتا تو آپ کتاب اللہ میں دیکھتے، اگر ملتا تو اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے ،اور اگر نہ ملتا تو سنت رسول ﷺ میں دیکھتے، ملتا تو تو اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے ۔اور اگر ان دونوں چیزوں میں نہ ملتا تو آپ مومنین کی طرف تشریف لے جاتے اور فرماتے: میرے پاس ایسا ایسا مقدمہ آیا ہے، کیا کروں؟ کیا تمہیں حضور سید عالم ﷺ کا کوئی فیصلہ اس سلسلہ میں معلوم ہے ، تو

۳۷۶۵۔السنن للدارمی باب الفتیا ومافیه الشدة ۱۶۳

بسا اوقات صحابہ کی جماعت جمع ہوکر ان فیصلوں کا ذکر سناتی جس کو سن کر صدیق اکبر کو مسرت ہوتی اور فرماتے ، الحمد للہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو باقی رکھا ہے جو اس کے رسول کے علوم و معارف اپنے سینوں میں محفوظ کئے ہوئے ہیں ۔ اور اگر ان حضرات کی طرف سے بھی سنت رسول کے ثبوت میں خاموشی نظر آتی تو اخیار صحابہ کو جمع فرماتے اور ان سے مشورہ کرتے ، جب کسی رائے پر جمع ہوجاتے تو آپ فیصلہ فرمادیتے ۔۱۲م

۳۷۶۶۔ **عن** ابی ملیکة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه عن تفسیر حرف من القرآن ، فقال: أی سماء تظلنی ؟ وای ارض تقلنی؟ وأین اذهب؟ و کیف اصنع اذا قلت فی حرف من کتاب الله تعالیٰ بغیر ما اراد تبارك و تعالیٰ ۔ انباء الحی ص ۱۴۶

حضرت ابوملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن کریم کے ایک حرف کی تفسیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کونسا آسمان مجھ پر سایہ کرے گا، اور کونسی زمین مجھے بلند کرے گی ۔ اور میں کہاں جاؤں گا، اور کیا کروں گا جب میں کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ کی مراد کے بغیر کچھ کہوں ۔۱۲م

۳۷۶۷۔ **عن** ابی ملیکة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه عن تفسیر حرف من القرآن ، فقال : أی سماء تظلنی وأی ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب الله مالا اسمع ۔

حضرت ابوملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن کے ایک حرف کی تفسیر کے سلسلہ میں پوچھا گیا، تو فرمایا: کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کونسی زمین مجھے بلند رکھے گی اگر میں کتاب اللہ میں محض اٹکل سے بغیر سنے بیان کرنے لگوں ۔

۳۷۶۶۔ کنزالعمال للمتقی فضل فی حقوق القرآن ۴۱۴۹

۳۷۶۷۔ کنزالعمال للمتقی فصل فی حقوق القرآن ۴۱۵۰

۳۷۶۸۔ **عن** القاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان ابابكر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ای سماء تظلنی وأی ارض تقلنی اذا قلت فی كتاب الله برأيى۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کونسا آسمان مجھ پر سایہ فگن رہے گا اور کونسی زمین مجھے بلند رکھے گی جب میں کتاب اللہ میں اپنی رائے سے کچھ کہوں۔۱۲م

۳۷۶۹۔ **عن** ابراهيم التيمی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان ابابكر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنه سئل عن الابّ ماهو؟فقال: ای سماء تظلنی وأی ارض تقلنی اذا قلت فی كتاب الله تعالیٰ مالا اعلم۔

حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (اَبّ) کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کونسی زمین مجھے اپنے اوپر بلند رکھے گی جب میں بغیر علم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ کہوں۔۱۲م

۳۷۷۰۔ **عن** قبيصة بن ذؤيب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : جاء ت الجدة الى ابى بكر الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنه فقالت : ان لی حقا ابن ابن او ابن ابنة لی مات ، قال: ماعلمت لك حقا فی كتاب الله تعالیٰ ولا سمعت من رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فيه شيئا ، وسأ سئل ، فشهد المغيرة بن شعبة رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اعطاها السدس ، قال : من شهد ذلك معك فشهد محمد بن مسلمة رضی اللہ تعالیٰ عنه فأعطاها ابوبكر رضی اللہ تعالیٰ عنه السدس۔

۳۷۶۸۔شعب الایمان للبیهقی　　باب تعظیم القرآن　　۲۲۷۸

۳۷۶۹۔الجامع الاحکام القرآن للقرطبی　　سورۃعبس

۳۷۷۰۔المستدرك للحاكم　كتاب الفرائض　　قضاء ابی بکر فی الجدة

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر آئیں اور عرض کیا: میرا ایک پوتا یا نواسہ انتقال کر گیا، کیا میرا کچھ حق اس کی وراثت میں ہے، فرمایا: میں نے تیرا حق نہ کتاب اللہ میں پایا اور نہ سنت رسول میں، میں عنقریب مشورہ کروں گا، پھر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورت کو چھٹا حصہ دلوایا تھا، فرمایا: تمہارے ساتھ اور کون گواہ ہے؟ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی گواہی دی، اس پر آپ نے سدس کا فیصلہ فرمادیا۔۱۲م

۳۷۷۱۔ **عن** ابن شهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء ت الی ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه جدة ام اب او ام ام ، فقالت ان ابن ابنی او ابن بنتی توفی وبلغنی ان لی نصیبا فمالی؟ فقال ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه : ماسمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال فیها شیئا وسأ سئل الناس ۔ انباء الحی ص ۱۴۷

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھی جو دادی یا نانی تھیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر آئیں اور عرض کیا: میرا پوتا یا نواسہ انتقال کر گیا اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ میرا حصہ اس کی میراث میں ہے، تو فرمائیں کہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں کچھ نہیں سنا، میں عنقریب لوگوں سے مشورہ کروں گا۔۱۲م

۳۷۷۲۔ **عن** ابن الشهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : فجاء ت الی عمر رضی الله تعالیٰ عنه مثلها فقال : ماسمعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیها شیئا،وسأ سئل ، فحدثوا بحدیث المغیرة بن شعبة ومحمدبن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنهما فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه ایکما خلت به فلها

۳۷۷۱۔السنن للدارمی باب قول ابی بکر فی الحدات ۲۹۴۲

۳۷۷۲۔السنن للدارمی باب قول ابی بکر فی الحدات ۲۹۴۲

السدس فان اجتمعتا فهو بينهما۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھی اسی طرح کا مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں کچھ نہیں سنا ہے، عنقریب میں مشورہ کروں گا، پھر حضرت مغیرہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث کا واقعہ لوگوں نے سنایا تو آپ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی دادی یا نانی کو چھوڑے تو اس کو چھٹا حصہ ملے، اور اگر دو ہوں تو اسی میں شریک رہیں گی۔۱۲م

۳۷۷۳۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: كنا عند عمر رضی الله تعالیٰ عنه وعليه قميص، فی ظهره اربع رقاع، فقرأوا "فاكهة وابًّا" فقال: هذه الفاكهة قد عرفناها، فما الأبّ؟ ثم قال: نهينا عن التكلف۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، اس وقت آپ ایک کرتا زیب تن فرمائے ہوئے تھے اور پیٹھ پر چار پیوند گئے تھے، حاضرین نے (فاکہۃ وابًّا) آیت تلاوت کی، فرمایا: فاکہہ یہی ہے جس کو ہم نے جانا، تو (اَبّ) کیا ہے، پھر فرمایا: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔۱۲م

۳۷۷۴۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قرأ عمر (وفاكهة وأبًّا) فقال: هذه الفاكهة قد عرفناها فماالابّ؟ ثم قال: مه نهينا عن التكلف۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت کریمہ (وفاکہۃ وابًّا) تلاوت فرمائی اور فرمایا: اس فاکہہ کو تو ہم نے جان لیا لیکن یہ "ابّ" کیا چیز ہے، پھر فرمایا: ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے۔

۳۷۷۳۔ فتح الباری للعسقلانی — كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب مايكره من كثرة السوال

۳۷۷۴۔ الدر المنثور للسيوطی — سورة عبس، تحت آية وفاكهة وابآ

۳۷۷۵۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر قرأ علی المنبر (فانبتنا فیہا حباو عنبا وقضبا)الی قولہ (وابّا) قال: کل ہذا قد عرفناہ فما الابّ ؟ثم رفع عصا کانت فی یدہ فقال : ہذا لعمر اللہ ہو التکلف، فماعلیك ان لا تدری ماالابّ؟ اتبعوا مابین لکم ھداہ من الکتاب فاعملوا بہ ، ومالم تعرفوہ فکلوہ الیٰ ربہ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر یہ آیت (فانبتنا حباو عنبا وقضبا۔ سے وابّا) تک تلاوت فرمائی، پھر ارشاد فرمایا: ہم نے ان سب کو جان لیا لیکن یہ (ابّ) کیا ہے، پھر آپ نے اپنے ہاتھ کا عصا اٹھایا اور فرمایا: قسم خدا کی یہ تکلف ہے، اگر تم (اَبّ) کے معنی نہ جانو تو تم پر کچھ الزام نہیں، تم تو ان آیات کی اتباع کرو جن میں تمہارے لئے ہدایت ورہنمائی کردی گئی کہ یوں عمل کرو، اور جو تم نہ جانو تو اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردو۔

۳۷۷۶۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قرأ عمر (عبس وتولیٰ) حتی اتی علی ہذہ الآیۃ (وفاکھۃ وابًّا) قال: قد علمنا ماالفاکھۃ ، فما الأبّ ؟ ثم احسبہ (شك الطبری) قال: ان ہذا لھو التکلف۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ عبس تلاوت کی، اور جب (وفاکھۃ وابًّا) پر پہونچے تو فرمایا: ہم نے فاکہہ کو تو جان لیا، لیکن یہ (ابّ) کیا ہے، اور طبری فرماتے ہیں، مجھے خیال ہے کہ راوی نے یوں کہا: کہ یہ تکلف کے معنی پر مشتمل ہے۔۱۲م

۳۷۷۷۔ **عن** ابی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمربن الخطاب رضی اللہ

۳۷۷۵۔الدرالمنثور للسیوطی　　سورۃ عبس ، تحت آیۃ وفاکھۃ وأبا

۳۷۷۶۔جامع البیان للطبرانی　　سورۃ عبس ، تحت آیۃ وفاکھۃ وأبا

۳۷۷۷۔الدرالمنثور للسیوطی　　سورۃ عبس ، تحت آیۃ وفاکھۃ وأبا

تعالیٰ عنہ سأل عن قولہ تعالیٰ "وابّاً" ماالابّ ؟ ثم قال: ماکلفنا ھذا او ماأمرنابھذا ۔

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یہ (ابّ) کیا چیز ہے؟ پھر خود ہی فرمایا: ہمیں اس کا مکلف نہیں بنایا گیا، یاہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔ ۱۲م

۳۷۷۸۔ **عن** عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا سأل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن قولہ تعالیٰ: "وابّا" فلما رأھم یقولون اقبل علیھم بالدرۃ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (وابّاً) کے متعلق پوچھا، جب ان کو آپ نے دیکھا کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں تو آپ ان کی طرف اپنے کوڑے کے ساتھ متوجہ ہوئے۔ ۱۲م

۳۷۷۹۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف قسم الجد ؟ قال: ماسؤلك عن ذلك یاعمر! انی اظنك تموت قبل ان تعلم ذلك ،قال سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فمات عمر قبل ان یعلم ذلك رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے دادی یانانی پر ترکہ کی تقسیم کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا: اے عمر یہ تم نے کیا سوال کیا؟ میں خوب جانتا ہوں کہ تم اس کو جاننے سے قبل انتقال کرجاؤ گے۔ سعید بن مسیب کہتے: حضرت عمر کاواقعی اس سے پہلے ہی وصال ہوگیا۔ ۱۲م

۳۷۸۰۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

۳۷۷۸۔الدرالمنثور للسیوطی سورۃ عبس ، تحت آیۃ وفاکھۃ وأبا

۳۷۷۹۔کنزالعمال للمتقی کتاب الفرائض ۳۰۶۱۱

۳۷۸۰۔المصنف لعبدالرزاق کتاب الفرائض باب فرض الجد ۱۹۰۴۷

عنه قال: اجرؤ کم علی جرائیم جهنم اجرؤ کم علی الجد۔ انباء الحی۔ص۱۴۹

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: دادی یانانی کے ترکہ کا فیصلہ کرنے پر جو جری ہے وہ دوزخ کے شراروں، چنگاریوں پر جری ہے۔

۳۷۸۱۔ **عن** ابن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه: اشهدکم انی لم اقض فی الجد قضاء۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے دادی یانانی کے ترکہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

۳۷۸۲۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: لأن اکون اعلم الکلالة احب الی من ان یکون لی مثل قصورالشام وفی لفظ له قصورا لروم۔

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں اگر کلالہ کو بخوبی جان لوں تو میرے لئے شام کے محلات، یاروم کے محلات سے زیادہ پسندیدہ ہے۔۱۲م

۳۷۸۳۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الکلالة فقال: تکفیك آیة الصیف فلأن اکون سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عنها احب الی من ان یکون لی حمر النعم۔

۳۷۸۱۔المصنف لعبدالرزاق کتاب الفرائض باب فرض الجد ۱۹۰۴۶

۳۷۸۲۔جامع البیان للطبرانی تحت یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلالة۔

۳۷۸۳۔المسند لاحمد بن حنبل مرویات عمرالفاروق

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلالہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف کافی ہے (یہ سورۂ نساء کی آخری آیت ہے) فرماتے ہیں: میرے لئے اس کے بارے میں پوچھنا سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند ہے۔۱۲م

۳۷۸۴۔ عن مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ذی قرابة لی ورث کلالة فقال: الکلالة ، الکلالة، الکلالة۔ واخذ بلحیته ثم قال : واللہ لأن اعلمها احب الی من ان یکون لی ماعلی الارض من شیٔ سألت عنها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : الم تسمع الآیة التی انزلت فی الصیف فاعادها ثلاث مرات۔

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک رشتہ دار کے بارے میں پوچھا جو کلالہ کا وارث ہوا تھا۔ تو آپ نے کلالہ، کلالہ، تین مرتبہ فرمایا اور اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر ارشاد فرمایا: قسم بخدا اگر مجھے اس کا علم ہوجائے تو یہ مجھے روئے زمین کی ہر چیز سے زیادہ پسند ہے، میں نے اس کے سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عمر تم نے وہ آیت نہیں سنی جو صیف (سورۂ نساء کے آخر میں) نازل ہوئی، حضور نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔۱۲م

۳۷۸۵۔ عن امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ماسألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن شیٔ اکثر ماسألته عن الکلالة حتی ط عن باصبعه فی صدری وقال : تکفیك آیة الصیف التی فی آخر سورة النساء۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

۳۷۸۴۔جامع البیان لابن جریر — تحت آیة یستفتونك قل اللہ الآیة

۳۷۸۵۔الصحیح لمسلم — کتاب الفرائض

جامع البیان لابن جریر — تحت الآیة المتلوة

رسول اللہ ﷺ سے جتنا کلالہ کے بارے میں پوچھا اتنا کسی اور چیز کے بارے میں نہیں، یہاں تک کہ حضور نے ایک مرتبہ میرے سینہ میں انگشت مبارک چبھوئی اور فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف جو سورۂ نساء کے آخر میں ہے کافی ہے۔۱۲م

۳۷۸۶۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ماغلظ لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او ما نازعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی شیٔ مانازعتہ فی آیۃ الکلالۃ حتی ضرب صدری وقال : یکفیك منھا آیۃ الصیف "یستفتونك قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ"۔ انباء الحی ص ۱۵۰

امیرالمؤمنین حضرت عمرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جتنا اصرار اور مبالغہ کلالہ کے بارے میں کیا کسی دوسری چیز کو معلوم کرنے میں نہیں کیا، یہاں تک کہ حضور ﷺ نے آخری بار میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف ہی کافی ہے۔۱۲م

۳۷۸۷۔ **عن** سعیدبن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف یورث الکلالۃ؟ قال: اولیس قد بین اللہ ذلك، ثم قرأ "وان کان رجل یورث کلالۃ او امرأۃ" الی آخر الآیۃ ۔ فکان عمرلم یفھم فقال لحفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اذا رأیت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طیب نفس فاسألیہ عنھا، فقال: ابوك ذکر لك ھذا ؟ ما أری أباك یعلمھا ابدا ، فکان یقول ماارانی اعلمھا ابدا ، وقد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماقال ۔ انباء الحی ص ۱۵۱

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، کلالہ کو کس طرح وارث

۳۷۸۶۔ جامع البیان لابن جریر　　تحت الآیۃ المتلوۃ

۳۷۸۷۔ کنزالعمال للمتقی　۳۰۶۸۸

بنایا جائے ،فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا؟ پھر یہ آیت تلاوت کی ، (وان کان رجل یورث کلالۃ أو امرأۃ) الی آخر الآیۃ ، اتنی بات سے حضرت عمر نہیں سمجھ پائے تو آپ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: جب تم حضور کو خوش دیکھو تو اس بارے میں پوچھنا، حضور نے حضرت حفصہ سے فرمایا: تمہارے والد نے ایسا ذکر کیا ہے؟ میں نہیں جانتا کہ وہ کبھی اس کو جان سکیں ، اس کے بعد حضرت عمر ہی فرماتے تھے ، میں نہیں جانتا کہ میں اس کو کبھی جان سکوں گا۔ بلاشبہ حضور نے جو فرمایا وہی ہے۔۱۲م

۳۷۸۸۔ **عن** طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امر ام المؤمنین حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان تسال النبی ﷺ عن الکلالۃ ، فامھلتہ حتی اذا لبس ثیابہ فسألتہ ،فاملّھا علیھا فی کتف ، فقال: عمر امرک بھذا ،مااظنہ ان یفھمھا ، اولم تکفہ آیۃ الصیف۔؟

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المؤمنین حضرت حفصہ کو حکم دیا کہ تم حضور نبی کریم ﷺ سے کلالہ کے بارے میں پوچھو، وہ کسی مناسب وقت کے انتظار میں رہیں ، ایک مرتبہ حضور لباس زیب تن فرما رہے تھے کہ انہوں نے پوچھا تو آپ نے انہیں کندھا پکڑ کر جھٹک دیا اور فرمایا: عمر نے تمہیں یہ کہا ہوگا۔ میں نہیں جانتا کہ وہ اس کو سمجھ پائیں ، کیا ان کے لئے آیت صیف کافی نہیں ہے۔۱۲م

۳۷۸۹۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : آخر مانزل آیۃ الربا وان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبض قبل ان یفسرھا لنا فدعوا الربا والریبۃ۔

امیرالمؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ،فرماتے ہیں: کہ سب

۳۷۸۸۔المصنف لعبدالرزاق ۱۹۱۹٤

۳۷۸۹۔السنن لابن ماجہ ابواب التجارات ،باب التغلیظ فی الربا

سے آخر میں آیت سود نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور اس کی کامل وضاحت نہ فرمائی، لہذا تم سود اور شک دونوں سے بچو۔ ۱۲م

۳۷۹۰۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ خطب فقال: ان من آخر القرآن نزولاً آیۃ الربا، وانہ قدمات رسول اللہ ﷺ ولم یبینہ لنا، فدعوا مایریبکم الی مالا یریبکم۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا تو فرمایا: قرآن میں سب سے آخری آیت سود سے متعلق ہے، اور حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوگیا اور اس کی تشریح تام آپ نے بیان نہ فرمائی، لہذا شک وشبہ کی چیزیں چھوڑ کر ان کو اختیار کرو جن میں اشتباہ نہ ہو ۔ ۱۲م

۳۷۹۱۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : یا ایھاالناس ! انا لاندری لعلنا نأمر کم شیاء لاتحل لکم ولعلنا نحرم علیکم اشیاء ھی لکم حلال ان آخر مانزل ---------- الخ لمغباہ۔ انباءالحی ص ۱۵۱

امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! ہم نہیں جانتے، ہوسکتا ہے ہم کچھ چیزوں کا تمہیں حکم دیں اور وہ تمہارے لئے حلال نہ ہوں، اور یہ بھی ممکن کہ ہم تمہیں بعض چیزوں کی حرمت کا حکم سنائیں حالانکہ وہ تمہارے لئے حلال ہوں۔ سنو آخری آیت جو نازل ہوئی۔ پھر مثل سابق ہے۔ ۱۲م

۳۷۹۲۔ **عن** امیرالمؤمنین عمرابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ثلاث

۳۷۹۰۔ الدرالمنثور للسیوطی　　تحت آیۃ الذین یأکلون الربا الآیۃ

۳۷۹۱۔ السنن للدارمی　　باب کراھیۃ الفتیا　۱۳۱

السنن لابن ماجہ ۔ باب الکلالۃ۔

۳۷۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری　　کتاب الاشربہ، باب ماجاء فیان الخمر ماخامر الخ

الصحیح لمسلم　　کتاب التفسیر

وددت ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان عهد الینا فیهن عهدا تنتهی الیه، الجد والکلالة وابواب من ابواب الربا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں جو مجھے بہت پسند تھیں ان کے بارے میں مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا کہ ان کے بارے میں آگے نہ بڑھنا، دادی کا تکہ، کلالہ۔ اور سود کی تفصیل۔

۳۷۹۳۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: ثلاث لأن یکون النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بینهن لنا احب الی من الدنیا وما فیها الخلافة والکلالة والربا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کو اگر حضور نبی کریم ﷺ نے ہمارے لئے بیان فرمادیا ہوتا تو دنیا ومافیہا سے زیادہ پسند ہوتا، خلافت، کلالہ، سود۔

۳۷۹۴۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: لان اکون سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ثلاث احب الی من حمر النعم عن الخلیفة بعده و عن قوم قالوا نقربالزکوة من اموالنا ولانؤدیها الیك ایحل فمالهم و عن الکلالة۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر میں حضور نبی کریم ﷺ سے تین چیزیں معلوم کرلیتا تو مجھے سرخ اونٹوں سے یہ زیادہ پسند ہوتا۔ اول یہ کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ دوم اس قوم کے بارے میں کہ زکوۃ کی فرضیت کا اقرار تو کریں لیکن ادا نہ کریں کیا ان سے جنگ جائز ہے۔ سوم کلالہ کے بارے میں۔ ۱۲م

۳۷۹۳۔ السنن لابن ماجه — باب اکلالة

المستدرك للحاکم — کتاب التفسیر الکلالة من لا ولدله

۳۷۹۴۔ المصنف لعبدالرزاق — کتاب الفرائض

۳۷۹۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه کتب فی الجدة والکلالة کتابا فمکث یستخیر اللہ تعالیٰ یقول: اللھم ! ان علمت ان فیه خیرا فأمضه حتی اذا طعن دعا بالکتاب فمحاولم یدر احد ما کتب فیه ۔ انباء الحی ص ۱۵۲

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دادی یا نانی اور کلالہ کے بارے میں ایک کتاب لکھی، پھر کچھ دن ٹھہرے رہے اور اللہ تعالیٰ سے استخارہ فرمایا کہتے تھے اے اللہ! اگر تیرے علم میں اس میں بھلائی ہے تو اس کی تکمیل اور عمل کی توفیق دے پھر جب آپ پر حملہ ہوا تو آپ نے وہ کتاب منگائی اور سب مٹادی، کسی کو نہیں معلوم کہ اس میں کیا لکھا تھا۔ ۱۲م

۳۷۹۶۔ **عن** طارق بن شھاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اخذ عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه کتفا وجمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لیکتب الجد وھم یرون انه یجعله أبا فخرجت علیھم حیة فتفرقوا فقال : لو ان اللہ اراد ان یمضیه لامضاہ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شانہ کی ہڈی لی اور صحابہ کرام کو جمع کر کے دادا کے سلسلہ میں کچھ حکم لکھنا چاہا، حاضرین جانتے تھے کہ آپ دادا کو باپ کے زمرہ میں داخل فرمائیں گے، تو اچانک سانپ نمودار ہوا اور سب ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کو اس کا پورا کرنا منظور ہوتا تو ہم کر لیتے۔ ۱۲م

۳۷۹۷۔ **عن** طارق بن شھاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اخذ عمر بن الخطاب

۳۷۹۵۔المصنف لعبدالرزاق

۳۷۹۶۔السنن الکبری للبیھقی کتاب الفرائض باب التشدید فی الکلام

۳۷۹۷۔جامع البیان لابن جریر تحت الآیة یستفتونك ،قل اللہ الخ

كتفا وجمع اصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثم قال : لأقضين فى الكلالة قضاء تحدث به النساء فى خدورهن فخرجت حيئذحية من البيت فتفرقوا فقال : لو اراد الله ان يتم هذا الامر لاتمه ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ٹکڑا لیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جمع فرمایا اور ارشاد فرمایا: آج ہم کلالہ کے بارے میں ایسا فیصلہ کریں گے جس کا پردہ نشین عورتوں کے درمیان بھی چرچا رہے گا، اتنے میں سانپ نمودار ہوا اور سب ادھر ادھر منتشر ہو گئے، تو فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ یہ کام مکمل ہو جائے تو ضرور ہو جاتا۔۱۲م

۳۷۹۸ **عن** البراء بن عازب رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء رجل الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يسأله عن الكلالة فقال: تكفيك آية الصيف ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کلالہ کے سلسلہ میں دریافت کرنے آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے آیت صیف کافی ہے۔۱۲م

۳۷۹۹۔ **عن** ابى سلمة رضى الله عنه قال: جاء رجل الى النبى ﷺ فساله عن الكلالة ،فقال : الم تسمع الآية التى انزلت فى الصيف (وان كان يورث الكلالة)الىٰ آخر الآية ۔ انباء الحی ص ۱۵۳

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کلالہ کے بارے میں پوچھنے آئے تو فرمایا: کیا تم نے وہ آیت صیف نہیں سنی؟۔

۳۷۹۸۔السنن لابی داؤد کتاب الفرائض ، باب من كان ليس له ولد

المسند لاحمد بن حنبل مرويات البراء بن عازب

۳۷۹۹ جامع البيان لابن جرير تحت الآية يستفتونك ،قل الله الخ

۳۸۰۰۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله اتاه رجل يستفتيه فی الكلالة فلم يقل له رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم شيئا غير انه قرأ عليه آية الكلالة التی فی سورة النساء ثم عاد رجل يسأله فكلما سأله قرأ ها حتی اكثر وصخب الرجل واشتد صخبه من حرصه علی ان يبين له النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقرأ عليه الآية ثم قال له انی والله لاازيدك علی مااعطيت۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کلالہ کا استفتاء لے کر آئے، تو حضور ﷺ نے آیت کلالہ جو سورۂ نساء میں ہے تلاوت فرمائی اور اس کے علاوہ کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ شخص دوبارہ پلٹے اور سوال کیا، پھر جب سوال کرتے حضور وہی آیت تلاوت فرمادیتے، یہاں تک کہ بہت مرتبہ پوچھا اور شور کیا اور ان کے شور میں شدت تک آگئی کہ ان کو اس بات کی بہت طمع تھی کہ حضور ان کے لئے بیان فرمادیں لیکن آپ نے وہی آیت پڑھی اور فرمایا: قسم بخدا میں اس سے زیادہ تمہیں نہیں دے سکتا۔۱۲م

۳۸۰۱۔ **عن** مسروق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال كاتب لعمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه: هذا مأری الله اميرالمؤمنين عمر، فانتهره عمر وقال : لا بل اكتب هذا مارأی عمر فان كان صوابا فمن الله وان كان خطأ فمن عمر ۔

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب نے کہا: یہ مسئلہ وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر پر منکشف فرمادیا، تو آپ نے یہ سن کر اسے جھڑکا اور ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ لکھ، یہ عمر کی رائے ہے اگر صواب ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو عمر کی جانب سے۔۱۲م

۳۸۰۰۔المعجم الكبير للطبرانی ۷۰۵۵

۳۸۰۱۔ السنن الكبری للبيهقی كتاب آداب القاضی ، باب مايقضی به القاضی

۳۸۰۲۔ **عن** عمروبن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بما اراك اللہ قال : مہ انما ھذہ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاصۃ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ مسئلہ کلالہ کس سبب سے بتادیا، فرمایا: خاموش رہ، یہ صرف حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔۱۲م

۳۸۰۳۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اول من اعال الفرائض عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما قدرفعت علیہ ورکب بعضھا بعضا قال : واللہ ما ادری کیف اصنع بکم ، واللہ ماادری ایکم قدم اللہ ولا ایکم أخر وما اجد فی ھذا المال شیئا احسن من ان اقسمہ علیکم بالحصص ثم قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما : وایم اللہ لوقدم من قدم اللہ ، وأخر من أخر اللہ ماعالت فریضۃ فقیل لہ ، ایھا قدم اللہ وایھا أخر، قال کل فریضۃ لم یھبطھا اللہ تعالیٰ عن فریضۃ الا الی فریضۃ فھذا ماقدم اللہ تعالیٰ وکل فریضۃ اذازالت عن فرضھا لم یکن لھا الا ما بقی ، فتلك التی اخر اللہ تعالیٰ فالذی قدم کالزوجین والام والذی اخر کالاخوات والبنات ، فاذا اجتمع من قدم اللہ ومن أخر بدئ بمن قدم فأعطی حقہ کاملا فان بقی شئ کان لمن أخر وان لم یبق شئ فلاشئ لہ ۔

(انباء الحی ص۱۵۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سب سے پہلے فرائض کے مسائل کی جن کو ضرورت پیش آئی وہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، کیونکہ

۳۸۰۲۔ کنزالعمال للمتقی ۲۹۵۰۲

۳۸۰۳۔المستدرك للحاکم کتاب الفرائض اولا من اعال الفرائض

السنن الکبری للبیھقی باب الحقوق فی الفرائض

آپ پر یہ مسائل پیش ہوئے اور آپ کی خدمت میں پے درپے آئے۔ آپ نے فرمایا: قسم بخدا میں نہیں جانتا کہ تم کو کس طرح یہ مسائل بتاؤں، خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ نے کس کو مقدم رکھا اور کس کو مؤخر فرمایا، اور میں اس مال میں اس سے بہتر طریقہ نہیں پاتا کہ تمہارے درمیان پورے پورے حصوں پر تقسیم کردوں، پھر حضرت ابن عباس نے فرمایا: قسم بخدا اگر ان کو مقدم رکھا جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے مقدم رکھا، اور ان کو مؤخر رکھا جائے جن کو اللہ تعالیٰ نے مؤخر فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا فریضہ ختم نہ ہوگا، تو آپ سے کہا گیا: اللہ رب العزت نے کس کو مقدم فرمایا اور کس کو مؤخر کیا؟ فرمایا: ہر فریضہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فریضہ کو کم نہ فرمایا مگر ساتھ ہی دوسرا فریضہ اس کے ساتھ رکھا، تو یہ وہ ہے جس کو اللہ عز جلالہ نے مقدم فرمایا، اور ہر فریضہ جب اپنے معین کردہ اشخاص سے عدول کرے گا تو اس کے حقدار وہی ہوں گے جو باقی رہے، تو یہ وہ ہیں جن کو موخر کیا، تو جن کو مقدم کیا وہ جیسے زوجین اور ماں اور جن کو مؤخر کیا وہ جیسے بہنیں اور بیٹیاں۔ تو جب یہ سب جمع ہوں جن کو مقدم ومؤخر فرمایا تو تقسیم ان سے شروع کی جائے جن کو مقدم فرمایا، لہذا ان کو پورا حصہ دیا جائے، اور جب باقی رہے تو مؤخر کو دیا جائے، اگر کچھ نہ بچے تو اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ ۱۲م

۳۸۰۴۔ **عن** مروان ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما طعن قال: انی کنت قضیت فی الجدۃ قضاء فان شئتم ان تاخذوا بہ فافعلوہ فقال لہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نتبع رأیک فان رأیک رشد، وان نتبع رأی الشیخ قبلک فنعم ذوالرأی کان۔

مروان سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب زخمی ہوئے تو فرمایا: میں دادی کے بارے میں فیصلہ کرچکا، تو اگر تم اس پر عمل کرنا چاہو تو کرنا، اس پر حضرت

۳۸۰۴۔ السنن الکبری للبیہقی کتاب الفرائض، باب من لم یورث الاخوۃ مع الجدۃ

السنن للدارمی باب فی قول عمر فی الجدۃ ۲۹۱۹

المصنف لعبدالرزاق ۱۹۰۵۲

عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اگر ہم آپ کی رائے پر عمل کریں تو آپ کی رائے ہدایت ہے، اور اگر آپ سے پہلے شیخ (صدیق اکبر) کی رائے پر عمل کریں تو ان کی رائے اور بہتر ہے۔ ۱۲

۳۸۰۵۔ **عن** قبیصة بن ذویب رضی الله تعالیٰ عنه عن عثمان رضی الله تعالیٰ عنه انه سئل عن الاختین الامتین من ملك الیمین هل یجمع بینهما قال:احلتها آیة وحرمتهما آیة وما أحب ان اصنعه۔

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ان دو بہنوں کے بارے میں پوچھا گیا جو باندیاں ہوں، کیا ان دونوں کو جمع کیا جاسکتا ہے، فرمایا: ایک آیت سے تو ان کے حلت ثابت ہوئی ہے اور دوسری سے حرمت، اور میں نہ کرنا ہی پسند جانتا ہوں۔ ۱۲م

۳۸۰۶۔ **عن** علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال :ای ارض تقلنی اذاقلت فی کتاب الله تعالیٰ مالا اعلم ۔ (انباء الحی ص ۱۵۵)

حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ اگر میں کتاب اللہ میں بغیر علم کچھ کہوں تو مجھے کونسی زمین میں قرار ملے۔ ۱۲م

۳۸۰۷۔ **عن** محمد بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال: سأل رجل علیا کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم عن مسألة فقال فیها ، فقال الرجل : لیس هکذا ولکن کذا وکذا، قال علی رضی الله تعالیٰ عنه : اصبت واخطأت وفوق کل ذی علم علیم ۔

حضرت محمد بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی کرم

۳۸۰۵۔ المؤطا لمالك — کتاب النکاح ،باب ماجاء فی کراهیة اصابة الاختین الخ

۳۸۰۶۔ جامع بیان العلم للقرطبی — باب مایلزم العالم اذا سئل الخ

۳۸۰۷۔ جامع البیان للطبرانی — سورة یوسف تحت آیة (فوق کل ذی علم علیم)

اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مسئلہ پوچھا، آپ نے اس کو جواب دیا، تو وہ مرد بولے: یہ اس طرح نہیں بلکہ ایسا ہے، حضرت علی نے فرمایا: تو نے صحیح کہا اور مجھ سے خطا ہوئی، اور ہر ذی علم پر زیادہ جاننے والا موجود ہے۔ ۱۲م

۳۸۰۸۔ **عن** ابی البختری وزاذان قالا قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابردھا علی الکبد، اذا سئلت عما لا اعلم، ان اقول: اللہ اعلم۔

حضرت ابوالبختری اور زاذان سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میرا جگر اس سے ٹھنڈا ہوتا ہے کہ میں "اللہ اعلم" کہوں جب مجھ سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کو میں نہیں جانتا۔ ۱۲م

۳۸۰۹۔ **عن** عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سئل عن مسألۃ فقال: لاعلم لی بھا، ثم قال: وابردھا علی الکبد، سئلت عما لا اعلم فقلت لا اعلم۔

حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ایک مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں، پھر فرمایا: میرا جگر اس سے تازہ ہوتا ہے کہ جب مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کا مجھے علم نہیں تو میں کہوں: میں نہیں جانتا۔ ۱۲م

۳۸۱۰۔ **عن** عبداللہ بن عمرو الخارفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان علی بن طالب کرم اللہ تعالیٰ عنہ وجہہ الکریم أتاہ رجل فسألہ عن فریضۃ قال: ان لم یکن فیھا جدۃ فھاتھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو خارفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ

۳۸۰۸۔ السنن للدارمی باب فی الذی یفتی الناس فی کل ما یستفتی ۱۸۱

۳۸۰۹۔ کتاب الفقیہ والمتفقہ للخطیب، باب ماجاء فی الالحام عن الجواب ۱۱۰۴

۳۸۱۰۔ السنن للدارمی کتاب الفرائض، باب الجد ۲۹۰۴

تعالٰی وجہہ الکریم کے پاس ایک شخص آیا اور ترکہ کا مسئلہ پوچھا، تو فرمایا: اگر اس میں دادی کا مسئلہ شامل نہ ہو تو آنا۔ ۱۲م

۳۸۱۱۔ **عن** امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : من سرہ ان یتقحم جراثیم جھنم فلیقض بین الحدۃ والاخوۃ ۔ (انباء الحی ص ۱۵۶)

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جس کو یہ بات پسند آئے کہ وہ دوزخ کی چنگاریوں میں داخل ہو تو دادی اور بھائیوں کے درمیان ترکہ کی تقسیم کا فیصلہ کردے۔ ۱۲م

۳۸۱۲۔ **عن** ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال امیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم : سلونی فانکم لاتسئلون مثلی ولن تسئلوا مثلی ، فقال: ابوالکواء : اخبرنی عن الاختین المملوکتین فقال : احلتھما آیۃ وحرمتھما آیۃ ولا آمر ولا انھی ولا احل ولا احرم ولا افعلہ انا ولااھل بیتی۔

حضرت ابوصالح رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے فرمایا: مجھ سے پوچھو، کہ تم مجھ جیسے سے نہ پوچھو گے اور ہرگز مجھ جیسے سے نہ پوچھو گے تو ابوالکواء نے کہا: مجھے دو سگی بہنوں کے بارے میں بتائیے جو باندیاں ہوں، فرمایا: ایک آیت ان کو حلال کرتی ہے، اور دوسری حرام فرمائی ہے، میں نہ حکم دوں اور نہ منع کروں، نہ حلال ٹھہراؤں اور نہ حرام، نہ میں اس پر عمل کروں اور نہ میرے اہل بیت۔ ۱۲م

۳۸۱۳۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال :علمنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الف باب یفتح الف باب۔

۳۸۱۱۔المصنف لعبدالرزاق، کتاب الفرائض ۱۹۰۴۸

السنن للدارمی کتاب الفرائض ۲۹۰۵

۳۸۱۲۔السنن الکبری للبیھقی کتاب النکاح ،باب ماجاء فی تحریم الجمع بین الاختین

۳۸۱۳۔ کنزالعمال للمتقی ۳۶۳۷۲

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک ہزار علم کے دروازے سکھائے اور ہر دروازہ ایک ہزار دروازوں کو کھولتا ہے۔۱۲م

۳۸۱۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال : ان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ خطب الناس فقال : لتفتحن البصرۃ ولتأتینکم مادۃ (ای مدد) من الکوفۃ ستۃ آلاف وخمس مائۃ وستین او خمسۃ آلاف وستمائۃ وخمسین (ای نفر)قال ابن عباس : فقلت: الحرب خدعۃ، قال: فخرجت فاقبلت اسأل الناس (ای المددالآتی من الکوفۃ) کم انتم؟ فقالوا کماقال ، فقلت:ھذا مماسرہ الیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ علمہ الف الف کلمۃ، کل کلمۃ تفتح کلمۃ ۔ کلاالاثرین حسن الاسناد ، وقد رجع رضی اللہ تعالٰی عنہ الی الجزم بتحریم الاختین الامتین ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: تم بصرہ کو ضرور فتح کرلوگے اور تمہارے پاس کوفے سے چھ ہزار پانچسو ساٹھ۔ یا پانچ ہزار چھ سو پچاس کی مدد آئے گی، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں نے کہا: جنگ دھوکہ (یعنی ہوسکتا ہے یونہی جنگی چال کے طور پر آپ نے فرمادیا ہو) پھر میں نکلا اور لوگوں سے مدد کے بارے میں پوچھا کہ تم کتنے ہو، تو آپ نے جتنے بتائے تھے اتنے ہی تھے، میں نے کہا: یہ وہ پوشیدہ علوم ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو سکھائے اس طرح کے ہزاروں کلمے، ہر کلمہ دوسرے کلمہ کو کھولتا ہے۔ یہ دونوں روایتیں حسن ہیں، اور آپ نے آخر میں اس کو حتمی فیصلہ فرمادیا تھا کہ دو سگی بہنیں باندیاں ہوں جب بھی جمع کرنا حرام۔۱۲م

۳۸۱۴۔ کنزالعمال للمتقی　　۳۶۵۰۰

۳۸۱۵۔ **عن** سلمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : وذکرہ ابن شہاب فی حدیث قبیصۃ المار فان تمامہ فبلغ ذلک رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسألہ عن ذلک ،فقال : لو ولیت شیئا من امر المسلمین ثم جئت بہ جعلتہ نکالا ، قال الزہری : اراہ علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس کا ذکر حدیث قبیصہ میں گذرا، اس کا تتمہ یہ خبر جب ایک صحابی رسول ﷺ کو پہونچی تو انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اگر میں مسند خلافت پر ہوتا اور پھر تو یہ مسئلہ لے کر آتا تو میں تجھے سزا دیتا۔

۳۸۱۶۔ **عن** عبداللہ بن عتبۃ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ أتی فی رجل تزوج امرأۃ ولم یفرض لہا صداقا فمات عنہا ولم یدخل بہا فقال : اقول ان لہا صداقا کصداق نسائہا لا وکس ولا شطط ولہا لمیراث وعلیہا العدۃ ۔ فان یک صوابا فمن اللہ تعالیٰ ، وان یک خطأ فمنی ومن الشیطان ، واللہ ورسولہ بریئان ، فقام ناس من اشجع فقالوا نشہد ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضی فی بروع بنت واشق کماقضیت ۔ قال ففرح ابن مسعود فرحاً شدیدا حین وافق قضاؤہ قضاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔　(انباء الحی ص ۱۵۸)

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کا مسئلہ لایا گیا جس نے ایک عورت سے شادی کی لیکن مہر متعین نہیں، اب اس شخص کا انتقال ہوگیا اور اس نے دخول بھی نہیں کیا تھا، تو آپ نے فرمایا: میں فتوی دیتا ہوں کہ اس کا مہر دوسری عورتوں کی طرح ہے نہ کم نہ زیادہ۔ اس کو میراث

۳۸۱۵۔ الاستذکار لابن عبدالبر تحت رقم الترجمہ　۱۰۹۵

۳۸۱۶۔ السنن لابی داؤد　کتاب النکاح ،باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا

بھی ملے گی اور عدت بھی لازم ہے۔ اگر میرا یہ فتوی صواب ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اگر خطا ہے تو میری طرف اور شیطان کی طرف سے۔ اللہ و رسول اس سے بری ہیں، یہ سن کر اشجعی لوگ کھڑے ہوئے اور بولے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق کے حق میں بھی ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا جیسا آپ نے کیا، یہ سن کر حضرت ابن مسعود کو نہایت خوشی ہوئی کہ میر فیصلہ حضور کے مطابق ہوگیا۔۱۲م

۳۸۱۷۔ **عن** عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ماسألتمونا عن شیٔ من کتاب اللہ تعالیٰ نعلمہ اخبرناکم بہ او سنۃ من نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبرناکم بہ ولا طاقۃ لنا بما احدثتم ۔ **انباء الحی ص ۱۵۸**

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ سے جو تم ہم سے پوچھوگے جسے ہم جانتے ہوں تو جواب دیں گے، اور سنت رسول پوچھوگے تو بھی جواب دیا جائے گا، ہمارے اندر یہ طاقت نہیں کہ تمہارے تمام نو پیدا مسائل میں ہم جواب دیں ۔۱۲م

۳۸۱۸۔ **عن** شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن شیٔ فقال : انی لاکرہ ان احل لک شیئا حرمہ اللہ علیک اواحرم ما احلہ اللہ لک۔

حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ تمہارے لئے کوئی ایسی چیز حلال کردوں جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہو، یا کوئی ایسی چیز حرام قرار دوں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کیا ہو۔۱۲م

۳۸۱۷۔السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فیما لیس فیہ کتاب ولا سنۃ ۱۰۲

۳۸۱۸۔السنن للدارمی باب التورع الخ ۱۴۹

۳۸۱۹۔ **عن** خارجة بن زیدبن ثابت رضی الله تعالیٰ عنهما ان زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه کتب لمعاویة رضی الله تعالیٰ عنه ۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ لعبدالله معاویة امیرالمؤمنین من زید بن ثابت ۔ سلام علیك یا امیرالمؤمنین ورحمة الله ۔

فانی احمد الله الذی لا اله الا هو۔ اما بعد ۔ فانك کنت تسألنی عن میراث الجدة والاخوة و عن الکلالة و کثیرا مما قضی به فی هذه المواریث لا یعلم مبلغها الاالله تعالیٰ وقد کنا نحضر من ذلك اموراً عندالخلفاء بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فوعینا منها ماشئنا ان نعی فنحن نفتی بعد من استفتانا فی المواریث ۔ انباءالحی ص۱۵۹

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کومندرجہ ذیل مضمون پر مشتمل خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ زید بن ثابت کی طرف سے اللہ کے بندے معاویہ امیرالمؤمنین کی طرف ،سلام علیک یاامیرالمؤمنین ورحمۃ اللہ۔

میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔اما بعد۔آپ نے مجھ سے دادی اور بھائیوں ،کی میراث کے بارے میں پوچھا ہے،اور کلالہ وغیرہ بہت سے مسائل جن کا فیصلہ ان میراثوں میں کیا جاتا ہے،ان کی حقیقت اللہ ہی جانتا ہے،ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعدان امور کے سلسلہ میں خلفائے راشدین کے پاس حاضر رہے،تو جن کو ہم نے محفوظ کرنا چاہا کرلیا،تواب ہم میراث کے سلسلہ میں فتوی دیتے ہیں جوہم سے معلوم کرتے ہیں ۔۱۲م

۳۸۲۰۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ارسلنی ابن عباس رضی الله

۳۸۱۹۔المعجم الکبیر للطبرانی ترجمه ابی الزناد عن خارجه ۴۸۶۰

۳۸۲۰۔المصنف لعبدالرزاق کتاب الفرائض ۱۹۰۲۰

تعالیٰ عنهما الی زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه أسأله عن زوج وابوین، فقال للزوج نصف وللام ثلث مابقی وللاب الفضل ۔ فقال ابن عباس: أفی کتاب الله تعالیٰ وجدته ام رأی تراه؟ قال: بل رأی أراه ـ لا أری افضل أما علی اب، وکان ابن عباس یجعل لها ثلث من جمیع المال ـ

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت کی خدمت میں بھیجا کہ میں شوہر اور والدین کو ترکہ ملنے کے بارے میں پوچھوں، تو آپ نے فرمایا: شوہر کو نصف اور ماں کا باقی کا ثلث اور باپ کو جو بچ رہے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا: کیا آپ نے یہ تقسیم کتاب اللہ سے کی یا اپنی رائے سے، فرمایا: بلکہ یہ میری رائے ہے، میں اس سلسلہ میں ماں کو باپ پر افضل نہیں جانتا، اور حضرت ابن عباس ماں کو تمام مال کا تہائی حصہ دینے کے قائل تھے۔ ۱۲م

۳۸۲۱ـ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ارسلنی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه الی زیدبن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه أتجد فی کتاب الله ثلث مابقی، فقال زید: انما انت رجل تقول برأیك وأنا رجل اقول برأئی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ کیا آپ ماں کے سلسلہ میں مابقیہ کا ثلث کتاب اللہ میں پاتے ہیں، تو حضرت زید نے فرمایا: آپ بھی ایک مرد ہیں جو اپنی رائے سے کہتے ہیں، اور میں بھی ایک مرد ہوں جو اپنی رائے سے کہتا ہوں۔

۳۸۲۲ـ **عن** ابراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال: خالف عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اهل القبلة فی امرأة وابوین، جعل للام الثلث من جمیع المال ـ

۳۸۲۱ـ السنن للدارمی　　کتاب الفرائض　　۲۸۷۸

۳۸۲۲ـ السنن للدارمی　　کتاب الفرائض　　۲۸۸۱

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اہل قبلہ کی مخالفت کی ہے عورت اور ماں باپ کے سلسلہ میں ۔ ماں کو تہائی حصہ تمام مال سے ملے گا۔

۳۸۲۳۔ **عن** عبدالله بن ابی یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اذا سئل عن الامر فکان فی القرآن اخبربه وان لم یکن فی القرآن وکان عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اخبربه ، فان لم یکن ف عن ابی بکروعمر رضی الله تعالیٰ عنهما ،فان لم یکن قال فیه برأیه ۔

حضرت عبداللہ بن ابی زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا تو اگر وہ قرآن میں ہوتی تو اس کے بارے میں بتادیتے ،اور اگر قرآن میں وہ حکم نہ ہوتا اور سنت رسول ﷺ میں ہوتا تو بیان فرماتے ، اوران دونوں میں نہ ملتا تو پھر حضرت صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عمل اور فیصلوں کو لیتے ورنہ پھر اپنی رائے پر عمل کرتے ۔

۳۸۲۴۔ **عن** ابن ابی ملیکة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما سئل عن آیة لوسئل عنها بعضکم لقال فیها فأبی ان یقول فیها ۔ (انباءالحی ص ۱۶۰)

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک آیت کے بارے میں پوچھا گیا ،اگر تم میں سے کسی سے پوچھا جاتا تو ضرور اس میں تم کچھ کہتے ،لیکن حضرت ابن عباس نے اس میں کچھ کہنے سے انکار کردیا ۔۱۲م

۳۸۲۵۔ **عن** عبدالله بن ابی ملیکة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ابن

۳۸۲۳۔السنن للدارمی باب الفتیاوما فیه من الشدة ۱۶۸

۳۸۲۴۔التفسیر لابن جریر مقدمة الکتاب ،ذکر بعض الاخبار

۳۸۲۵۔التفسیر لابن ابی حاتم سورة السجدة تحت ثم یعرج الیه فی یوم

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما انا وعبدالله بن فيروز مولیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال فيروز: ياابن عباس ! قوله تعالیٰ ؛ (يدبر الامر من السماء الى الارض ثم يعرج اليه في يوم كان مقداره خمسين الف سنة) فكان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما اتهمه (ای ظن انه يسأله ت عنتا وامتحانا منه) فقال: مايوم كان مقداره خمسين الف سنة ، فقال: انما سألتك لتخبرنی فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما: هما يومان ذكرهما الله تعالیٰ فی كتابه ، الله اعلم بهما، واكره ان اقول فی كتاب الله تعالیٰ مالا اعلم، فضرب الدهر من ضرباته حتی جلست الی ابن المسيب رضی الله تعالیٰ عنهما فسأله عنها انسان فلم يخبر ولم يدر ، فقلت الا اخبرك بما احضرت من ابن عباس قال: بلی ! فاخبرته ، فقال للسائل: هذا ابن عباس الی ان يقول فيها وهو اعلم منی ۔

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عبداللہ بن فیروز آزاد کردہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میں دونوں حاضر ہوئے، ابن فیروز نے کہا: اے ابن عباس (يدبر الامر من السماء الآية۔ السجدہ ۔ ۵) کا مطلب کیا ہے؟ تو حضرت ابن عباس نے یہ گمان فرمایا کہ شاید یہ آزمائش وامتحان کے طور پر پوچھ رہے ہیں، لہذا غصہ میں فرمایا: کوئی ایسا دن نہیں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہو۔ انہوں نے عرض کیا: میں نے تو آپ سے صرف معلومات چاہنے کے لئے پوچھا تھا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: وہ دو دن ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔ اللہ ان کے بارے میں خوب جانتا ہے، اور مجھے یہ ناپسند ہے کہ میں کتاب اللہ میں کوئی ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں۔ زمانہ یونہی گذرتا رہا یہاں تک کہ وہ وقت آیا جب میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں بیٹھنے لگا، ان سے بھی ایک شخص نے پوچھا تو نہیں بتایا اور انہیں بھی معلوم نہیں تھا، میں نے عرض کیا: کیا میں یہ نہ بتاؤں جو مجھے پیش آیا حضرت ابن عباس کی بارگاہ میں، فرمایا: کیوں نہیں؟ تو میں نے بتایا، لہذا آپ نے سائل سے فرمایا: یہ ابن عباس ہیں جنہوں نے کچھ بتانے سے انکار کردیا حالانکہ وہ مجھ سے

زیادہ جاننے والے تھے۔۱۲م

۳۸۲۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : بینما أنا فی الحجر جالس اذا تانی رجل فسأل عن العادیات ضبحا ، فقلت: الخیل حین تغبر فی سبیل اللہ ، فانفتل عنی فذھب الی علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم وھو جالس تحت سقایۃ زمزم ، فسألہ فقال: سألت عنھااحدا قبلی ؟ قال : نعم، سألت عنھا ابن عباس ، فقال: ھی الخیل تغبر فی سبیل اللہ ، فقال : اذھب فادعہ لی ، فلما وقفت علی رأسہ قال: تفتی الناس بمالا علم لك ، فساق الحدیث وفسرھا بالابل العادیات من عرفۃ الی جمع ، قال ابن عباس فنزعت عن قول ورجعت الی قول علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حجراسود کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیااور مجھ سے (والعادیات ضبحاً) کے بارے میں پوچھا، میں نے کہا: وہ گھوڑے جواللہ کی راہ میں غبار اڑاتے چلتے ہیں، وہ یہاں سے پلٹ کر زمزم شریف کے پانی پلانے کے مقام پر پہونچا جہاں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف فرما تھے، ان سے بھی پوچھا، توانہوں نے فرمایا: کیا تو نے مجھ سے پہلے بھی کسی سے اس بارے میں معلوم کیا ہے؟ بولا: ہاں میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا تھا توانہوں نے بتایا کہ مراد وہ گھوڑے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار اڑاتے چلتے ہیں، فرمایا: جاؤان کے بلاکرلاؤ، جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوااور ادب وخوف کی وجہ سے آپ کے پیچھے کھڑا ہوا، فرمایا: کیا لوگوں کو بغیر علم فتوی دیتے ہو۔ یہاں وہ اونٹ مراد ہیں جو میدان عرفات سے مزدلفہ جاتے ہیں، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں نے اپنا قول چھوڑ دیااور حضرت علی کے قول کی طرف رجوع کرلیا۔۱۲م

۳۸۲۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: شئ لاتجدونہ فی

۳۸۲۶۔جامع البیان لابن جریر سورۃ العادیات

۳۸۲۷۔المستدرك للحاکم ، کتاب الفرائض مسألۃ المیراث

كتاب الله ولا فی قضاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وتحدونه فی الناس كلهم للبنت النصف ، وللاخت النصف ، وقد قال الله تعالی:(ان امرؤ هلك ليس له ولد ، وله أخت فلها نصف ماترك) (النساء۔ ١٧٦)۔انباءالحی ص ۱۶۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک چیز ایسی ہے جس کو نہ تم کتاب اللہ میں پاتے ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلوں میں ، اور تم اسے تمام لوگوں میں رائج دیکھتے ہو، کہ بیٹی کو نصف ترکہ ہے اور بہن کو بھی نصف ، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر کسی شخص کا انتقال ہو اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور بہن ہو تو اس کو نصف ملے گا۔۱۲م

٣٨٢٨۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه سئل عن رجل توفی وترك ابنته واخته لابیه وامه ، فقال: للبنت النصف ، وليس للاخت شئ ومابقی فللعصبة ، فقيل : ان عمر جعل للأخت النصف ، فقال ابن عباس ، ء أنتم اعلم ام الله ؟ قال الله تعالیٰ : (ان امرؤ هلك ليس له ولد وله أخت فلها النصف ماترك) فقلتم لها النصف وان كان ولد هذا۔انباءالحی ص ۱۶۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس کا انتقال ہو گیا اور اس نے بیٹی اور حقیقی بہن چھوڑی ، تو فرمایا: بیٹی کو نصف ، اور بہن کو کچھ نہیں ، جو کچھ بچا وہ عصبہ کا ہے، آپ سے کہا گیا: کہ حضرت عمر فاروق اعظم نے تو بہن کو نصف دیا تھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا: تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: اگر کسی کا انتقال ہو اور اس کی اولاد نہ ہو، لیکن اس کی بہن ہو تو اس کو نصف دیا جائے، اور تم اولاد کی موجودگی میں اس کو نصف دلوار ہے ہو۔۱۲م

٣٨٢٩۔ **عن** الاسود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قضی فینا معاذبن جبل رضی

٣٨٢٨۔المستدرك للحاكم كتاب الفرائض قصة اسلام النجاشی

السنن الكبری للبيهقی كتاب الفرائض

٣٨٢٩۔الجامع الصحيح للبخاری كتاب الفرائض ، باب ميراث البنات

اللہ تعالیٰ عنہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ابنۃ واخت ، للابنۃ النصف وللأخت النصف ۔

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے عہد پاک میں ہمارے درمیان بیٹی اور بہن کے بارے میں فیصلہ فرمایا، بیٹی کو نصف اور بہن کو بھی نصف ۔۱۲م

۳۸۳۰۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت لابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: ان الناس لایأخذون بقولی ولابقولك ، ولو مت انا وانت ما اقسموا میراثا علی ماتقول ، قال فلیجتمعوا فلنضع أیدینا علی الرکن ثم نبتھل ماحکم اللہ بما قالوا۔

حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا: لوگ نہ آپ کے قول پر عمل کرتے ہیں اور نہ میرے قول پر ،اور میرا اور آپ کا انتقال ہو گیا تو یہ لوگ میراث آپ کے قول کے مطابق تقسیم نہیں کریں گے ۔فرمایا: ان لوگوں کو جمع کرو، پھر ہم سب اپنے ہاتھ رکن اسود پر رکھ کر مباہلہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کا وہ حکم نہیں جو وہ کہتے ہیں ۔۱۲م

۳۸۳۱۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ دخل علی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال : ان الاخوین لایرد ان الام عن الثلث ،قال اللہ تعالیٰ : (فان کان لہ اخوۃ) (النساء ۔ ۱۱) فالاخوان لیسا بلسان قومك اخوۃ ،قال عثمان : لاأستطیع ان ارد ماکان قبلی ومضی فی الامصار وتوارث الناس ۔ انباء الحی ص ۱۶۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان غنی

۳۸۳۰۔السنن سعیدبن منصور　　　کتاب ولایۃ العصبۃ

۳۸۳۱۔المستدرك للحاکم　کتاب الفرائض

السنن الکبری للبیہقی　　　کتاب الفرائض　　　باب فرض الام

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: دو بھائی ماں کو ثلث ترکہ سے محروم نہیں کرتے، کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (فان کان له اخوة) (النساء ۔ ۱۱) کہ اخوان کو آپ کی قوم میں اخوۃ سے تعبیر نہیں کیا جاتا، حضرت عثمان نے اس پر فرمایا: میں اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ میں اپنے سے پہلے لوگوں کے قول کو رد کردوں اور اس کو جو عام شہروں میں رائج ہو چکا اور لوگوں میں متوارث چلا آرہا ہے۔۱۲م

۳۸۳۲۔ **عن** زیدبن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یحجب الام بالاخوین قال: ان العرب تسمی الاخوین اخوة۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ماں کو دو بھائیوں کی موجودگی میں محروم قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: اہل عرب اخوان کو اخوۃ کہتے ہیں۔۱۲م

۳۸۳۳۔ عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما (وان تجمعوا بین الاختین) قال: ذلك فی الحرائر، فاما فی المماليك فلاباس۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (وان تجمعوا بین الاختین) آزاد عورتوں کے بارے میں ہے، اور باندیوں میں کوئی حرج نہیں۔۱۲م

۳۸۳۴۔ **عن** عمروبن دینار رضی الله تعالیٰ عنه ان ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما کان یعجب من قول علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم فی الاختین یجمع بینهما حرمتهما آیة، واحلتهما اخری ویقول: الامامللك ایمانکم هی مرسلة۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو امیر المؤمنین حضرت علی کرام اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے اس قول سے تعجب ہوتا کہ دو بہنوں کے جمع کرنے کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ ایک آیت ان کی حرمت پر دلالت

۳۸۳۲۔المستدرك للحاکم　کتاب الفرائض

۳۸۳۳۔الدرالمنثور للسیوطی　سورۃ النساء تحت آیة حرمت علیکم امهاتکم

۳۸۳۴۔المصنف لعبدالرزاق باب جمع بین ذوات الارحام ۱۲۷۳۷

کرتی ہے اور دوسری حلت پر۔آپ کا فیصلہ یہ تھا کہ دو باندیوں کے بارے میں حکم عام ہے۔
۱۲م

۳۸۳۵۔ **عن** عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان ابن عباس کان لایری بأسا ان یجمع بین الاختین المملوکتین۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے کہ دو باندیوں کو سگی بہنوں کی شکل میں جمع کیا جائے۔۱۲

۳۸۳٦۔ **عن** عکرمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ذکر عند ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قول علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم فی الاختین من ملك الیمین فقالوا : ان علیا قال : احلتهما آیة وحرمتهما آیة ۔قال ابن عباس : عند ذلك احلتهما آیة وحرمتهما آیة ، انما یحرمهن علی قرابتهن منی ولایحرمهن علی قرابة بعضهن من بعض لقول اللہ تعالیٰ : (والمحصنات من النساء الا ماملکت ایمانکم) (النساء : ٢٤)۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا دو سگی بہنوں کا باندیوں کی صورت میں جمع کرنے کا قول عرض کیا گیا: کہ حضرت علی فرماتے ہیں: ایک آیت حلت پر دال ہے اور دوسری حرمت پر، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آیت حرمت پر اور دوسری حلت پر دلالت کرتی ہے، اصل معاملہ یہ ہے کہ وہ ان کی حرمت ہماری طرف نسبت کرتے ہوئے ثابت کرتے ہیں، اوران کی آپسی قرابت کے پیش نظر حرمت کے قائل نہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (والمحصنات من النساء الا ماملکت ایمانکم) (النساء:٢٤)

۳۸۳۵۔الدر المنثور للسیوطی سورة النساء

۳۸۳٦۔السنن الکبری للبیهقی کتاب النکاح ، باب ماجاء فی تحریم الجمع بین الاختین

۳۸۳۷۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما: وان تجمعوا بین الاختین ی عنی فی النکاح ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:(وان تجمعوا بین الاختین) نکاح کے سلسلہ میں ہے۔۱۲م

۳۸۳۸۔ **عن** ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه سئل عن الرجل یقع علی الجاریة وابنتها تکونان عنده مملوکتین فقال: حرمتهما آیة واحلتهما آیة ولم اکن لأفعله ۔ انباء الحی ص ۱۶۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی باندی اور اس کی بیٹی سے جماع کرے، تو فرمایا: ایک آیت حرمت پر دلالت کرتی ہے اور دوسری حلت پر، اور میں اس پر عمل نہیں کرتا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس کا بہترین جواب امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے وہ اس طرح ہے۔

۳۸۳۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم انه سئل عن ذلك فقال : اذا احلت لك آیة وحرمت علیك اخری فان أملکهما آیة الحرام مافصل لنا حرتین ولا مملوکتین ۔

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ابن ابی شیبہ نے روایت کی کہ آپ سے اس سلسلہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جب تمہارے لئے ایک آیت میں حلت ہے اور

۳۸۳۷۔الدرالمنثور للسیوطی سورة النساء تحت آیت وان تجمعوا بین الاختین

۳۸۳۸۔المصنف لابن ابی شیبة کتاب النکاح باب الرجل یکون تحته الامة

۳۸۳۹۔المصنف لابن ابی شیبة کتاب النکاح باب الرجل یکون تحته الامة

دوسری میں حرمت تو آیت حرمت زیادہ لائق ہے کہ جس طرح دو آزاد بہنوں کو جمع کرنے میں تفصیل نہیں اسی طرح باندیوں میں۔

یعنی حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی مراد یہ ہے کہ جس طرح (الا ماملکت ایمانکم) بغیر قید مذکور ہے اسی طرح (وان تجمعوا بین الاختین) تو ترجیح آیت کریمہ کو ہوگی۔

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت یہ ہے۔

۳۸۴۰۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه انه سئل عن الرجل یجمع بین الاختین الامتین فکرهه فقیل یقول اللہ تعالیٰ (الا ماملکت ایمانکم) فقال : و بعیرك ایضا مما ملکت یمینك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو دو باندیوں کو سگی بہنوں کی شکل میں جمع کرے، تو آپ نے اس کو ناپسند فرمایا، لہذا ان سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: (الا ماملکت ایمانکم) تو آپ نے غصہ سے فرمایا: تو اپنے اونٹ کا بھی تو مالک ہے۔۱۲م

۳۸۴۱۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : استفتی رجل ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال : یاأبا المنذر ! ماتقول فی کذا و کذا؟ قال: یابنی ! أکان الذی سألتنی عنه ؟ قال : لا ،قال: اما لا فاجلنی حتی یکون ، فنعالج انفسنا حتی نخبرك۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفتاء کیا اور عرض کیا: اے ابو منذر! آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے بیٹے! کیا یہ واقعہ رونما ہو چکا جس کا تم مجھ سے سوال کرتے

۳۸۴۰۔المصنف لابن ابی شیبة　　کتاب النکاح　　باب الرجل یکون تحته الامة

۳۸۴۱۔السنن للدارمی　　باب من هاب الفتیا

ہو،عرض کیا: نہیں ،فرمایا: اگر نہیں تو مجھے مہلت دے یہاں تک کہ ایسا واقعہ وقوع پذیر ہو پھر ہم خوب غور وفکر کے بعد تجھے بتائیں گے۔۱۲م

۳۸۴۲۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سئل عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن مسألة فقال هل کان هذا بعد ؟ قالوا: لا ، قال: دعونا حتی تکون ، فاذا کان تحشمناها لکم ۔ انباء الحی ص ۱۶۴

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک مسئلہ پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: کیا ایسا ہو چکا، عرض کیا: نہیں، فرمایا: تو ہمیں چھوڑ دو، جب ایسا ہو گذرے تو پھر ہم تمہیں اس کا فیصلہ سنائیں گے۔۱۲م

۳۸۴۳۔ **عن** ابی قلابة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه : انك لم تفقه کل الفقه حتی تری للقرآن وجوها۔ قال: فقلت لا یوب : أرأیت قوله حتی تری للقرآن وجوها أهو ان یری له وجوها فیهاب الاقدام علیه قال : نعم هو هذا۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم جب تک کامل فقیہ نہیں ہو سکتے جب تک قرآن کی آیات کو چند معانی پر محمول نہ کرو، کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت ایوب سے کہی، کہ آپ ہمیں حضرت ابو درداء کے اس قول کے بارے میں بتائیں، کیا اس کو چند معانی پر محمول کیا جائے، اس پر اقدام سے تو خوف کیا جاتا ہے، فرمایا: ہاں یہ یونہی ہے۔۱۲م

۳۸۴۴۔ **عن** یحی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنه ان ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه کتب الی سلمان الفارسی رضی اللہ تعالی عنه هلم الی الارض المقدسة

۳۸۴۲۔السنن للدارمی　　باب من هاب الفتیا ۱۲۵

۳۸۴۳۔اتحاف السادة المتقین للزبیدی　　الباب الرابع فی فهم القرآن

۳۸۴۴۔حلیة الاولیاء لابی نعیم　　ترجمه سلمان الفارسی

فکتب الیه سلمان ان الارض تقدس احدا أو انما یقدس الانسان عمله ، قد بلغنی انك جعلت طبیبا (یرید قاضیا) فان کنت تبری فنعمالك وان کنت متطببا فاحذر ان تقتل انسانا فتدخل النار ،فکان ابو الدرداء اذا قضی بین اثنین فادبرا عنه نظر الیهما وقال : متطبب وارجعا الی اعید ا قصتکما۔ انباء الحی ۱۶۵

حضرت یحیٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کولکھا کہ آپ پاک زمین کی طرف آؤ، تو حضرت سلمان نے لکھا کہ زمین کسی کو مقدس نہیں بناتی ، یا یہ کہ انسان کو تو اس کا عمل ہی پاکیزہ بناتا ہے، مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے اپنے آپ کو طبیب یعنی قاضی بنالیا ہے، اگر تم اس سے علیحدہ رہتے تو تمہارے لئے اچھا ہوتا، اور اگر تم قاضی بن ہی بیٹھے ہو تو اس سے بچنا کہ کہیں کسی انسان کے قتل کا حکم دے دو اور دوزخ میں جاؤ۔ لہذا ابودرداء جب دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرماتے اور وہ دونوں جانے لگتے تو ان کو بغور دیکھتے اور فرماتے: میں بہ تکلف قاضی ہوں، ان دونوں کو واپس لاؤ کہ دونوں پھر سے مجھے اپنا قصہ سنائیں۔ ۱۲م

۳۸٤٥۔ **عن** خالد بن اسلم رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا نمشی مع ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فلحقه اعرابی فسأله عن ارث العمة فقال : لا ادری ، قال : انت ابن عمرو لاتدری ؟ قال: نعم ، اذهب الی العلماء ،فلما ادبر قبل ابن عمر یدیه قال: نعم ماقلت۔

حضرت خالد بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک اعرابی ملا اور اس نے پھوپھی کے ترکہ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا، بولا: آپ ابن عمر ہیں اور نہیں جانتے؟ فرمایا: ہاں، جاؤ تم علماء کی خدمت میں حاضری دو، جب جانے لگا تو اس نے آپ کے ہاتھ چومے اور کہا: آپ نے بہت اچھی بات کہی۔ ۱۲م

۳۸٤٥۔ اتحاف السادة للزبیدی الباب السادس فی آفات العلم ۔

۳۸٤٦۔ **عن** عبیدبن جریح رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت اجلس بمکة الی ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یوما والی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما یوما ، فما یقول ابن عمر فیما یسأل ،لاعلم لی اکثر ممایفتی به ۔

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مکہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر رہتا، اور ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں، تو حضرت ابن عمر سوالات کے جواب میں فتوے کم دیتے اور لاعلمی کا اظہار زیادہ فرماتے۔۱۲م

۳۸٤۷۔ **عن** هشام بن عروة عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رجلا اتی ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یسأله عن شیٔ، فقال: لاعلم لی ۔ ثم التفت بعد ان قفا الرجل فقال :نعم ماقال ابن عمر، یسأل عما لایعلم فقال: لا علم لی ی عنی ابن عمر نفسه۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں کوئی مسئلہ پوچھنے حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا، پھر جب وہ پلٹ کر جانے لگا تو اس کی طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے، کتنی اچھی بات ہے ابن عمر کی کہ جب کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کا علم نہ ہو تو کہتے ہیں: مجھے علم نہیں۔۱۲م

۳۸٤۸۔ **عن** ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه کان یسأل عن عشر مسائل فیجیب عن واحدة ویسکت عن تسعة ۔ انباء الحی ص ١٦٦

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپ سے دس مسائل

۳۸٤٦۔السنن للدارمی باب من هاب الفتیا ١٥٧

۳۸٤۷۔السنن للدارمی باب الفتیا ومافیه من الشدة ١٨٧

۳۸٤۸۔قوت القلوب لابی الحسن الفصل الحادی والثلاثون

پوچھے جاتے تو آپ ایک کا جواب دیتے اور نو سے خاموشی اختیار فرماتے۔۱۲م

۳۸۴۹۔ **عن** هزيل بن شرحبيل ان ابا موسى الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه سئل عن ابنة وابنة ابن واخت لأبوين فقال : للبنت النصف ، وللأخت النصف وقال: وأت ابن مسعود فينا ى عنى فسئل ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه واخبر بقول ابى موسى فقال:لقد ضللت اذا وما انا من المهتدين ، اقضى فيها بماقضى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،للابنة النصف، ولابنة الابن السدس تكملة للثلثين ومابقى فللأخت ،فأتينا ابا موسى فأخبرناه بقول ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقال : لاتسألونى مادام هذا الحبر فيكم ۔

حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹی ، پوتی اور سگی بہن کو ترکہ ملنے کے سلسلہ میں پوچھا گیا تو فرمایا: بیٹی کو نصف ، بہن کو نصف ، پھر فرمایا: تم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور اس سلسلہ میں پوچھو ، اور یہ بھی بتانا کہ ابوموسیٰ نے یوں فیصلہ کیا ہے ، اس پر حضرت ابن مسعود نے فرمایا: پھر تم بھٹک گئے اور میں ہدایت نہیں دے سکتا ، میں وہ فیصلہ کرتا ہوں جو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹی کو نصف پوتی کو چھٹا ، تاکہ دو ثلث کی تکمیل ہوجائے ، اور جو باقی رہا وہ بہن کا۔ پھر ہم ابوموسیٰ اشعری کی خدمت میں آئے اور حضرت ابن مسعود کا قول سنایا ، اس پر آپ نے فرمایا: جب تک یہ عالم تم میں رہیں تم مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھنا۔۱۲م

۳۸۵۰۔ **عن** هذيل بن شرحبيل قال: جاء رجل الى ابى موسى الاشعرى والى سلمان بن ربيعة فسألهما فذكر بم عناه وفيه وأت ابن مسعود فانه سيتاب عنا۔

حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ مسئلہ پوچھا ،

۳۸۴۹۔الجامع الصحيح للبخارى كتاب الفرائض باب ميراث ابنة ابن الخ

۳۸۵۰۔السنن للدارمى باب فى بنت وابنة ابن ۲۸۹۳

اور پھر اسی طرح واقعہ مذکور ہے۔۱۲م

۳۸۵۱۔ **عن** عبدالرحمن بن عتاب قال: کان ابوهريرة رضی الله تعالیٰ عنه يقول: من اصبح جنبا فلاصوم له ، قال فارسلنی مروان الحکم أنا ورجل آخر الی عائشة وام سلمة رضی الله تعالیٰ عنهما نسألهما عن الجنب يصح فی رمضان قبل ان يغتسل ،فقالت احداهما قد کان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يصحبح جنبا ثم يغتسل ويتم صيام يومه ، وقالت الاخری، کان يصبح جنبا من غير احتلام ثم يتم صومه ، قال فرجعا فاخبرا مروان بذلك ، فقال لعبدالرحمن أخبر أباهريرة بما قالتا۔ فقال ابوهريرة رضی الله تعالیٰ عنه: کذا کنت احسب و کذا کنت اظن ، فقال له مروان: باظن وباحسب تفتی الناس ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عتاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: کہ جس نے حالت جنابت میں صبح کی اس کا روزہ نہیں، کہتے ہیں : کہ مجھے اور ایک شخص کو مروان بن حکم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں یہ مسئلہ معلوم کرنے بھیجا کہ ایک شخص رمضان میں جنبی ہوا اور صبح اس حال میں ہوگئی کہ ابھی غسل نہیں کیا تھا، ان میں سے ایک نے فرمایا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح فرماتے اور جنبی ہوتے ، پھر غسل فرما کر روزہ مکمل فرماتے ۔ دوسری نے جواب دیا کہ حضور بغیر احتلام حالت جنابت میں صبح فرماتے اور روزہ رکھتے ۔ راوی کہتے ہیں: یہ دونوں صاحب مروان کے پاس آئے اور یہ بیان کیا، تو حضرت عبدالرحمٰن سے کہا جاؤ اور ابوہریرہ کو ان دونوں ام المؤمنین کی احادیث سناؤ، تو حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: میں تو یونہی خیال کرتا تھا اور یونہی گمان کرتا تھا، اس پر مروان نے کہا: آپ ظن وخیال سے فتوی دیتے ہیں۔۱۲م

۳۸۵۱۔المسند لاحمدبن حنبل　　مرویات ام المومنین عائشة الصديقه

۳۸۵۲۔ **عن** الولید بن مسلم قال:جاء طلق بن حبیب الی جندب بن عبدالله بن سفیان البجلی رضی الله تعالیٰ عنه فسأله عن آیة القرآن ،فقال له : أحرج علیك ان كنت مسلما ان تجالسنی ۔

حضرت ابوالولید بن مسلم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ طلق بن حبیب رضی اللہ تعالٰی عنہ آئے حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس اور قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا،تو فرمایا:اگر تو مسلمان ہے تو کیا تیرا اس میں کچھ نقصان ہے کہ تو ہمارے پاس بیٹھے۔۱۲م

۳۸۵۳۔ **عن** رجل قال لعمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنهما : لاتتحدث م عنا الا بالقرآن ، فقال له عمران : انك لاحمق ، هل فی القرآن بیان عدد ركعات الفرائض او اجهروا فی كذا دون كذا ، فقال الرجل : لا، فاقحمه عمران۔

ایک صاحب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کیا:آپ ہمیں قرآن کی آیات ہی سنایئے،اس پر حضرت عمران نے فرمایا:تو احمق ہے، کیا قرآن میں فرائض کی رکعتوں کا بیان ہے؟اور نماز میں جہری قرأت کا کہ اس نماز میں بالجہر پڑھو اور اس میں نہیں،تو وہ بولا نہیں،تو حضرت عمران نے اس کو یوں خاموش کیا۔۱۲م

۳۸۵٤۔ **عن** ابی الخیر مرثدبن عبدالله الیزنی ان رجلا سأل عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه عن الكلالة فقال : الاتعجبون من هذا یسألنی عن الكلالة وما اعضل باصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شیٔ ما اعضلت بهم الكلالة۔

۳۸۵۲۔السنن للدارمی

۳۸۵۳۔میزان الشریعة للشعرانی فصل فی بیان الذم من الائمة

۳۸۵٤۔السنن للدارمی ۲۹۷۷

جامع البیان للطبرانی سورة النسا تحت یستفتونك قل الله یفتیكم الآیة

حضرت ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں اس سوال سے تعجب نہیں ہوتا کہ یہ کلالہ کے بارے میں سوال کیا جارہا ہے، جب کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کلالہ کا مسئلہ جتنا دشوار تھا کوئی دوسرا نہیں۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ روایات جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے گذریں یہ وہ جلیل القدر علمائے صحابہ ہیں جوامت محمدیہ میں سب سے زیادہ علم والے تھے، جن پر علوم الٰہیہ ریاست منتہی ہے۔

ان میں حکیم الامت حضرت ابودرداء ہیں۔علم فرائض میں اعلم حضرت زید بن ثابت ہیں۔علمائے قراء میں سب سے بڑے عالم حضرت ابی بن کعب ہیں۔جن کے بارے میں حضور نے فرمایا: اے ابومنذر علم تمہیں مبارکباد کہتا ہے۔حلال وحرام کو زیادہ جاننے والے حضرت معاذ بن جبل ہیں۔سر سے پاؤں تک ایمان وعلم سے بھرے ہوئے حضرت عمار بن یاسر ہیں، جن کے بارے میں حضور نے فرمایا: ان کو جب بھی دو چیزوں کا اختیار ملا انہوں نے زیادہ رشدو ہدایت والی چیز کو اپنایا ہمیشہ حق پر رہے۔ترجمان قرآن حضرت عبداللہ بن عباس ہیں۔اس امت کے عالم حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔خلفائے اربعہ کے بعد سب سے بڑے فقیہ علم کی گٹھری حضرت عبداللہ بن مسعود ہیں۔

ان میں وہ عظیم ذات گرامی بھی ہے جس نے برسر منبر فرمایا: مجھ سے وہ علوم پوچھو جو لاکھوں کی تعداد میں مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمائے۔جواپنے خطبہ میں فرماتے: مجھ سے معلوم کرو، قسم بخدا! قیامت تک ہونے والی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کروگے میں جواب دونگا۔جو فرماتے: مجھ سے قرآن کے بارے میں دریافت کرو، قسم بخدا! ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ رات میں نازل ہوئی یا دن میں۔ہموار زمین میں اتری یا پہاڑ پر۔ان تمام اوصاف کے جامع سے مراد ہیں امیر المؤمنین خلیفہ رابع حضرت مولائے کائنات علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

انہی میں اللہ کے رسول کے خلیل، اور دنیا وآخرت میں حضور کے ولی اور جنت میں آپ کے رفیق امیر المؤمنین خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

ان میں وہ عظیم ذات گرامی بھی ہے جن کے بارے میں جلیل القدر صحابہ فرماتے: وہ تو علم کے نو حصہ لے گئے، یعنی امیر المؤمنین خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

بلکہ ان عظیم شخصیات میں وہ ذات گرامی بھی ہے جو انبیائے کرام کے بعد سب سے افضل، امت میں سب سے اعلم، صدق وصفا میں اکبر، یعنی امیر المؤمنین خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تو اگر قرآن امت میں ہر حکم دینی کا واضح بیان ان حضرات کے لئے نہیں ہوگا تو کس کے لئے ہوگا۔ (انباء الحی ص ۱۶۹)

۳۸۵۵۔ **عن** یحی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان اذا سئل عن تفسیر آیۃ من القرآن قال : انا لا اقول فی القرآن شیئا۔

حضرت یحیی بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کسی آیت کے بارے میں سوال ہوتا تو فرماتے: میں قرآن میں اپنے طور سے کچھ نہیں کہوں گا۔۱۲م

۳۸۵۶۔ **عن** یزید بن ابی یزید قال : کنا نسأل سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الحلال والحرام وکان اعلم الناس ، واذاسألناہ عن تفسیر آیۃمن القرآن سکت کأنہ لم یسمع ۔

حضرت یزید بن ابی یزید سے روایت ہے کہ ہم سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

۳۸۵۵۔جامع البیان لابن جریر　مقدمۃ الکتاب

۳۸۵۶۔جامع البیان لابن جریر　مقدمۃ الکتاب

حلال وحرام کے بارے میں پوچھتے تھے کہ آپ ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے، اور جب ہم کسی آیت کی تفسیر معلوم کرتے تو آپ خاموشی اختیار فرماتے، گویا انہوں نے ہماری بات سنی ہی نہیں۔ ۱۲م

۳۸۵۷۔ **عن** ابی سھل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان علی امرأتی اعتکاف ثلاثة ایام فی المسجد الحرام ، فسألت عمربن عبدالعزیز و عندہ ابن شھاب ، قال: قلت علیھا صیام ، قال ابن شھاب لایکون اعتکاف الا بصیام ، فقال لہ عمربن عبدالعزیز عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لا، قال: ف عن ابی بکر؟ قال: لا،قال: ف عن عمر؟ قال: لا، قال : ف عن عثمان؟ قال: لا، قال عمر بن عبدالعزیز : ماأری علیھا صیاما ، فخرجت فوجدت طاؤسا وعطا بن ابی رباح فسألتھما ، فقال طاؤس: کان ابن عباس لایری علیھا صیاما الا ان تجعلہ علی نفسھا قال : وقال عطاء ذلك رأیی ۔ انباءالحی ص ۱۷۰

حضرت ابوسہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری بیوی پر مسجد حرام میں تین دن کا اعتکاف بطور نذر لازم تھا، میں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ مسئلہ پوچھا، وہاں حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے، کہتے ہیں: میں نے کہا اس پر روزے بھی لازم ہیں، حضرت ابن شہاب نے فرمایا: اعتکاف بغیر روزوں کے ہوتا ہی نہیں، تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: کیا تم حضور نبی کریم ﷺ سے نقل کر کے کہتے ہو؟ بولے: نہیں۔ فرمایا: تو کیا ابوبکر سے منقول ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا عمر فاروق اعظم سے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: عثمان غنی سے جواب دیا: نہیں۔ پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے خود فرمایا: میں اس پر روزے لازم نہیں جانتا، ابوسہل کہتے ہیں: میں وہاں سے نکلا تو حضرت طاؤس اور حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقات ہوگئی، میں نے ان سے بھی پوچھ لیا، طاؤس بولے : حضرت ابن عباس تو اس پر روزے لازم نہیں جانتے تھے ، ہاں اگر وہ خود

۳۸۵۷۔ السنن للدارمی باب الفتیا ومافیہ من الشدة ۱٦٤

اپنے اوپر لازم کرے تو ہونگے۔ حضرت عطا نے فرمایا: میری رائے بھی یہی ہے۔۱۲م

۳۸۵۸۔ **عن** مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بینا نحن جلوس اصحاب ابن عباس عطاء وطاؤس وعکرمة اذ جاء رجل وابن عباس قائم یصلی فقال: هل من مفت؟ فقلت : سل ، فقال: انی کلمابلت تبعه الماء الدافق ؟ فقلنا الذی یکون منه الولد ؟ نعم ،فقلنا:علیك الغسل ، فولی الرجل وهو یرجع وعجل ابن عباس فی صلاته ، فلما سلم قال : یاعکرمة اعلی بالرجل ، فاتاه به ثم اقبل علینا فقال: أرأیتم ما افتیتم به هذا الرجل عن کتاب الله تعالیٰ ؟ قلنا: لا، قال: فمن سنة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟قلنا: لا، قال: فمن ؟ قلنا: عن رأینا ، فقال : لذلك یقول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد ثم اقبل علی الرجل فقال: أرأیت اذا کان منك هل تجد شهوة فی قلبك ؟ قال : لا، قال: فهل تجد خدرا فی جسدك ؟ قال: لا، قال: انما هذا بردة یجزئك منه الوضوء ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلامذہ میں عطاء، طاؤس اور عکرمہ بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور حضرت ابن عباس نماز میں مشغول تھے، بولا: کیا آپ میں کوئی مفتی ہے؟ میں نے کہا: پوچھو، بولا: جب میں پیشاب کرتا ہوں تو اس کے فوراً بعد کچھ پانی کے قطرے اچھل کر آتے ہیں، ہم نے کہا کیا منی جس سے بچہ پیدا ہوتا ہے، بولا: ہاں، تو ہم نے جواب دیا تجھ پر غسل ہے، وہ مرد جانے کے لئے پلٹا، تو حضرت ابن عباس نے جلدی نماز پوری کی اور سلام پھیر کر فرمایا: اے عکرمہ! اس مرد کو بلاؤ ،وہ ان کو لے کر آئے پھر آپ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم مجھے یہ بتاؤ کیا تم نے اس کو کتاب اللہ سے فتوی دیا، ہم نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا سنت رسول اللہ ﷺ سے جواب دیا، ہم نے عرض کیا :نہیں، فرمایا: تو پھر کس چیز سے ؟ ہم نے عرض کیا: اپنی رائے

۳۸۵۸۔ کنزالعمال للمتقی فصل فی نواقض الوضوء ۲۷۰۸۳

سے، اس پر آپ نے فرمایا: اسی لئے تو رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ایک فقیہ شیطان پر سو عابدوں کے مقابلہ میں بھاری ہے، پھر آپ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم مجھے بتاؤ کہ جب یہ قطرے آتے ہیں تو تم اپنے دل میں شہوت پاتے ہو؟ بولے نہیں، فرمایا: کیا تم اپنے جسم میں سنسنی محسوس کرتے ہو، بولے: نہیں، فرمایا: یہ قبض کی وجہ سے ہوتا ہے تمہارے لئے وضو کافی ہے۔۱۲م

۳۸۵۹۔ **عن** المسیب بن رافع قال: کانوا اذا نزلت بھم قضیة لیس فیھا من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اثر، اجتمعوا لھا واجمعوا فالحق فیما رأ وہ۔ انباء الحی ص ۱۷۱

حضرت مسیب بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام جب کوئی واقعہ پیش آتا اور حضور ﷺ سے اس سلسلہ میں کچھ منقول نہ ہوتا، تو اس کے لئے اجتماع کرتے اور کس ایک چیز پر اجماع کر لیتے، تو حق وہی ہوتا جس پر اجماع منعقد ہوتا۔۱۲م

۳۸۶۰۔ **عن** ایوب قال: سمعت القاسم سئل قال: انا واللہ مانعلم کل ماتسألون عنه ولو علمنا ماکتمناکم ولاحل لنا ان نکتمکم۔

حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ سے سوال ہوا: قسم بخدا! ہم ان تمام چیزوں کو نہیں جانتے جو تم ہم سے پوچھتے ہو، اگر ہم جانتے تو تم سے نہیں چھپاتے، اور ہمارے لئے چھپانا جائز بھی نہیں۔۱۲م

۳۸۶۱۔ **عن** ابن عون قال: قال القاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنھما: انکم تسألون عن اشیاء ماکنا نسأل عنھا وتنقرون عن اشیاء ماکنا ننقر عنھا،

۳۸۵۹۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب ۱۱۶

۳۸۶۰۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فیما لیس فیه کتاب اللہ ولا سنة ۱۱۳

۳۸۶۱۔ السنن للدارمی باب التورع عن الجواب فیما لیس فیه کتاب اللہ ولا سنة ۱۲۰

وتسألون عن اشياء ما ادری ماهی ، ولو علمنا هاماحل لنا ان نكتمكموها۔

حضرت ابن عون رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: تم کچھ ایسی چیزوں کے بارے میں پوچھتے ہو جن کے بارے میں ہم نہیں پوچھتے تھے، اور تم ایسی چیزوں کے بارے میں تفتیش کرتے ہو جن میں ہم نہیں کرتے تھے۔ تم بہت سی ایسی چیزوں کے بارے میں سوال کرتے ہو جن کو ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا ہیں، اگر ہم جانتے تو ہمارے لئے یہ جائز نہیں تھا کہ تم سے چھپائیں۔ ۱۲م

۳۸۶۲۔ **عن** یحیی قال: قلت للقاسم ماأشد علی ان تسأل عن الشیٔ لایكون عندك وقد كان ابوك اماما؟ قال: ان اشد من ذلك عندالله و عند من عقل ان افتی بغیر علم او اروی عن غیر ثقة۔

حضرت یحیی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کیا: مجھے یہ بات بہت گراں معلوم ہوتی ہے کہ آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا جائے اور آپ کو وہ معلوم نہ ہو حالانکہ آپ کے والد تو امام تھے، فرمایا: اس سے زیادہ سخت اور گراں اللہ کے یہاں اور ہر عقلمند کے نزدیک یہ ہے کہ میں بغیر علم فتوی دوں، یا غیر ثقہ سے روایت کروں۔ ۱۲م

۳۸۶۳۔ **عن** عبدالعزیز بن رفیع قال سئل عطاء عن شیٔ قال: لاادری قال: قیل له: ألا تقول فيها برأيك ؟ قال : انی استحیی من الله ان يدان فی الارض برأی۔

حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ حضرت عطا ابن ابی رباح سے کوئی مسئلہ معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ اس پر آپ سے کسی نے کہا: آپ اپنی رائے اور اجتہاد سے کوئی جواب نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالٰی سے اس سلسلہ میں شرم کرتا ہوں کہ روئے زمین پر میری رائے سے کوئی دینی مسئلہ رواج پائے۔

۳۸۶۲۔ السنن للدارمی　باب التورع عن الجواب فیما لیس فیه كتاب الله ولاسنة ۱۱۵

۳۸۶۳۔ السنن للدارمی　باب التورع عن الجواب فیما لیس فیه كتاب الله ولاسنة ۱۰۸

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی ان مسائل میں اپنی رائے کو دخل نہیں دیتے جن کی علت واضح نہیں ، ہاں وہ مسائل کہ جن کی وجوہ ظاہر ہیں تو وہ اپنے ماخذ کی طرف منسوب ہونگی۔

ورنہ حقیقت حال یہ ہے کہ حضرت عطا سے بے شمار مسائل ان کی آرا اور اجتہادات سے منقول ہیں ۔ اور ابھی ایک مسئلہ گذرا کہ آپ نے حضرت طاؤس کے جواب کو اپنی رائے بتایا۔ انباء الحی ص ۱۷۲

۳۸٦٤۔ **عن** ابراهيم رضى الله تعالىٰ عنه انه سئل عن ثمانية ابواب مسائل ، فأجاب عن اربع وترك اربعا۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ سے آٹھ طرح کے مسائل معلوم کئے گئے تو آپ نے چار کے جوابات دیئے اور چار کو چھوڑ دیا۔ ۱۲م

۳۸٦٥۔ **عن** عمر بن ابى زائدة رضى الله تعالىٰ عنه قال : مارأيت احدا اكثر ان يقول اذا سئل عن شئ لاعلم لى به من الشعبى۔

حضرت عمر بن ابی زائدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں سوال کے جواب میں کسی کو زیادہ لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۳۸٦٦۔ **عن** مغيرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان عامر الشعبى اذا سئل عن شئ يقول لا ادرى ، فان ردوا عليه قال: ان شئت كنت حلفت لك بالله ان كان لى به علم ۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب

۳۸٦٤۔ السنن للدارمی	باب من هاب الفتيا	۱۳۲
۳۸٦٥۔ السنن للدارمی	باب من هاب الفتيا	۱۳٤
۳۸٦٦۔ السنن للدارمی	باب من هاب الفتيا	۱۸۸

کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے: میں نہیں جانتا، جب لوگ اس بات کو نہیں مانتے تو فرماتے اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالٰی کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اگر مجھے علم ہو۔۱۲م

۳۸٦۸۔ **عن** جعفر بن ایاس رضی اللہ تعالٰی عنه قال: قلت سعید بن جبیر: مالك لاتقول فی الطلاق شیئا ؟ قال: مامنه شیٔ الاقد سألت عنه ولکنی اکرہ ان احل حراما أو أحرم حلالا۔

حضرت جعفر بن ایاس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کیا: آپ طلاق کے سلسلہ میں کچھ کیوں نہیں کہتے ، فرمایا: میں نے ہر ہر مسئلہ کے بارے میں پوچھ لیا ہے لیکن یہ مجھے ناپسند ہے کہ کہیں حرام کو حلال یا حلال کو حرام ٹھہرادوں۔۱۲م

۳۸٦۹۔ **عن** ابن سیرین رضی اللہ تعالٰی عنه قال : قال حمیدبن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنهما: لئن أردہ بعیه احب الی من ان تکلف له مالا اعلم۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: اگر میں ان (سائلین) کو مصیبت میں مبتلا کردوں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں بہ تکلف وہ مسائل بیان کروں جن کا علم نہیں۔۱۲م

۳۸۷۰۔ **عن** محمد بن سیرین رضی اللہ تعالٰی عنه انه کان لا یفتی فی الفرج بشیٔ فیه اختلاف ۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ وہ شرمگاہ کی حلت وحرمت میں وہاں فتوی نہ دیتے جہاں اختلاف ہے۔۱۲م

۳۸٦۸۔السنن للدارمی باب من هاب الفتیا ۱۳٦

۳۸٦۹۔السنن للدارمی باب من هاب الفتیا ۱٤۹

۳۸۷۰۔السنن للدارمی باب من هاب الفتیا ۱٥٤

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ کی میزان الشریعہ میں ہے: ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے جورائے کی مذمت میں منقول ہے اس کی تاویل یہ ہے کہ جورائے ظاہر شریعت کے خلاف ہو۔ خود امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس رائے کے خلاف ہیں جس کی بعض متعصبین آپ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت میں رسوا ہونگے جب آمنے سامنے معاملہ پیش ہوگا۔

لہذا جن لوگوں کے دل میں نور ایمان ہوگا وہ ہرگز اس بات پر جرأت نہیں کرسکتے کہ ان حضرات کو برائی سے یاد کریں۔ ان حضرات کا مقام عالی شان تو یہ ہے کہ یہ زمین میں ایسے ہیں جیسے آسمان میں ستارے، کہ اہل زمین ستاروں کو پورے طور پر جاننے سے قاصر ہیں یہی حال ان کی جلالت شان کا ہے۔

شیخ محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں خود اپنی سند امام اعظم تک متصلا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

ایاکم والقول فی دین اللہ تعالیٰ بالرای وعلیکم باتباع السنة ، فمن خرج منها ضل۔

اللہ تعالیٰ کے دین میں رائے زنی سے بچو، تمہارے اوپر سنت کی اتباع لازم ہے جس نے اس کی حد سے تجاوز کیا وہ گمراہ ہوا۔

امام شعرانی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ آپ کی درسگاہ میں کوفہ کا ایک شخص آیا، اس وقت آپ کے یہاں احادیث کریمہ کا دور ہورہا تھا۔ وہ مرد بولا: ہمیں ان احادیث سے جدا رکھو۔ یہ سن کر آپ نے اس کو سخت سست کہا اور فرمایا: اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنن ہماری رہنمائی نہ فرماتیں تو ہم میں سے کوئی قرآن کو نہ سمجھ پاتا۔

پھر آپ نے فرمایا: بتاؤ تم بندر کے گوشت کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ اور قرآن میں اس کی کیا دلیل ہے۔ وہ یہ سن کر خاموش رہا اور پھر بولا: آپ کا اس سلسلہ میں کیا فتویٰ ہے؟ آپ نے جواباً فرمایا: یہ بہیمۃ الانعام سے نہیں۔ انباء الحی ص ۱۷۴

۳۸۷۱۔ **عن** الامام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ربیعة بن عبدالرحمن التیمی رضی الله تعالیٰ عنه : ان الله تعالیٰ انزل القرآن وترك فیه موضعا للسنة وسن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم السنة وترك فیها موضعا للرأی۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ربیعہ بن عبدالرحمٰن تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا اور اس سے کچھ چیزیں سنت رسول کے لئے چھوڑیں، پھر حضور علیہ السلام نے ان کو اپنی سنت سے بیان فرمادیا، اور حضور نے بھی کچھ مقامات رائے اور اجتہاد کے لئے ترک فرمادیئے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ربیعہ ابن عبدالرحمٰن فروخ تیمی ہیں، امام ثقہ اور مشہور فقیہ ہیں، رجال صحاح ستہ سے ہیں اور امام مالک کے استاذ، ان کو ربیعۃ الرأی کہا جاتا تھا۔ کیونکہ رائے اور اجتہاد میں ید طولی رکھتے تھے۔ انباء الحی　　ص ۱۷۵

۳۸۷۲۔ **عن** ابن وهب قال: قال مالك : الحكم الذی یحكم به بین الناس علی وجهین ۔ فالذی یحكم بالقرآن والسنة الماضیة فذلك الحكم الواجب والصواب ۔ والحكم الذی یجهد فیه العالم نفسه فیما لم یأت فیه شیئ فلعله ان یوفق ، قال: والثالث التكلف لما لا یعلم فما اشبه ذلك ان لا یوفق ۔

حضرت ابن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ حکم جس کے ذریعہ لوگوں میں فیصلہ کیا جائے وہ دو قسم پر ہے، وہ حکم جو قرآن وسنت سے ثابت وہ واجب وصواب ہے، اور وہ حکم جس میں عالم خود کوشش کرتا ہے جس کی کہیں صراحت نہ ہو تو امید ہے کہ وہ صحیح ہو، اور تیسرا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آدمی بہ تکلف کسی ایسے حکم کو بتائے جس کا علم نہیں رکھتا تو اس میں خطا کا زیادہ امکان ہے۔۱۲م

۳۸۷۱۔ التفسیر لابن ابی حاتم　　سورة الانعام تحت آیة (هذا كتاب انزلناه) ۸۱۲۱

۳۸۷۲۔---------

۳۸۷۳۔ **عن** علی بن المدینی قال: کان سفیان بن عیینة رضی اللہ تعالیٰ عنهما اذا سئل عن شیٔ یقول لا احسن فیقول : من نسأل؟ فیقول : سل العلماء وسل اللہ التوفیق۔

حضرت علی بن مدینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو فرماتے: مجھے اچھی طرح تحقیق نہیں، سائل کہتا: پھر ہم کس سے پوچھیں، فرماتے: علماء سے پوچھو اور اللہ تعالیٰ سے توفیق صواب کی دعا کرو۔۱۲م

۳۸۷۴۔ **عن** الامام الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنه انه قال مرة بمکة، سلونی عما شئتم اخبرکم عنه من کتاب اللہ تعالیٰ ، فقیل له: ماتقول فی المحرم یقتل الزنبور فقال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، وما آتاکم الرسول فخذوہ ومانهاکم عنه فانتهوا۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو، میں تمہیں اس کا جواب کتاب اللہ سے دوں گا، عرض کیا گیا: آپ اس محرم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے بھڑ کو مار ڈالا ہو، فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا، اللہ کے رسول جو تمہیں عطا فرمائیں اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔۱۲م

اس کے بعد یہ حدیث سنائی

۳۸۷۵۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۸۷۳۔حلیة الاولیاء لابی نعیم ترجمه سفیان بن عیینه

۳۸۷۴۔الاتقان للسیوطی النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة ۱۶۰/۲

۳۸۷۵۔الاتقان للسیوطی النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة ۱۶۰/۲

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی اتباع کرو جو میرے بعد ہیں، یعنی ابوبکر وعمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(پھر یہ حدیث روایت کی)

۳۸۷۶۔ **عن** طارق بن شهاب عن عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انه أمر بقتل المحرم الزنبور۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محرم کو بھڑ کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

میزان الشریعۃ الکبری میں امام شعرانی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ تمام مجتہدین کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کو اس امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے کہ اگر ان حضرات نے کتاب وسنت سے امت کے لئے احکام شرعیہ کا استنباط نہ فرمایا ہوتا تو دوسروں میں کوئی اس پر قدرت نہ پاتا۔

ان کے اجتہاد واستنباط کی دلیل یہ ہے کہ یہ سب کچھ ان حضرات نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع میں کیا۔ کیونکہ حضور نے ان تمام چیزوں کی خوب خوب وضاحت فرمائی جو قرآن کریم میں اجمالا مذکور تھیں۔ حالانکہ خود قرآن کریم فرماتا ہے۔

مافرطنا فی الکتاب من شیٔ۔

ہم نے قرآن میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی۔

تو اگر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے لئے طہارت ونماز اور حج وغیرہ کی کیفیت وتفصیل بیان نہ فرماتے تو قرآن سے استخراج احکام اور ان کی تفصیل کی طرف کوئی راہ نہ پاتا۔ اور ہم فرائض ونوافل کی تعداد رکعات وغیرہ کی معرفت بھی حاصل نہ کرپاتے۔

اسی میں امام شعرانی مزید فرماتے ہیں: میں نے اپنے شیخ شیخ الاسلام زکریا رحمۃ اللہ

۳۸۷۶۔الاتقان للسیوطی　النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطۃ　۲/ ۱۶۰

تعالیٰ علیہ کوفرماتے سنا اور یہ تمام تفصیل آپ نے بیان فرمائی۔

نیز میں نے اپنے آقا علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی یہی فرماتے سنا: کہ اگر حضور کی سنت کریمہ ہمارے لئے اجمال قرآن کو بیان نہ فرماتی تو علماء میں کوئی پانی وطہارت کے احکام نہ جانتا، صبح کی نماز میں دورکعتیں ظہر وعصر وعشاء میں چار رکعتوں، اور مغرب میں تین رکعتوں کی تعداد معلوم نہ ہوتی۔ اسی طرح نماز وروزہ، حج وزکوۃ، بیع وشراء، نکاح وطلاق وغیرہا مسائل فقہ کوکوئی نہ جان پاتا۔

لہذا یہاں سے ظاہر ہوا کہ قرآن امت کے لئے ضروری احکام کی بھی وضاحت نہیں فرماتا چہ جائیکہ تمام احکام، پھر باقی دینی اموراور دنیوی حالات ومعاملات بلکہ تمام چیزوں کا بیان قرآن کریم سے معلوم کرنا سب کے بس کی بات نہیں، ہاں اس پر ایمان لانا ضروری ہے کہ قرآن ہر چیز کا فی الواقع بیان ہے اور یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ والحمدللہ رب العالمین۔

امام شعرانی قدس سرہ السامی اپنی کتاب ''الجواہر والدرر'' میں فرماتے ہیں: جب بھی کسی آیت کی تاویل میں لوگوں کو ضرورت پیش آتی تو ہمیشہ امور غامضہ اور پوشیدہ علتوں کے سمجھنے سے قاصر رہے۔ یعنی کبھی مکمل طور پر ان کی معرفت حاصل نہ ہوسکی، بعض امور روشن ہوئے تو بہت کچھ پوشیدہ رہ گئے۔ رہی قرآن کے اجمال کی تفصیل تو اس میں کبھی کوئی ساحل تک نہ پہونچ سکا بلکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا خاصہ ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لتبین للناس مانزل الیھم۔

تاکہ آپ لوگوں کے لئے بیان کریں جوان کی طرف نازل ہوا۔

لہذا اللہ تعالیٰ نے صرف کتاب ہی نازل نہ فرمائی بلکہ اپنے رسولوں کواس کے بیان کی قوت وقدرت اوران علوم لدنیہ سے بھی نوازا جن سے وہ اجمال کی مکمل تفصیل فرمادیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں۔ امام عینی نے عمدۃ القاری میں۔ اور علامہ زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا:

کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احکام بہت سے صحابہ سے مخفی رکھتے اور بعض

کے لئے بعض اوقات بیان فرماتے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ ایسا سمندر ہے کہ جس کا پانی نہیں ناپا جاسکتا۔لیکن میں یہاں ایسے چند امور ذکر کرتا ہوں جو تبیان کے منافی ہیں۔صاحب بصیرت ان کا انکار نہیں کرسکتا۔ان تمام امور کا تعلق احکام دینیہ اور حلال وحرام کے مسائل سے ہے۔اس سے مزید واضح ہوجائے گا کہ قرآن کریم امت کے لئے واضح بیان نہیں۔

فاقول وباللہ التوفیق:

اولاً:-صحابہ کرام کے درمیان عظیم اختلاف رہا حتی کہ ترکہ وفرائض کے مسائل میں بھی جبکہ ان میں رائے کو بہت کم دخل ہے۔یہاں تک کہ ان پانچ حضرات کے درمیان بھی اختلاف تھا جو اعلم صحابہ شمار ہوئے۔یعنی حضرات خلفائے اربعہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ایک مسئلہ فرائض میں ان پانچوں حضرات کے الگ الگ پانچ اقوال منقول ہیں۔تفصیل اس طرح ہے۔کہ ایک شخص نے ماں، دادا اور حقیقی بہن کو چھوڑا۔تو ان کے نزدیک اس طرح تقسیم ہوگی۔

مسئلہ صدیق اکبر ۳ر سہام پر

ماں	دادا	بہن
۱	۲	محروم

مسئلہ فاروق اعظم ۹ر سہام پر

ماں	دادا	بہن
۳	۴	۲

مسئلہ عثمان غنی ۳ر سہام پر

ماں	دادا	بہن
۱	۱	۱

مسئلہ علی مرتضی ۶ر سہام پر

ماں	دادا	بہن
۲	۱	۳

مسئلہ ابن مسعود ۶؍ سہام پر

ماں	دادا	بہن
۱	۲	۳

۳۸۷۷۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اختلف علی وابن مسعود وزیدبن ثابت وعثمان بن عفان وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم فی جد وام واخت لاب وام ۔ فقال علی : للأخت النصف والام الثلث وللجد السدس۔وقال ابن مسعود : للاخت النصف وللام السدس وللجد الثلث۔ وقال عثمان: للام الثلث وللاخت الثلث وللجد الثلث۔ وقال زید ھی علی تسعة اسھم ، للام الثلث ثلاثه ومابقی فثلثان للجد والثلث للاخت ۔ وقال ابن عباس :للام الثلث ومابقی فللجد ولیس للاخت شئ ۔انباء الحی ص ۱۷۹

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی، ابن مسعود، زید بن ثابت، عثمان غنی اور بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان دادا، ماں اور حقیقی بہن کے ترکہ پانے کے سلسلہ میں اختلاف ہوا۔تو حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے نزدیک بہن کو نصف، ماں کو ثلث اور دادا کو سدس حصہ ملے گا۔

حضرت ابن مسعود کے نزدیک بہن کو نصف، ماں کو سدس، اور دادا کو ثلث ملے گا۔

(یہ ہی ہم احناف کا مسلک ہے)

حضرت عثمان غنی کے نزدیک ماں کو ثلث، بہن کو ثلث اور دادا کو بھی ثلث ملے گا۔

اور حضرت زید بن ثابت کے نزدیک ۹؍ سہام پر منقسم ہو کر ماں کو ثلث یعنی تین سہام۔ اور جو باقی رہے یعنی چھ ان کا دو ثلث دادا کو اور ایک ثلث بہن کو ملے گا۔

۳۸۷۷۔المصنف لعبدالرزاق ۱۹۰۶۹

حضرت ابن عباس کے نزدیک ماں کو ثلث، اور باقی دادا کو، بہن محروم رہے گی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات واضح رہے کہ حضرت ابن عباس نے صدیق اکبر کی اتباع کی، اور زید بن ثابت کا قول فاروق اعظم کا قول ہے۔ تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ کریں:

۳۸۷۸۔ **عن** عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :ان ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ن یجعل الجد ابا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دادا کو باپ کے مرتبہ میں شمار فرماتے۔ ۱۲م

۳۸۷۹۔ **عن** قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دعاعمربن الخطاب ، علی بن ابی طالب وزید بن ثابت وعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فسألھم عن الجد

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی مرتضی، زید بن ثابت اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا اور ان سب حضرات سے دادا کی میراث کے سلسلہ میں پوچھا۔ ۱۲م

۳۸۸۰۔ **عن** ابن الشھاب الزھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انما ھذہ فرائض عمربن الخطاب ولکن زید اثارھا بعد وفشت عنہ ۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ حصے تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعین کئے ہوئے ہیں، پھر آپ کے آثار اور زیادہ ہوگئے اور شائع وذائع ہوئے۔ ۱۲م

۳۸۷۸۔الجامع الصحیح للبخاری کتاب الفرائض ، باب میراث الجد

۳۸۷۹۔المصنف لعبدالرزاق کتاب الفرائض باب فرض الجد ۱۹۰۵۹

۳۸۸۰۔المصنف لعبدالرزاق ۱۹۰۶۰

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ثانیا:۔آپسی مناظرے، بعض کا دوسروں کے اقوال کورد کرنا، اوراپنے اقوال پر جم جانا ۔ یہ اس بات کی نشانیاں ہیں کہ ان سے بہت سے مسائل کی حقیقت پردۂ خفا میں رہی ، حتی کہ بحث وتمحیص کے بعد بھی بہت احکام واضح نہ ہوسکے ۔ یہ طریقہ بھی صحابہ کرام کے زمانہ سے جاری وساری ہے۔انباء الحی ص ۱۷۹

۳۸۸۱۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمربن الخطاب وعثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کانا یتنازعان فی المسألۃ بینہما حتی یقول الناظر الیہما لایجتمعان ابدا ۔ فمایفترقان الا علی احسنہ واجملہ ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کسی مسئلہ میں اختلاف ہوتا، حتی کہ دیکھنے والا کہتا کہ اب یہ دونوں حضرات اس مسئلہ میں اتفاق نہیں کر پائیں گے، لیکن جب جدا ہوتے تو کسی اچھی صورت پر اتفاق ہو چکا ہوتا۔۱۲م

۳۸۸۲۔ **عن** جری بن کلیب قال: رأیت علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یأمر بشیٔ وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ینھی عنہ ۔ فقلت لعلی ان بینکما لشرا، قال مابیننا الا بخیر۔

حضرت جری بن کلیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ایک چیز کا حکم فرماتے ،اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اسی سے منع فرماتے ، میں نے حضرت علی سے عرض کیا: آپ دونوں حضرات کے درمیان کوئی غلطی پر ہے، فرمایا: ہم دونوں کے درمیان ہر ایک بھلائی پر ہے۔۱۲م

۳۸۸۱۔کنزالعمال للمتقی آداب العلم متفرقہ ۲۹۵۱۳

۳۸۸۲۔السنن للدارمی باب فی زوج وابوین ۲۸۷۸

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ثالثاً:۔ ہر مجتہد خطا وصواب کے درمیان دائر رہتا ہے، اور ہر ایک کا قول اخذ ورد کے مابین ہے، یعنی اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کے سوا ہر قول اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس کو قبول کیا جائے یا رد کردیا جائے۔

۳۸۸۳۔ **عن** عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا حکم الحاکم فاجتھد فأصا ب فلہ اجران ، واذاحکم فاجتھد ، فأخطأ فلہ اجر واحد۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی حاکم اجتہاد کرے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کو دوگناہ ثواب ہے، اور اجتہاد میں غلطی ہوجائے تو ایک ثواب پھر بھی ہے۔۱۲م

۳۸۸٤۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مثلہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی کے مثل فرمایا۔۱۲م

۳۸۸۵۔ **عن** عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : ان رجلین اختصما الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لعمرو: اقض بینھما ، قال: اقضی وانت حاضر ، قال : نعم ، علی انک ان اصبت فلک عشر اجور وان اجتھدت فأخطأ ت فلک اجر۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے اپنا مقدمہ

۳۸۸۳۔الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاعتصار باب اجر الحاکم اذا اجتھد

۳۸۸٤۔الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاعتصار باب اجرالحاکم

۳۸۸۵۔المستدرک للحاکم کتاب الاحکام

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ان کا فیصلہ کردو، عرض کیا: میں فیصلہ آپ کے حضور کروں، فرمایا: ہاں، اگر تم نے صحیح فیصلہ کیا تو دس نیکیاں حاصل ہوں گی، اور تم نے اجتہاد کیا اور اس میں خطا ہوگئی تو ایک نیکی پھر بھی ملے گی۔ ۱۲م

۳۸۸۶۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اجتهد فاذا اصبت فلك عشر حسنات ، وان اخطأت فلك حسنة ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اجتہاد کرو، اگر صحیح ہوا تو دس نیکیاں، اور اگر خطا ہوئی تو ایک۔ ۱۲م

۳۸۸۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لیس من احد الا یؤخذ من قوله ویدع ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں سے ہر ایک ایسا ہے کہ اس کے قول پر عمل بھی ممکن اور ترک بھی۔ ۱۲م

۳۸۸۸۔ **عن** مجاهد وعطاء رضی الله تعالیٰ عنهما قال: مامن احد الا ومأخوذ من کلامه ومردود علیه الا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت مجاہد اور عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہر ایک شخص ایسا ہے کہ اس کا کلام قابل عمل بھی ہے اور چھوڑا بھی جاسکتا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان۔ ۱۲م

۳۸۸۶۔ کنزالعمال للمتقی　الباب الاول فی القضاء　۱۵۰۱۹

۳۸۸۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی　۱۱۹۴۱

۳۸۸۸۔ الیواقیت والجواهر للشعرانی　المبحث التاسع وا لأربعون

۳۸۸۹۔ **عن** الامام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ما من احد الا وماخوذ من

کلامه و مردود علیه الا صاحب هذا القبر صلی الله تعالیٰ علیه و سلم ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے ہر ایک کا قول لائق عمل بھی ہوسکتا ہے اور رد بھی کیا جاسکتا ہے مگر اس روضہ انور میں آرام فرمانے والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رابعا:۔خواہ صحابی ہوں یا مجتہد، امام ہوں یا کسی بھی علمی منصب پر، جب بھی علم وفتوی سے تعلق رکھا تو بسا اوقات ان کو یہ کہنا پڑا کہ ''لا ادری'' میں نہیں جانتا۔

۳۸۹۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا ادری نصف العلم ۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (لا ادری) یعنی میں نہیں جانتا، کو نصف علم فرماتے تھے۔۱۲م

۳۸۹۱۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه : اذا سئل احدکم عما لا یدری فلیقل : لاادری فانه ثلث العلم۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تم سے ایسی چیز کا سوال ہو جس کو تم نہیں جانتے تو کہو: ''لا ادری'' کہ یہ تہائی علم ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: انسان ہر مسئلہ علم وعدم علم کے درمیان ہے۔لہذا ''لا ادری'' نصف علم ہوا۔اور

۳۸۸۹۔الیواقیت والجواهر للشعرانی المبحث التاسع والاربعون

۳۸۹۰۔السنن للدارمی باب (۲۶) ۱۸۶

۳۸۹۱۔اتحاف السادۃ المتقین الباب السادس فی آفة العلم

ہر مسئلہ کے لئے یا تو نص صریح ہوگی۔یا استنباط صحیح سے مسئلہ معلوم ہوگا۔یا ''لا ادری'' کہنا ہوگا۔ تو یہ تہائی علم ہوا۔

چونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہاء کے سردار ہیں لہذا انہوں نے ''لا ادری'' کو ثلث علم کہا۔اور امام شعبی نے کبھی اجتہاد نہیں فرمایا اور اپنی رائے سے کبھی کچھ نہیں کہا لہذا یہ ''لا ادری'' کو نصف کہتے ہیں۔

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مجلس میں چالیس مسائل دریافت کئے گئے تو صرف چار کا جواب دیا اور چھتیس (۳۶) کے بارے میں (لا ادری) فرمایا۔

امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پچاس مسائل پوچھے گئے تو کسی کا جواب نہیں دیا۔ مجلس میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے لہذا آپ کی طرف اشارہ کیا کہ ان سے معلوم کرو۔آپ نے سب کے جواب عطا فرمائے۔یہ سن کر امام اعمش نے فرمایا: آپ نے یہ مسائل کہاں سے حاصل کئے؟ آپ نے کہا: انہی احادیث سے جو میں نے آپ سے سماعت کی ہیں۔پھر ہر مسئلہ حدیث سے استنباط کر کے دکھایا۔یہ دیکھ کر امام اعمش نے فرمایا:

حسبك مـاحدثتك مائة يوم تحدثني به في ساعة ـ يا معشر الفقهاء ـ نحن الصيادلة وانتم الاطباء ، وانت يا اباحنيفة قد اخذت بكلا الطرفين ـ

نیز اس موقع کے سوا خود امام اعظم سے بھی بعض مسائل میں ''لا ادری'' ثابت ہے۔ ایسے نو (۹) مسائل کی طرف شیخ الاسلام ابن ابی شریف نے اپنے اس شعر میں اشارہ کیا ہے۔

حمل الامام ابو حنيفة دينه ـ ان قال لاادرى لتسعة أسئلة ـ

اور علامہ شامی نے تو دس مسائل بتائے ہیں بلکہ درمختار میں سراج وہاج سے نقل کر کے ایسے چودہ (۱۴) بیان کئے ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ایک مسئلہ معلوم کیا گیا جب آپ منبر وعظ پر تشریف فرما تھے۔آپ نے اس کے جواب میں ''لا ادری'' فرمایا۔سائل بولا: آپ تو سب پر فوقیت رکھتے ہیں۔آپ نے فرمایا: میں اپنا مبلغ علم جانتا ہوں، اگر میں اپنے علم سے بڑھ کر کوئی بات کہوں تو یہ آسمان سے بلند ہونے کی کوشش ہوگی۔او کما قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قوت القلوب اور احیاء العلوم میں ہے کہ فقہائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان میں (لاادری) کہنے والوں کی تعداد (ادری) کہنے والوں سے زیادہ ہے۔ ان میں حضرت سفیان ثوری، امام مالک، امام احمد بن حنبل، فضیل بن عیاض اور بشر بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم سرفہرست ہیں۔

خامساً: صحابہ کرام ہوں یا بعد کے ائمہ، جب کسی مسئلہ میں کوئی قول فرماتے تو بسا اوقات اس سے رجوع فرمالیتے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ اپنے قول کو ترک فرمادیتے اور پھر اس سلسلہ میں خاموش رہتے۔

۳۸۹۲۔ **عن** عبیدۃ السلمان قال: لقد حفظت من عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الجدمائۃ قضیۃ مختلفۃ ۔ انباء الحی ص ۱۸۲

حضرت عبیدہ سلمانی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دادا کے سلسلہ میں ایک سو فیصلے مختلف انداز میں سنے۔ ۱۲م

۳۸۹۳۔ **عن** طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ربما رأی ابن عباس الرأی ثم ترکہ، وقد کثرالقول القدیم والحدید فی فقہ الامام المطلبی عالم قریش رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سادساً: بسا اوقات فقہائے کرام اپنی ایک رائے پر مطمئن نہیں ہوتے اور اس بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے کہ کل کو اس رائے کے خلاف قول کرنا پڑے گا۔ اس کی دلیل حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول ہے جو گذرا کہ فرماتے تھے: اگر صواب و درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے، اور اگر کوئی غلطی واقع ہوئی تو ہماری اور شیطان کی جانب سے۔ حتی کہ بعض ائمہ تابعین نے اپنے فتاوی تحریر کرنے سے منع

۳۸۹۲۔ السنن الکبری للبیہقی کتاب الفرائض باب التشدید فی الکلام

۳۸۹۔ السنن للدارمی باب الرجل یفتی بشی ٦٥١

فرمایا کہ ہوسکتا ہے کل کو ہمیں ان سے رجوع کرنا پڑے۔

سابعا: آیات واحادیث میں بظاہر تعارض نظر آنا جیسا کہ امام رازی سے منقول ہے۔ کہ ظاہر آیات میں کبھی تعارض واقع ہوتا ہے، تو جب کسی کو تاویل معلوم نہیں ہوتی تو یہ وسوسہ گذرتا ہے کہ شاید یہ کتاب حق نہ ہو۔ ہاں جب تاویل جان لیتا ہے تو کتاب اللہ تاویل کے مطابق نظر آتی ہے اور یہ اس کے لئے نور وہدایت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔

اس سے قبل حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت ابن عباس کا قول بھی گذرا کہ دو بہنوں کو جمع کرنے کے سلسلہ میں ایک آیت حرمت پر دال ہے اور دوسری حلت پر۔

ثامناً: تمام فقہاء کا احادیث کی طرف رجوع کرنا، یہ خود س بات کی دلیل ہے کہ قرآن ان کے حق میں تبیان نہیں تھا۔

تاسعاً: جب احادیث میں بھی کوئی حکم نظر نہ آئے تو رائے اور اجتہاد کی طرف رجوع کرنا، یہ ایسی چیزیں ہیں جو ضروریات دین سے ہیں۔

امام بخاری سے منقول ہے اور امام غزالی فرماتے ہیں۔ کہ تمام صحابہ کرام سے رائے اور اجتہاد کا ثبوت قطعی ہے، اسی طرح اجتہاد کے قائلین کے بارے میں ثبوت بھی۔ اور یہ تواتراً وقائع مشہورہ میں ثابت ہے، لہذا اس ے علم ضروری حاصل ہوا۔ اب رہا بعض حضرات کا اس کی مخالفت کرنا تو یہ رائے اور اجتہاد کے بارے میں مقطوع اور غیر ثابت روایات میں ہے، نیز یہ خود صحیح روایات کے معارض ہیں جو خود انہیں حضرات سے مروی ہیں۔ لہذا ایک ضروری چیز کو ان روایات مقطوعہ غیر ثابت سے کیسے ترک کیا جاسکتا ہے۔

نیز اسی میں یہ بھی ہے کہ یہ حضرات اس سلسلہ میں متفق نظر آتے ہیں جہاں نص نہ ہو۔ لہذا یہ اجماع ہوا جو حجت قطعی ہے۔

اسی طرح فواتح الرحموت میں اس بات کی صراحت ہے کہ قیاس کا دلیل شرعی ہونا ضروریات دین سے ہے۔

فقہائے کرام کے محاورات ومطارحات خود اس بات کا ثبوت ہیں کہ ان کے لئے بہت

سے احکام ومسائل قرآن سے ظاہر نہ ہو سکے۔ کیونکہ انہوں نے ایسے مقامات پر یا تو احادیث سے استنباط کیا۔ یا آثار صحابہ وتابعین سے یا قیاس سے۔ یہاں تک کہ امام شافعی نے تو ان چیزوں سے ثابت احکام کو بھی قرآن کریم ہی کی طرف منسوب فرمایا۔ جیسا کہ حالت احرام میں زنبور کو مار ڈالنے کا حکم بیان فرمایا۔

اسی سے قریب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ قول بھی ہے کہ آپ نے ''واصلہ وواشمہ'' وغیرہا پر لعنت فرمائی، بنو اسد کی ایک عورت حاضر ہوئی اور کہا: آپ اس اس طرح عورتوں پر لعنت فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں کیوں نہ لعنت کروں ایسی عورتوں پر جن پر خود حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ بلکہ خود کتاب اللہ میں بھی اس کا ذکر ہے۔ اس نے عرض کیا: میں نے پورا قرآن پڑھا، مجھے کہیں یہ حکم نظر نہ آیا۔ فرمایا: اگر تم پڑھتیں تو ضرور یہ حکم پاتیں کیا تم نے نہیں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما آتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا۔

یہ آیت سن کر بولیں: ہاں کیوں نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا۔

عاشراً: ہر مسئلہ اجتہادی میں مجتہدین ظن غالب سے کام لیتے ہیں ایسا نہیں کہ قطعی طور پر کسی چیز کا فیصلہ کرلیں اور اپنے مخالف کو گمراہ قرار دیدیں۔ ہاں اصول اعتقاد میں حکم قطعی ہوتا ہے اور مخالف گمراہ و بددین بلکہ کبھی کافر و مرتد بھی قرار دیا جاتا ہے۔

لہذا اصولی اور فروعی اختلاف کا فرق واضح رہنا چاہئے اور صحابہ کرام کے زمانہ سے آج تک اسی پر لوگ کاربند ہیں۔

ان تمام دلائل کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ امت کے کسی فرد کے لئے مسائل غیر اجماعیہ میں قرآن تبیان نہیں بلکہ بہت سے اجماعی مسائل میں بھی یہ ہی حال ہے۔ کہ بسا اوقات اجماع کرنے والے اس مسئلہ میں ظن سے کام لیتے ہیں اور اس میں قطعیت اجماع کی جہت سے آتی ہے نہ کہ اجماع سے پہلے۔ فواتح الرحموت میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

پہلے ہم نے نوے (۹۰) دلائل ذکر کئے پھر ان پر یہ دس مزید ہیں لہذا یہ کل سو (۱۰۰) ہوئے۔ والحمد للہ رب العالمین ۔ انباء الحی ص ۱۸۵

۳۸۹۴۔ **عن** امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام قال : بکتاب اللہ تعالیٰ یضلون ۔ انباء الحی ص ۱۹۱

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم فرماتے ہیں: کتاب اللہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہوں گے۔ ۱۲م

۳۸۹۵۔ **عن** امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تکون مدینۃ بین الفرات ودجلۃ یکون فیھا ملک بنی عباس وھی الزوراء تکون فیھا حرب مقطعۃ تسبی فیھا النساء ویذبح فیھا الرجال کمایذبح الغنم۔

امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرات اور دجلہ کے درمیان ایک شہر جس کو حکمراں بنوعباس سے ہوگا اس میں خونریز جنگ ہوگی، عورتیں قیدی بنائی جائیں گی، اور مردوں کو ایسا ذبح کیا جائے گا جیسے بکریوں کو۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خطیب بغداد نے اس حدیث کو نقل کر کے یہ بتانا چاہا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغداد معلیٰ کے قیام اور اس میں ہونے والی عظیم جنگ کی خبر دی ہے۔

پھر اس روایت کی سند کو ضعیف شدید قرار دیا ہے۔ امام سیوطی الجامع الکبیر میں فرماتے

۳۸۹۴۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی　　الاصل الثالث والستون والمائۃ

۳۸۹۵۔ تاریخ بغداد للخطیب

ہیں: میں کہتا ہوں کہ یہ جنگ واقع ہوئی اور قتل عام بھی ہوا جب کہ خطیب کے انتقال کو دو سو سال سے زیادہ گذر چکے تھے۔ تو اس اعتبار سے کہ حدیث واقعہ کے مطابق ہوئی اس کا ضعف جاتا رہا اور اس کو قوت حاصل ہوئی۔

قلت: یہاں سے اس شخص کی سند و روایت کے سلسلہ میں کوتاہ دستی معلوم کی جاسکتی ہے، کہ کسی کو اگر کسی سند سے تمسک نہیں کرنا ہو تو اس کی بالکلیہ نفی کر دیتا ہے اور صاف انکار کر دیتا ہے کہ حدیث ہی نہیں۔ بلکہ اس کو اس مقام پر کہنا چاہئے کہ ثابت نہیں۔ کیونکہ بہت ضعیف سندیں ایسی ہیں جو صحیح چیزیں بیان کرتی ہیں۔ بہت سے نسیان کے شکار کثیر چیزوں کے حافظ ہوتے ہیں بلکہ بڑا جھوٹا بھی کبھی سچ بول جاتا ہے۔ ہاں جس روایت کی عقل صحیح۔ یا نقل صریح۔ یا حس صحیح نفی کر دے وہ منفی ہے۔ (انباء الحی ص ۱۹۱)

۳۸۹۶۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ليس بخيركم من ترك ديناه لآخرته ولا آخرته لدنياه حتى يصيب منهما جميعا، فان الدنيا بلاغ الى الآخره ولاتكونوا كلا على الناس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں وہ بھلا نہیں جو دنیا کو آخرت کے لئے چھوڑے اور نہ وہ جو آخرت کو دنیا کے لئے چھوڑے، بلکہ دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کی طرف پہونچانے والی ہے، اور تم لوگوں پر بوجھ نہ بن جانا۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت ہمارے دین ودنیا دونوں کی اصلاح کے لئے ہوئی۔ لہذا آپ نے عبادات ومعاملات دونوں کے احکام بیان فرمائے، چنانچہ آپ نے جس طرح نماز وروزہ، اور حج وزکوۃ کے مسائل بیان فرمائے اسی طرح خرید وفروخت، تجارت ومزارعت، ہبہ وشرکت، مضاربت ووصیت، اکل وشرب، نکاح طلاق، لباس ومرکب،

۳۸۹۶۔ کنزالعمال للمتقی ٦٣٣٤

سیاسیات، غرضکہ ہردم وقدم کے احکام بھی تفصیل سے بیان فرمائے۔ قسم بخدا اگر آپ کی بعثت نہ ہوئی ہوتی تو نہ ہمارا دین سنورتا اور نہ دنیا آراستہ ہوتی۔ ہمیں حضور ہی نے یہودیوں اور نصرانیوں کی رہبانیت سے منع فرمایا اور حکم فرمایا کہ ہم کھائیں بھی اور روزہ دار بھی رہیں۔ سوئیں بھی اور بیدار بھی رہیں۔ بیویوں اور باندیوں سے استمتاع بھی کریں۔ حتی کہ ہمارے دین میں آسانیاں رکھیں اور شدت ودشواری سے بچایا۔　　(انباء الحی ص۲۲۲)

۳۸۹۷۔ **عن** ابی نضرة قال: قال رجل منا یقال له جابر او جویر طلبت حاجة الی عمر رضی الله تعالیٰ عنه فی خلافته فانتهیت الی المدینة لیلا، فغدوت علیه وقد اعطیت فطنه ولسانا او قال منطقا، فأخذت فی الدنیا فصغرتها فترکتها لا نسوی شیئا والی جنبه رجل ابیض الشعر ابیض الثیاب، فقال لما فرغت: کل قولك کان مقاربا الا وقوعك فی الدنیا، وهل تدری ماالدنیا، ان الدنیا فیها بلاغنا او قال زادنا الی الآخرة، وفیها اعمالنا التی نجزی بها فی الآخرة، قال: فاخذ فی الدنیا رجل هو اعلم بها منی، فقلت: یا امیرالمومنین! من هذا الرجل الذی الی جنبك، قال: سید المسلمین ابی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه۔

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے (جن کا نام جابر یا جویبر تھا) بتایا کہ میں حضرت عمر فاروق اعظم کے دور خلافت میں آپ کے پاس ایک ضرورت سے رات کو مدینہ پہونچا، صبح آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ مجھے ذہانت وطلاقت اور قوت گویائی کی دولت ملی تھی، لہذا میں نے دنیا کے تعلق سے گفتگو شروع کی اور اس کو نہایت حقیر ثابت کر کے علیحدگی کا عندیہ پیش کردیا، آپ کے بغل میں ایک صاحب سفید لباس اور سفید ریش والے بیٹھے تھے، میں جب اپنی گفتگو سے فارغ ہوگیا تو انہوں نے فرمایا: تمہاری تمام باتیں تو تقریباً ٹھیک ہیں مگر دنیا کے بارے میں جو تم نے کہا تو کیا تم جانتے ہو کہ دنیا کیا ہے؟ بیشک دنیا آخرت تک پہونچنے کا ذریعہ ہے اور اس میں ہمارے اعمال ہیں جن کا ہمیں آخرت

۳۸۹۷۔ الادب المفرد للبخاری　　۴۷۶

میں بدلہ ملے گا، پھر فرمایا: اس دنیا کو انہوں نے اختیار فرمایا جو مجھ سے بھی زیادہ اس کو جانتے تھے ،میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ آپ کے برابر کون صاحب ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں کے سردار ابی بن کعب۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔۱۲م

۳۸۹۸۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا ملعونۃ وملعون مافیہا الا ماابتغی بہ وجہ اللہ تعالیٰ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند حسن کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں ملعون ہیں مگر وہ جن سے اللہ کی رضا مطلوب ہو ۔۱۲م

۳۸۹۹۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الدنیا ملعونۃ وملعونۃ مافیہا الاماکان منہا للہ عزوجل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں ملعون ہیں مگر وہ جن سے رضائے الٰہی مقصود ہو۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو جو چیزیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ان کا بیان ضروری ہے، چنانچہ بے شمار حدیثوں میں مصالح دینیہ اور منافع بدنیہ کی طرف حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رہنمائی فرمائی۔ اگر ان کو جمع کیا جائے تو ایک دفتر طویل ہو جاتے۔

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

۳۸۹۸۔مجمع الزوائد للھیثمی　　باب ماجاء فی الرباء

۳۸۹۹۔حلیۃ الاولیاء لابی نعیم　　ترجمہ محمدبن المنکدر　　۲۳۰

معجزات باہرہ میں سے وہ علوم ومعارف ہیں جن کواللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جمع فرمایااور تمام مصالح دین ودنیا پر آپ کو اطلاع بخشی۔

نیز فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تواتراً منقول ہے کہ آپ دنیوی امور، ان کی باریک مصلحتوں اور سیاسیات پر مشتمل ایسی چیزوں کے عارف تھے جوانسانوں کے بس کی بات نہیں۔ (انباءالحی ص۲۲۳)

۳۹۰۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:ان ھذا المال حلوۃ خضرۃ ، ونعم صاحب المسلم ھو لمن اعطاھا المسکین والیتیم وابن السبیل ، فمن اخذہ ووضعہ فی حقہ ، فنعم المعونۃ ھو ، ومن اخذہ بغیر حقہ کان کالذی یأکل ولایشبع ویکون علیہ شھیدا یوم القیامۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ مال ومتاع بہت شیریں اور سبز ہے، اور یہ اس مسلمان کے لئے بہت خوب ہے جو اس سے مسکین یتیم اور راہ گیر کودے، تو جس نے اس کو حاصل کیا اور اس کے حق میں خرچ کیا تو یہ بہترین مددگار ہے، اور جس نے ناحق خرچ کیا تو اس شخص کی مثال ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور یہ مال اس پر قیامت کے دن گواہ ہوگا۔۱۲م

۳۹۰۱۔ **عن** ابی کبشۃ الانماری رضی الہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: احدثکم حدیثا فاحفظوہ ، انما الدنیا لاربعۃ نفر، عبدرزقہ اللہ مالا وعلما فھو یتقی فیہ ربہ ویصل فیہ رحمہ ویعلم للہ مافیہ حقا فھذا بافضل المنازل ۔وعبد رزقہ اللہ تعالیٰ علما ولم یرزقہ مالا وھو صادق النیۃ

۳۹۰۰۔الجامع الصحیح للبخاری کتاب الجہاد باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ
الصحیح لمسلم کتاب الزکوۃ باب التحذیر من الاغترار
۳۹۰۱۔الجامع للترمذی ابواب الزھد باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر

یقول : لو ان لی مالا لعملت بعمل فلان فهو بنیته واجرهما سواء ، وعبد رزقه الله تعالیٰ مالا ولم یرزقه علما یخبط فی ماله بغیر علم لایتقی فیه ربه ولا یصل فیه رحمه ولایعلم لله تعالیٰ فیه حقا فهذا باخبث المنازل ۔ وعبد لم یرزقه مالا ولاعلما فهو یقول : لو ان لی مالا لعملت فیه بعمل فلان فهو بنتیه ووزرهما سواء

۔

حضرت ابوکبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اس کو محفوظ کرلو۔ دنیا صرف چار لوگوں کے لئے ہے، ایک وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال اور علم دیا، تو وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اللہ کا حق اس سلسلہ میں پہچانتا ہے، یہ سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے۔ دوسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے علم عطا فرمایا اور مال نہ دیا، اور وہ اچھی نیت رکھتا ہے، کہتا ہے: کہ اگر مجھے مال ملتا تو فلاں کی طرح اچھے اچھے کاموں میں خرچ کرتا۔ تو یہ اور وہ دونوں اجر میں برابر ہیں۔ تیسرا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال دیا اور علم نہیں دیا، تو اب یہ اپنے مال میں جہالت کے سبب بے راہ روی کا شکار ہے، اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا، صلہ رحمی نہیں کرتا، اور اللہ کا حق نہیں پہچانتا، تو یہ بد ترین مقام پر ہے۔ چوتھا وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ مال دیا اور نہ علم۔ اور کہتا ہے: کہ اگر مجھے مال ملتا تو فلاں کی طرح اڑاتا۔ تو بدنیتی کے سبب یہ اور وہ دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

۳۹۰۲۔ **عن** طاؤس بن ۱شیم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نعمت الدار الدنیا لمن تزود منها لأخرته حتی یرضی ربه ۔وبئست الدنیا لمن صدته آخرته وقصرت به عن رضاء ربه ۔

حضرت طاؤس بن اشیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کا گھر اس کے لئے بہت اچھا ہے جو اس سے آخرت کا توشہ تیار

۳۹۰۲۔ المستدرك للحاكم كتاب الرقاق استعد للموت قبل نزول الموت

کرے کہ اس سے اس کا رب راضی ہو۔ اور یہ گھر اسکے لئے بہت برا ہے جو آخرت کے لئے اس کو آڑ بنالے اور اپنے رب کی رضا حاصل نہ کر سکے۔ ۱۲م

۳۹۰۳۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لاتسبوا الدنیا ، فلنعم المطیۃ للمؤمن علیھا یبلغ الخیر وعلیھا ینجو من الشر ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کو گالی نہ دو، یہ مومن کے لئے بہترین سواری ہے، اس کے ذریعہ بھلائی تک پہونچے گا اور شر سے نجات پائے گا۔ ۱۲م

۳۹۰۴۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نعم العون علی تقوی اللہ المال ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تقوی اور پرہیزگاری پر بہترین معاون مال ہے۔ ۱۲م

۳۹۰۵۔ **عن** معاویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : نعم العون علی الدین قوت سنۃ ۔

حضرت معاویہ حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سال کا رزق جمع کر لینا دین کے لئے بہترین مددگار ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غالباً تمہیں اس بات میں شک نہیں ہوگا کہ مومن کے تمام دنیوی کام بھی دین ہیں، خواہ وہ کھانا پینا ہو۔ یا لباس اور سواری ہو۔ زیب وزینت ہو۔ یا خرید وفروخت۔ کھیتی اور زراعت ہو

۳۹۰۳۔ مسند الفردوس للدیلمی باب لام الف ۷۲۸۸

۳۹۰۴۔ مسند الفردوس للدیلمی باب لام الف ۶۷۵۶

۳۹۰۵۔ الطبرانی فی الکبیر

۔یا اپنے اہل وعیال سے خوش طبعی ۔اپنے گھوڑے وغیرہ سواری کے جانوروں اور دیگر سواریوں کا سیکھنا سکھانا۔حتی کہ شادی بیاہ میں مسابقت اور خربوزہ وغیرہ سے آپسی کھیل۔

رہا منافق تو اس کے تمام دینی کام بھی محض دنیا ہیں، حتی کہ روزہ نماز، حج وصدقات، تواضع وپرہیزگاری۔ان میں امتیاز نیتوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔اور مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، جبکہ منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے۔

تو اگر دینی امور سے خالص دینی امور ہی مراد ہوں جن میں دنیا کو دخل نہ ہو تو ایسی تخصیص واضح البطلان ہے۔اور اگر ایسی چیزیں مراد ہوں جن کو دین میں دخل ہے اور دینی امور کے لئے ذریعہ ہیں تو پھر تخصیص وتعمیم دونوں برابر انباء الحی ص ۲۶۶

واضح رہے کہ افعال مکلفین خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی حکم شرعی سے خالی نہیں ہونگے۔ یعنی مستحب سے لے کر فرض تک اور کراہت سے لے کر حرمت تک اور اباحت۔اور ان تمام چیزوں کا بیان شان نبوت ہی کے لائق ہے۔اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی ہے کہ نبی مباحات میں نہ مخالفت کرتے اور نہ شدت سے پیش آتے ہیں۔ان کا منصب تو یہ ہے کہ وہ امت کے لئے ایک میزان قائم فرمائیں تا کہ وہ حد اعتدال پر قائم رہیں۔اور ان کو حقوق عباد وحقوق اللہ کی تعلیم فرمائیں۔

اب اگر وہ بغیر کسی جزم وحکم کے کسی چیز کی جانب اشارہ فرمائیں اور طبیعتیں اپنی عادت وغیرہ کے ذریعہ کسی دوسری جانب مائل ہوں اور میزان اعتدال سے خروج لازم نہ آئے تو ان کے فعل وترک میں بندوں کو اختیار رہتا ہے یہی مطلب ہے اس حدیث کا جس میں حضور نے فرمایا:

انتم اعلم بامور دنیاکم۔

تم اپنے دنیوی معاملات کو خود جانو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تمام دینی مباحات میں بھی یہی طریقہ اپنایا۔ اس کی واضح مثال وہ حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وصال اقدس سے قبل ایک کاغذ طلب فرمایا، صحابہ کرام میں اس سلسلہ میں اختلاف ہوا اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی

اللہ تعالی عنہ نے درد کی شدت کے وقت آپ کو زحمت دینا گوارہ نہ فرمائی اور کہا: ہمارے لئے کتاب اللہ کافی ہے۔ لہذا حضور نے ان پر شدت وسختی نہ فرمائی بلکہ ان کو ان کے حال چھوڑ دیا اور فرمایا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ، میرے حضور تنازع مناسب نہیں۔ بخاری ومسلم

ہاں حضور نے صنعت وحرفت کے طریقوں اور تجارت وزراعت کی تعلیم وترکیب سے اس لئے گریز فرمایا کہ عقول سلیمہ اس کو حاصل کرنے میں مستقل ہیں، لوگ اس میں از خود مشغول رہتے ہیں۔ مکمل توجہ اور عمیق نگاہ سے کام لیتے ہیں۔ اگر لوگوں کو ان چیزوں کی ضرورت ہوتی تو ضرور شریعت ان کو بیان فرماتی جیسے حضرت آدم وحضرت داؤد علیہما السلام کو کھیتی باڑی اور زرہ بنانے کی ترکیب سکھائی۔ لہذا حضور کا ان تمام چیزوں سے تعرض نہ فرمانا ایسا ہی ہے جیسے علم نحو وصرف، معانی وبیان، لغت واشتقاق اور دوسرے علوم مروجہ کہ قرآن وحدیث کی تعلیم وتعلم میں جن کی ضرورت پیش آتی ہے، بیان نہ فرمائے حالانکہ یہ سب علوم دینیہ ہیں اور لوگ اس زمانہ میں ان سے واقف تھے۔

انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی بعثت اسی لئے ہوئی کہ وہ تعلیم امت فرمائیں اور ان کا مقصود اعظم ان غیوب کی تعلیم دینا ہے جہاں عقل وحواس کی رسائی نہ ہوسکے۔ اسی لئے علوم دینیہ میں علم اصول فقہ، اس کے قواعد کی تاسیس اور فوائد کا اظہار نہ فرمایا۔ البتہ کچھ اصول قائم فرما کر لوگوں کو ان کے لئے راہ ہموار فرمادی اور پھر چھوڑ دیا کہ اجتہاد واستنباط سے کام لیں۔ انباء الحی۔ ص ۲۲۷

عالم حادث ہے

۳۹۰۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعقلت ناقتی بالباب ، فاتاہ ناس من بنی تمیم فقال : اقبلوا البشری یابنی تمیم ، قالوا: قد بشر تنا فاعطنا مرتین ۔ثم دخل علیہ ناس من الیمن فقال: اقبلوا البشری یا اھل الیمین ان لم یقبلھا بنو تمیم ، قالوا: قد قبلنا یا

۳۹۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب بدء الخلق باب ماجاء فی قول اللہ وھو الذی یبدء الخلق ۱/۴۵۳

رسول الله !قالوا: جئناك لنسألك عن هذا الامر ،قال: كان الله ولم يكن شئ غيره وكان عرشه على الماء وكتب فى الذكر كل شئ وخلق السموات والارض۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی سواری دروازہ پر باندھی، اسی درمیان کچھ تمیمی شخص آئے، تو حضور نے فرمایا: اے بنوتمیم بشارت لو، بولے: آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو آپ ہمیں کچھ مال بھی عطا فرمائیں، یہ دو مرتبہ کہا۔ پھر کچھ لوگ یمن سے آئے، فرمایا: اے اہل یمن! بشارت لو ،اس کو بنوتمیم نے تو قبول کیا نہیں، بولے: یارسول اللہ! ہم نے قبول کی، اور عرض کی: ہم آپ کی خدمت میں اس دنیا کے بارے میں معلوم کرنے حاضر ہوئے ہیں، فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات تھی اور کچھ نہ تھا، اس کا عرش اعظم پانی پر تھا اور لوح محفوظ میں سب کچھ تحریر فرمادیا اور آسمانوں اور زمین کو بنایا۔۱۲م

۳۹۰۷۔ **عن** ابى رزين رضى الله تعالىٰ عنه قال : قلت يارسول الله ! اين كان ربنا قبل ان يخلق خلقه ، قال : كان فى عماء ماتحته هواء وما فوقه هواء وخلق عرشه على الماء۔

حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مخلوق کی تخلیق سے پہلے اللہ رب العزت کا جلوہ کہاں تھا، فرمایا: کنز مخفی تھا، ادھر ادھر ہوا تھی اور اپنے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات ضروریات دین سے ہے کہ عالم اپنے تمام اجزاء کے ساتھ حادث مسبوق بالعدم ہے، پہلے نہیں تھا پھر وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی قدیم نہیں، اور اس کی صفات نہ اس کی ذات کا عین ہیں اور نہ غیر۔

۳۹۰۷۔الجامع للدارمى تفسير سوره يونس

المسند لاحمد بن حنبل مرويات ابى رزين

اس مسئلہ (حدوث) میں کسی کلمہ گو کا اختلاف نہیں خواہ وہ اہل بدعت ہی سے ہو، بلکہ جو بھی آسمانی مذہب کا قائل ہے وہ بھی اس میں متفق ہے۔ ضروریات دین میں کسی کے لئے نہ سند خاص کی ضرورت اور نہ کسی خارجی نص کی حاجت، اور نہ اس میں تاویل مسموع ہے نہ نفع بخش۔

یعنی کسی کو ایسے اعتقادی مسئلہ میں جس پر عوام وخواص مسلمین زمانہ خیر وصلاح سے قائم رہے اپنی طرف سے کوئی جدید معنی نکالنا اور اس کے ظاہر کو ترک کردینا قطعا باطل ہے، جیسے جنت ودوزخ کی تاویل میں کوئی کہہ گیا کہ اس سے مراد لذت روحانی اور الم نفسانی ہے۔ اور جیسے خاتم النبیین کے معنی گڑھ لئے کہ اصل نبوت مراد ہے باقی انبیائے کرام بالعرض وبالتبع نبی ہیں۔ دیوبندیوں کا یہی نظریہ ہے۔

امام ابوزکریا نووی (روضہ) میں۔ اور ابن حجر (اعلام) میں فرماتے ہیں: کہ صحیح بات یہ ہے کہ مسئلہ اجماعی کا انکار اس وقت کفر ہوگا جب ایسے اجماعی مسئلہ کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہے، خواہ اس کا ثبوت نص سے ہو یا بغیر نص۔

شرح مقاصد میں کہا: کہ جس کا علم دینی امور میں قطعی طور پر معلوم ہو کہ یہ اپنے ظاہری معنی پر ہے۔ لہذا اس کی تاویل حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب ہوگی۔

اسی لئے حدوث عالم کے خلاف عقیدہ رکھنے والے بالاتفاق کافر ہیں۔ چنانچہ خفاجی شرح شفا نسیم الریاض میں۔ علامہ ابن حجر مکی الاعلام بقواطع الاسلام میں۔ محقق علی الاطلاق مسایرہ میں۔ عارف باللہ امام محمد سنوسی ام البراہین میں۔ قاضی بیضاوی طوالع الانوار میں۔ اور اس کی شرح مطالع الانظار میں۔ امام ابن امیر الحاج شرح تحریر میں۔ امام یوسف اردبیلی کتاب الانوار میں۔ علامہ سعد الدین تفتازانی مقاصد اور اس کی شرح میں۔ ایسے لوگوں کی تکفیر فرماتے ہیں جو عالم کے قدیم ہونے کے قائل ہیں۔

جمع الجوامع اور اس کی شرح، بحر الرائق، طحطاوی علی الدر، اور رد المحتار وغیرہا کتب میں بھی ایسے لوگوں کی تکفیر مصرح ہے۔

(انباء الحی ص ۲۳۵)

منکرین علم غیب کی مستدل احادیث اوران کا جواب

۳۹۰۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : خرجنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره حتى اذا كنا بالبيداء أو بذات الجيش انقطع عقدى ، فأقام رسول الله ﷺ على التماسه وأقام الناس معه ، وليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فأتى الناس الى أبى بكر الصديق فقالوا : ألا ترى ماصنعت عائشة ، أقامت برسول الله ﷺ والناس ليسوا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فجاء أبو بكر و رسول الله ﷺ واضع راسه على فخذى قد نام فقال : حبست رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسوا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فقالت عائشة : فعاتبنى أبو بكر وقال ما شاء الله تعالىٰ أن يقول وجعل يطعننى بيده فى خاصرتى فلا يمنعنى من التحرك اِلا مكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم علىٰ فخذى ، فقام رسول الله ﷺ حين أصبح على غيرماء فأنزل الله تعالىٰ عزوجل آية التيمم فتيمموا فقال أُسيد بن حضير ، ما هى بأول بركتكم يا ال أبى بكر قالت: فبعثنا البعير الذى كنت عليه أصبنا العقد تحته۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے۔تو جب ہم مقام بیداء میں یاذات جیش میں پہونچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔تو حضور سید عالم ﷺ نے اس ہار کو تلاش کرنے کیلئے قیام فرمایا تو ساتھ کے تمام صحابہ کرام بھی وہیں ٹھہر گئے۔اس وقت نہ لوگوں کے پاس پانی تھا اور نہ اس مقام پر پانی کا کہیں پتہ ونشاں۔لوگ پریشان ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کیا کر رکھا ہے کہ سرکار اور تمام لوگوں کو اس حال میں روک رکھا ہے کہ نہ یہاں کہیں پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس۔

۳۹۰۸۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱۶۰/۱ ☆ الجامع الصحيح للبخارى، اليتيم ، ۴۸/۱
المسند لابى عوانة، ۳۰۲/۱ ☆

تو حضرت ابوبکر صدیق میرے پاس اس وقت آئے جب رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سر رکھے آرام فرماتے۔ مجھ سے فرمانے لگے اے عائشہ! تم نے رسول اللہ ﷺ کو روک رکھا ہے اورلوگ پریشان ہیں کہ نہ انکے پاس پانی ہے اور نہ یہاں کہیں پانی کا پتہ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے جو کچھ بھی کہہ سکتے تھے سخت سست کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچے مارے میرے زانو پر سرکار کا سر تھا اس لئے میں ہل نہ سکی۔ سرکار صبح کے وقت بیدار ہوئے اس حال میں کہ پانی نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ چنانچہ سب نے تیمم کرکے نماز پڑھی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے آل ابی بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (بلکہ اس جیسی دوسری تمہارے صدقے میں پہلے بھی حاصل ہوچکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر جب ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا تو اسکے نیچے ہار مل گیا۔۱۲م

۳۹۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يوما بلحم فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها نهسة فقال: انا سيد الناس يوم القيامة ـ هل تدرون بم ذاك؟ يجمع الله تعالیٰ يوم القيامة الاولين والآخرين فی صعيد واحد فيسمعهم الدعی وينفذ هم البصر وتدنو الشمس، فيبلغ الناس من الغم والكرب مالا يطيقون وما لا يحتملون، فيقول بعض الناس لبعض: الا ترون ما انتم فيه، الا ترون ما قد بلغكم، الا تنظرون الی من يشفع لكم ے عنی الی ربكم، فيقول بعض الناس لبعض ايتوا آدم، فيأتون آدم عليه السلام فيقولون: يآدم! انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك، الا تری ما نحن فيه، الا تری ما قد بلغنا۔ فيقول آدم: ان ربی غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله، انه نهانی عن الشجرة فعصيته، نفسی نفسی، اذهبوا الی غيری، اذهبوا الی نوح، فيأتون نوحا عليه السلام

۳۹۰۹۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، ۱۱۱/۱

فیقولون : یا نوح! انت اول الرسول الی الارض وسماك الله عبدا شکورا ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ،الا تری ماقد بلغنا ،فیقول لهم ، : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله ، و انه قد کانت لی دعوة دعوت بها علی قومی ، نفسی نفسی ، اذهبوا الی ابراهیم ، فیأتون ابراهیم فیقولون : انت نبی الله تعالیٰ وخلیله من اهل الارض ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری الی ما نحن فیه الا تری الی ما قد بلغنا۔ فیقول لهم ابراهیم ، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولا یغضب بعده مثله ، وذکر کذباته، نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی موسی فیأتون موسی علیه السلام فیقولون : یا موسی ! انت رسول الله، فضلك الله تعالیٰ برسالته وتکلیمه علی الناس ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا ۔ فیقول لهم موسی ، ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ولن یغضب بعده مثله ، وانی قتلت نفسا لم اومر بقتلها ، نفسی نفسی ،اذهبوا الی عیسی فیأتون عیسی علیه السلام فیقولون : یا عیسی ! انت رسول الله و کلمت الناس فی المهد وکلمة منه القاها الی مریم وروح منه ، فاشفع لنا الی ربك الا تری ما نحن فیه الا تری ما قد بلغنا۔ فیقول لهم عیسی : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ،ولن یغضب بعده مثله ، ولم یذکر له ذنبا،نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیاتونی فیقولون : یا محمد ! انت رسول الله وخاتم الانبیاء ،وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر ، اشفع لنا الی ربك ، الا تری ما نحن فیه ، الاتری ما قد بلغنا ، فانطلق فآتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح الله تعالیٰ علی ویلهمنی من محا مده وحسن الثناء علیه شئیا لم یفتحه لا حد قبلی ، ثم قال :یا محمد ارفع راسك ، سل تعطه اشفع تشفع ، فارفع راسی فاقول : یا رب امتی امتی ،فیقال : یا محمد ! ادخل الجنة من امتك من لا حساب علیه من

باب الایمن من ابواب الحنة وهم شرکاء الناس فیما سوی ذلك من الابواب۔ والذی نفس محمد بیده! ان ما بین المصرا عین من مصا ریع الحنة کما بین مکة وهجر او کما بین مکة وبصری۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دن دست کا گوشت پیش ہوا، چونکہ حضور کو یہ حصۂ گوشت پسند تھا لہذا آپنے اگلے دندان مبارک سے اس کو تناول فرمانا شروع کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہونگا، اور جانتے ہو کہ کیوں ایسا ہوگا؟ اللہ تعالی قیامت کے دن تمام اولین وآخرین کو ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع فرمائے گا کہ جس میں پکارنے والے کی آواز سب کو پہونچے گی اور دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے گا سورج نہایت قریب ہوگا، لوگوں پر ایسی مصیبت اور پریشانی ٹوٹ پڑیگی کہ اس کو برداشت کرنے کی نہ طاقت ہوگی اور نہ اس کو سہ سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے، کیا تم اپنا حال نہیں دیکھ رہے، کیا تم بارگاہ رب العزت میں اپنا شفیع بنانے کے لئے غور نہیں کرتے، چنانچہ طے یہ ہوگا کہ چلو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں چل کر اپنا مدعا بیان کریں، لہذا آپکی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کرینگے: اے حضرت آدم! آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالی نے انے دست قدرت سے آپکو پیدا فرمایا اور اپنی طرف سے آپکے جسم اقدس میں روح ڈالی، پھر ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں، ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری کیا حالت ہے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے: آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں فرمائیگا ۔ مجھے خداوند قدوس نے درخت گندم سے کچھ کھانے کو منع فرمایا تھا لیکن میں اس سے نہ بچ سکا، مجھے آج خود اپنی فکر ہے، مجھے آج خود اپنی فکر ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضرت نوح علیہ لصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب حضرت نوح کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے حضرت نوح! آپکو اللہ تعالی نے زمین میں سب سے پہلے رسول بنا کر بھیجا،

اور آپکا نام شکر گزار بندہ رکھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، دیکھئے تو ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائے گا۔ میری ایک دعا تھی جو میں نے اپنی قوم کے لئے دنیا ہی میں کرلی، اب مجھے اپنی فکر ہے۔ اب مجھے خود اپنی فکر ہے۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ سب حیران و پریشان حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل بنا کر بھیجے گئے۔ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے، ہماری حالت تو ملاحظہ فرمایئے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بھی وہی جواب دینگے، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ آئندہ کبھی فرمائے گا۔ اور اپنی تین لغزشوں کا تذکرہ فرمائیں گے اور کہیں گے: آج تو مجھے اپنی فکر ہے، آج تو مجھے اپنی فکر ہے۔ تم میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ یعنی حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس۔ سب ٹھوکریں کھاتے حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے حضرت موسی! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام اور کلام سے لوگوں پر آپ کو فضیلت بخشی، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں کہ ہم اس رنج وغم سے خلاصی پائیں ہماری حالت کو دیکھیں کیسی خستہ ہورہی ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام بھی وہی کہیں گے، آج میرے رب نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی پہلے فرمایا تھا ارنہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے دنیا میں ایک ایسے شخص کو قتل کردیا تھا جس کا مجھے حکم نہ ملا تھا، مجھے اپنی اس لغزش کی فکر دامنگیر ہے مجھے خود اپنی فکر ہے، تم حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔ سب لوگ حضرت عیسی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے حضرت عیسی! آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے پالنے میں لوگوں سے کلام کیا، آپ تو اللہ کا کلمہ ہیں کہ حضرت مریم کی طرف القا ہوا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک روح ہیں، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کریں، دیکھئے تو سہی کہ ہماری کیسی بری حالت ہورہی ہے۔ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا جواب بھی وہی ہوگا کہ آج میرے رب نے وہ

غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے فرمایا تھا اور نہ بعد میں کبھی فرمائیگا۔ کسی لغزش کا تذکرہ تو نہیں کریں گے لیکن یہ ضرور فرمائیں گے ۔ آج مجھے اپنی فکر ہے آج مجھے اپنی فکر ہے ۔ تم میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ یعنی حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری دو ۔ حضور فرماتے ہیں: پھر وہ سب میرے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمائیں، آپ ہماری شفاعت فرمائیں ۔ آپ ملاحظہ کیجئے کہ ہماری حالت کتنی نازک ہے، یہ سن کر میں عرش الٰہی کے قریب جاؤں گا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد ثنا بیان کرنے کے لئے مجھ پر ایسے دروازے کھولے گا اور اپنے محامد الہام فرمائیگا کہ کسی کیلئے وہ دروازے نہ کھلے ہوں گے، پھر ارشاد ربانی ہوگا، اے محمد! اپنا سر اٹھایئے، مانگئے دیا جائیگا اور شفاعت کیجئے قبول ہوگی، میں سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے میری امت کو رنج وغم سے نجات دے، ندا ہوگی ۔ اے محمد: آپ اپنی امت کی ایک ماعت کو بے حساب کتاب جنت کے باب ایمن سے داخل کیجئے اور جنت میں داخل ہونے کے بھی مستحق ہوں گے داخل ہوگی، قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد کی جان ہے، جنت کے دروازوں کی کشادگی اتنی ہوگی جیسے مکہ مکرمہ اور ہجر کے درمیان فاصلہ، یا جیسے مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کی دوری ۔ ۱۲م

۳۹۱۰۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی لله تعالیٰ علیه وسلم: انی لا شفع یوم القیامة لاکثر مما علی وجه الارض من شجر و حجر و مدر۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۳۹۱۰۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/ ۳۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۱۷۱

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۵۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۴۸۹

کنز العمال للمتقی، ۳۹۰۰٤، ۱٤/ ٤۰۰ ☆ المغنی للعراقی، ٤/ ۵۱

تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر اور ڈھیلے ہیں میں قیامت کے دن ان سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کرونگا۔

۳۹۱۱۔ **عن** ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : جاء رسول اللہ ﷺ فدخل علیّ صبیحۃ بنیٰ بی فجلس علی فراشی کمجلسک منی ، فجعلت جویریات یضربن الدف لهن ویندبن من قتل من آبائی یوم بدرالی ان قالت احداهن وفینا نبی یعلم ما فی غد،فقال : دعی هذا و قولی الذی کنت تقولین ۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری شادی میں تشریف لائے، چھوکریاں دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف گاتی تھیں کہ اس میں کوئی بولی: ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے،(ﷺ) اس پر سید عالم ﷺ نے فرمایا: اسے رہنے دو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا۔

۳۹۱۲۔ **عن** ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا من الصلوۃ علی فی کل یوم جمعۃ ، فان صلوۃ امتی تعرض علی فی کل یوم جمعۃ ، فمن کان اکثرھم علی صلوۃ کان اقربھم منی منزلۃ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی

۳۹۱۱۔ السنن لا بی داؤد، باب فی الغناء ۲/۶۷۴
السنن الکبری للبیہقی ۷/۲۸۹ ☆ الا تحافات السنیۃ، ۶/۵۵۸
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۱۴۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۰۲

۳۹۱۲۔ السنن الکبری للھیثمی، ۳/۲۴۹ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۲/۵۰۳
التفسیر للطبری، ۰ ۳/۸۴ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۳۳
المستدرک للحاکم ، ۲/۴۲۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۶/۳۳۲

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھو کہ میری امت کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔ تو جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھیگا وہ مجھ سے قریب رہے گا ۔۱۲م

۳۹۱۳۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطی اسماع الخلائق کلھا قائم علی قبری الی یوم القیامۃ، فما من احد یصلی علی صلوۃ الا ابلغنیھا ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہاں کی بات سن لینے کی طاقت عطا کی ہے۔ وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر رہیگا جو مجھ پر درود بھیجے گا یہ مجھ سے عرض کریگا۔

۳۹۱۴ ۔ **عن** ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا الصلوۃ علی ، فان اللہ تعالیٰ و کل لی ملکا عن قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک : یا محمد ، صلی اللہ علیک و سلم ، ان فلان بن فلان یصلی علیک الساعۃ ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے۔ جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: یارسول اللہ! فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی، حضور پر درود بھیجی ہے ﷺ ۔ فتاوی رضویہ

۳۹۱۳۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۴۹۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۹۴۸
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۱۴۲ ☆ میزان الاعتدال للذھبی،

۳۹۱۴۔ کنز العمال للمتقی، ۲۱۸۱، ۱/۴۸۴، ☆ السنن الکبری للھیثمی، ۳/۲۴۹
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۴۹۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۱۴۴

۳۹۱۲۔**عن** طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : مررت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بقوم علی رؤس النخل فقال: مایصنع ھؤلاء؟ قلت: یلقحونه ، یجعلون الذکر فی الانثی فتلقح ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماظن یغنی ذلك شیئا ، قال: فاخبروا بذلك فترکوه ، فاخبر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بذلك فقال: انکان ینفعھم ذلك فلیصنعوه ،فانی انما ظننت ظنا فلاتواخذونی بالظن ولکن اذا حدثتکم عن الله شیئا فخذوا به ، فانی لن اکذب علی الله عزوجل ۔

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا، وہ اپنی کھجور کی کھیتیوں میں مشغول تھے،فرمایا: یہ لوگ کیا کرتے ہیں ،میں نے کہا: اصلاح کررہے ہیں،نراور مادہ کی قلم لگارہے ہیں جس سے کاشت میں اضافہ ہوگا، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ اس سے کوئی فائدہ ہوگا، کہتے ہیں، لوگوں کو جب یہ بتایا گیا تو انہوں نے یہ طریقہ چھوڑ دیا،(اس سے نقصان ہوا) تو حضور ﷺ کو اس کی خبردی گئی،فرمایا: اگران کواس سے فائدہ ہےتو کریں، میں نے تو اپنا عندیہ پیش کیا تھا، میرے اس مشورہ پر عمل نہ کریں، ہاں جب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ بیان کروں تو اس پر عمل کرو، کہ میں کبھی اللہ کی جناب میں جھوٹ نہیں کہتا۔۱۲م

۳۹۱۳۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قدم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة وھم یابرون النخل ، یقول: یلقحون النخل ، فقال : ماتصنعون؟ قالوا: کنا نصنعه ،قال لعلکم لو لم تفعلوا لکان خیرا ،قال: فترکوه فنقصت ، قال: فذکروا ذلك له فقال: انما انا بشر ، اذا امرتکم بشئ من دینکم فخذوا به ، واذا امرتکم بشئ من رأی فانما انا بشر

۳۹۱۲۔الصحیح لمسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال ماقاله شرعا ۱٦٤/۲

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب مدینہ شریف تشریف لائے تو اہل مدینہ کو دیکھا کہ وہ کھجور کی قلم لگاتے ہیں اور نر کھجور کا شگوفہ مادہ کھجور میں ڈالتے ہیں، فرمایا: تم یہ کیا کرتے ہو؟ عرض کیا: ہم ایسا ہی کرتے آئے ہیں، فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو امید ہے کہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ لہذا ان لوگوں نے یہ طریقہ چھوڑ دیا، اس وجہ سے کاشت کی پیداوار میں کمی آگئی، یہ واقعہ حضور کی خدمت میں عرض کیا تو فرمایا: میں ایک انسان ہوں، جب میں تمہیں دین کے سلسلہ میں بتاؤں تو عمل کرو، اور جب میں اپنی رائے اور مشورہ کے طور پر کہوں تو میں ایک انسان ہوں۔ ۱۲م

٣٩١٤۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالىٰ علیه وسلم مربقوم فقال: لو لم تفعلوا لصلح ، قال: فخرج شیصا فمر بهم فقال: مالنخلكم ؟ قالوا: قلت كذا و كذا ، قال: انتم اعلم بامر دنیاكم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ ایسے لوگوں کے پاس سے گذرے جو کھجور کے شگوفہ سے قلم لگارہے تھے، فرمایا: اگر ایسا نہ کرو تو بہتر ہو، کہتے ہیں: وہ کھجوریں کچی ہی گر گئیں، پھر ایک دن حضور کا گذر ہوا تو فرمایا: تمہاری کھیتی کو کیا ہوا، بولے: اتنی اتنی کم ہوگئی، فرمایا: تم اپنے دنیوی امور کو زیادہ جانتے ہو۔ ۱۲م

٣٩١٥۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالىٰ علیه وسلم : سلونی فهابوا ان یسئلوه ، قال: فجاء رجل فجلس عند ركبتیه فقال یا رسول الله ! ماالاسلام ؟ قال : لاتشرك بالله شیئا وتقیم الصلوة وتؤتی الزكوة وتصوم رمضان ،قال: صدقت ، قال : یارسول الله ! ماالایمان؟ قال: ان تؤمن بالله وملائكته و كتابه ولقائه ورسله وتؤمن بالبعث وتؤمن بالقدر كله ، قال: صدقت ، قال : یارسول الله ! ماالاحسان ؟ قال ان تخشی الله كانك تراه فانك ان

٣٩١٣۔الصحیح لمسلم كتاب الفضائل باب وجوب امتثال ماقاله شرعا ٢٦٤/٢

٣٩١٤۔الصحیح لمسلم كتاب الفضائل باب وجوب امتثال ماقاله شرعا ٢٦٤/٢

لاتکن تراہ فانہ یراک ، قال: صدقت ، قال: یارسول اللہ ! متی تقوم الساعۃ ، قال : ماالمسئول عنھا باعلم من السائل ، وساحدثک عن اشراطھا ، اذا رأیت المرأۃ تلدر بھا فذاک من اشراطھا واذا رأیت الحفاۃ العراۃ الصم البکم ملوک الارض ، فذاک واذا رأیت رعاء البھم یتطاولون فی البنیان فذاک من اشراطھا فی خمس من الغیب لایعلمھن الااللہ ثم قرء : ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام وماتدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت الی آخر السورۃ ثم قام الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ردوہ فالتمس فلم یجدوہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ھذا جبرئیل علیہ السلام اراد ان تعلموا اذا لم تسئلوا ۔

۳۹۱۶۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اعطی نبیکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل شئ الا مفتاح الغیب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے نبی ﷺ کو ہر چیز عطا ہوئی مگر غیب کی کنجی ۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہم اس بات کے قائل ہیں کہ ذات وصفات خداوند قدوس کا علم اور بالفعل غیر متناہی چیزوں کا علم اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہے۔ ہاں قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا کہ جمیع ما کان وما یکون کا علم ی عنی اول یوم سے آخر یوم تک کا احاطہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات کے علوم سے جو چاہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔

نیز صریح نصوص کو محتمل سے رد نہیں کیا جا سکتا، اور نہ ہی نصوص قرآن کے متعارض

۳۹۱۵۔الصحیح لمسلم　　کتاب الایمان

۳۹۱۶۔التفسیر لابن جریر

احادیث احادپیش کی جاسکتی ہیں۔

اب چند اصول وقواعد کی روشنی میں تمام احادیث کا جواب واضح ہے جو منکرین پیش کرتے ہیں۔انباء الحی ص۲۵۲

حضور ﷺ منافقین کو پہچانتے تھے

۳۹۱۷۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ثم دل اللہ جل وعلا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد علی المنافقین فکان یدعو باسم الرجل من اهل النفاق ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اس کے بعد منافقین کے بارے میں بتادیا، تو حضور ہر ہر منافق کا نام لے کر پکارتے (اور مسجد نبوی سے نکلنے کا حکم فرماتے)۔۱۲م

۳۹۱۸۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم جمعة خطیبا فقال: قم یا فلان فاخرج فانك منافق ۔ فاخرجهم باسمائهم۔

۳۹۱۷۔التفسیر لابن جریر ابی حاتم　تفسیر سورۃ محمد　۱۸۵۹

۳۹۱۸۔جامع البیان للطبرانی　تحت آیة وممن حولکم من الاعراب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن خطبہ دینے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: اے فلاں! کھڑا ہو اور نکل جا، کہ تو منافق ہے، لہذا سب کے نام لے کر نکال دیا۔۱۲م

۳۹۱۹۔ **عن** ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لقد خطبنا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبة ماشھدت مثلھا قط فقال : ایھا الناس ! ان منکم منافقین فمن سمیته فلیقم ، قم یافلان ، قم یا فلان ، حتی قام ستة وثلاثون رجلا ، ثم قال: ان منکم وان منکم ،وان منکم فسئلوا اللہ العافیة ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جمعہ کو حضور ﷺ نے خطبہ دیا، میں نے کبھی ایسا خطبہ نہ سنا، اس میں فرمایا: اے لوگو! تم میں کچھ منافق ہیں، تو میں جس کا نام لوں وہ کھڑا ہو جائے، کھڑا ہو اے فلاں! کھڑا ہو اے فلاں! یہاں تک کہ (۳۶) لوگ کھڑے ہوئے، پھر فرمایا: بیشک تم میں سے، بیشک تم میں سے، بیشک تم میں سے، تو اللہ سے عافیت مانگو۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام بغوی قدس سرہ نے آیت (ولو نشاء لارینا کھم فلعرفتاھم) کے تحت فرمایا:
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس آیت کے نزول کے بعد منافقین کے سلسلہ میں کچھ بھی پوشیدہ نہ رہا بلکہ حضور ان کو ان کی نشانیوں سے پہچانتے تھے۔ بلکہ صحابہ کرام بھی پہچانتے تھے۔ مثلا حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ منافقین کے بہت سے لوگوں سے واقف تھے اور ان کی شخصیات کو پہچان لیتے تھے۔ انباء الحی ص ۱۵۳

۳۹۲۰۔ **عن** حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مربی عمربن الخطاب رضی

۳۹۱۹۔الدرالمنثور للسیوطی	سورۃ التوبة	وممن حولکم من الاعراب

۳۹۲۰۔تاریخ دمشق لابن عساکر	ترجمه حذیفه	۱۵۰

اللہ تعالیٰ عنہ وانا جالس فی المسجد ، فقال لی : یاحذیفة ! ان فلانا قد مات فاشھدہ قال: ثم مضی حتی اذا کاد ان یخرج من المسجد التفت الی فرأنی وانا قلت : اللھم لا ، ولن ابرئ احدا بعدك ، فرأیت عینی عمر جاء تا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گذرے جب میں مسجد نبوی میں حاضر تھا، فرمایا: اے حذیفہ! بیشک فلاں کا انتقال ہوگیا ہے اس کے جنازہ میں جانا، پھر آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ مسجد سے باہر قدم رکھنے ہی والے تھے کہ میری جانب متوجہ ہوکر دیکھا اور میں اپنی جگہ ہی بیٹھا تھا، سمجھ گئے اور میرے پاس واپس تشریف لائے اور فرمایا: اے حذیفہ! میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں اسی قوم سے ہوں، میں نے عرض کیا: یا اللہ! ہرگز نہیں، اب میں کسی سے آپ کے بعد برأت ظاہر نہیں کروں گا۔ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت عمر کی آنکھیں یہ سن کر بہہ نکلیں۔ ۱۲م

۳۹۲۱۔ **عن** حمید بن ھلال قال : اتی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ برجل یصلی علیه فدعا بوضوء لیصلی علیه و عندہ حذیفة فمرزہ مرزة شدیدة ،قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ : اذھبوا فصلو ا علی صاحبکم من غیر ان یخبرہ ، فقال عمر : یا حذیفة أمنھم انا ، قال :لا،قال: ففی عمالی احد منھم ؟ قال رجل واحد و کأ نما دل علیه حتی نزعه من غیر ان یخبرہ ۔

حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک جنازہ نماز کے لئے لایا گیا آپ نے وضو کے لئے پانی منگایا کہ وضو کر کے نماز پڑھائیں، آپ کے پاس حضرت حذیفہ بھی بیٹھے تھے، آپ نے زور سے چٹکی لی، (یعنی نماز پڑھانے سے منع کیا) حضرت عمر فاروق اعظم نے فرمایا: جاؤ اپنے ساتھی پر نماز پڑھو بغیر بتائے ، پھر حضرت عمر نے فرمایا: اے حذیفہ! کیا میں ان میں سے ہوں، عرض کیا: نہیں، فرمایا: میرے عاملوں میں سے کوئی انہیں سے ہے: عرض کیا ایک، حضرت حذیفہ نے گویا آپ کو

۳۹۲۱۔ کنزالعمال للمتقی ترجمہ حذیفہ ۳۶۹۶۱

اشارہ کیا یہاں تک کہ آپ نے بغیر اطلاع دیئے اس کو علیحدہ کردیا۔۱۲م

۳۹۲۲۔ **عن** زید بن وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مات رجل من المنافقین فلم یصل علیہ حذیفة فقال لہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما: أمن القوم ھذا قال: نعم، قال : باللہ أمنھم انا، قال : لا ، ولن اخبربہ بعدك احدا ۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ منافقین میں سے ایک شخص مرگیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا یہ اسی قوم سے ہے؟ بولے: ہاں، فرمایا: قسم بخدا! کیا میں بھی انہیں سے ہوں، بولے: نہیں، اور میں اب آپ کے بعد کسی کو نہیں بتاؤں گا۔۱۲م

۳۹۲۳۔ **عن** السدی قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کماعرضت علی آدم واعلمت من یؤمن بی ومن یکفر ، فبلغ ذلك المنافقین فقالوا استھزاء ، زعم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق ونحن معہ وما یعرفنا، فبلغ ذلك رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ تعالیٰ واثنی علیہ ثم قال: مابال اقوام طعنوا فی علمی ، لاتسألونی عن شئ فیما بینکم وبین الساعة الا انبأتکم بہ ، فقام عبداللہ بن حذافة السھمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: من أبی ؟ یا رسول اللہ! قال : حذافة، فقام عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: یا رسول اللہ ! رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبك نبیا۔ فاعف عنا عفا اللہ عنك ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فھل انتم منتھون ، ثم نزل عن المنبر فانزل اللہ تعالیٰ ھذہ الآیة ، ی عنی (ماکان اللہ لیذر المؤمنین ۔ الآیة)۔

حضرت سدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت پیش ہوئی اپنی صورتوں پر مٹی میں جیسے حضرت آدم پر پیش ہوئی تھی (ان کی

۳۹۲۳۔ التفسیر للبغوی　سورۃ آل عمران ، تحت آیة ماکان اللہ لیذر الآیة

ذریت) اور مجھے بتایا گیا کون ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ یہ خبر منافقین کو پہونچی تو بطور مذاق بولے: محمد (ﷺ) جانتے ہیں کہ کون ایمان لائے گا اور کون کافر ہوگا ان میں جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ، حالانکہ ہم ان کے ساتھ رہتے بستے ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے ، یہ اطلاع حضورﷺ کو ملی تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا جو میرے علم میں طعنہ زنی کرتے ہیں، تم آج مجھ سے جو بھی پوچھو گے تو میں تمہارے درمیان سے قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کی خبر دوں گا، حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ، پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اللہ کے رب ہونے ، اسلام کے دین ہونے ، قرآن کے امام ہونے اور آپ کے نبی ہونے سے راضی ہیں، آپ ہمیں معاف فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے ، پھر حضورﷺ نے فرمایا: تو کیا اب تم باز رہو گے، اس کے بعد منبر سے نیچے تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ۔(ماکان اللہ لیذر المؤمنین ۔الآیۃ)

٣٩٢٤۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلی الظہر فلما سلم قام علی المنبر فذکر الساعۃ وذکر ان بین یدیھا امورا عظاما ، ثم قال : من احب یسأل عن شئ فلیسأل عنہ ، فواللہ لاتسألونی عن شئ الا أخبرتکم بہ مادمت فی مقامی ھذا ۔ وفی روایۃ لمسلم:لا تسألونی عن شیء الا بینتہ لکم، ولابن جریر: لاتسألونی الیوم عن شئ الا بینتہ لکم۔ وفی اخری لہ عن مجاھد قال: سلونی فلایسألنی رجل فی مجلسی ھذا عن شئ الا أخبرتہ وان سألنی عن ابیہ ، قال انس : فاکثر

٣٩٢٤۔الجامع الصحیح للبخاری　　کتاب الاعتصام　　باب مایکرہ من کثرۃ السوال　　١٠٨٣/٢

الصحیح لمسلم　　کتاب الفضائل　　باب توقیرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم　　٢٦٣/٢

جامع البیان للطبرانی سورۃ المائدہ تحت آیۃ (یا ایھا الذین آمنوا لاتسألوا عن اشیاء)

الناس لبكاء واكثر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يقول : سلونى فقام اليه رجل فقال: اين مدخلى يارسول الله ؟قال : النار، فقام عبدالله بن حذافة رضى عنه فقال : من أبى يارسول الله ؟قال: ابوك حذافة ، ثم اكثر صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يقول : سلونى ، قال: فبرك عمر رضى الله تعالىٰ عنه على ركبتيه فقال: رضينا بالله رباو بالاسلام دينا وبمحمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رسولا ، فسكت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين قال عمر ذلك ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس وقت تشریف لائے جب سورج ڈھل چکا تھا، آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو منبر پر تشریف فرما ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا: اس سے پہلے کچھ بڑی نشانیاں رونما ہوں گی ، پھر فرمایا: جسے کچھ پوچھنا مقصود ہو وہ پوچھے، قسم بخدا! جب تک میں یہاں موجود ہوں تم میں سے جو بھی پوچھے گا ہر چیز کو تفصیل سے بیان کروں گا۔

ابن جریر کی روایت میں ہے: آج جو چیز بھی تم مجھ سے معلوم کرو گے اس کو بیان کروں گا۔ دوسری روایت میں امام مجاہد سے ہے کہ مجھ سے پوچھو جو شخص بھی پوچھے گا اسی مجلس میں بتاؤں گا چاہے وہ اپنی ولدیت ہی پوچھے، حضرت انس فرماتے ہیں: یہ سن کر لوگ خوب روئے اور حضور ﷺ بار بار یہی فرماتے تھے کہ مجھ سے پوچھو، ایک صاحب کھڑے ہو کر بولے: میرا ٹھکانا کہاں ہے یارسول اللہ! فرمایا: دوزخ ۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ ۔ پھر حضور نے بار بار فرمایا: پوچھو، پوچھو، تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے ، اسلام کے دین ہونے ، اور محمد ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہیں ۔ حضرت عمر کا یہ قول سن کر رسول اللہ ﷺ نے سکوت فرمایا۔ ۱۲م

۳۹۲۵۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن اشیاء کرهها ، فلما اکثر واعلیها المسئلة غضب وقال: سلونی، فقام رجل فقال : یارسول اللہ !من أبی؟ قال: ابوك حذافة ، ثم قام آخر فقال یارسول اللہ ! من أبی ؟فقال ابوك سالم مولیٰ شیبة فلما رأی عمر ما بوجه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من الغضب قال: انا نتوب الی اللہ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ ایسی چیزوں کا سوال ہوا جن کو آپ نے ناپسند فرمایا، جب سوالات کی کثرت ہوئی تو غضب فرمایا اور ارشاد فرمایا: پوچھو، ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: حذافہ، پھر دوسرے کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے باپ کون ہیں؟ فرمایا: سالم مولیٰ شیبہ، جب حضرت عمر فاروق اعظم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس میں غضب کے آثار دیکھے تو عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع لائے ۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی قدس سرہ کا قول ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بار بار یہ فرمانا کہ مجھ سے پوچھو، میں ہر چیز کی خبر دونگا یہ صاف بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان تمام چیزوں کی وحی فرمائی تھی، ورنہ ہر سوال کا جواب بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ممکن ہی نہیں۔

قلت: قسم بخدا! اگر اس موقع پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام روح کی حقیقت، حروف مقطعات کے معانی، اور قیامت کے وقت وتعیین کے بارے میں سوال کرتے تو ضرور حضور ان کو ان تمام چیزوں کی خبر دیتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی توجہ ان چیزوں سے ہٹادی اور وہ صرف این أنا؟ اور من أبی؟ جیسے سوالات میں کھو گئے، حالانکہ انہوں نے اس

۳۹۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الاعتصام باب مایکرہ من کثرۃ السوال ۱۰۸۳/۲

سے قبل وبعد قیامت کے بارے میں پوچھا تھا لیکن اس موقع پر بالکل خیال نہ آیا۔لہذا یہ سب کچھ من جانب اللہ تھا کہ وہ ہر چیز کا فیصلہ فرماچکا،اور بلاشبہ سب کچھ اسی کے فیصلہ وقدرت میں ہے،اور بندوں کا چاہا کچھ نہیں ہوتا،ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

لہذا مخالفین کے لئے یہ لمحہ فکر یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم میں طعن وتشنیع کرنے والوں کو تنبیہ فرمائی اور غضب شدید کا اظہار فرمایا،لہذا بچو اور خوف کرو کہ کہیں ہمارا قول منافقین کے قول کی طرح شمار کیا گیا تو پھر آخرت کی تباہی ہے۔نسأل اللہ العفو والعافیۃ۔

لا اعلم الغیب الآیۃ کے سلسلہ میں پانچ جواب
امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علمائے کرام کے اس میں چند مسلک ہیں۔

۱۔علامہ نیشاپوری فرماتے ہیں:(لا اعلم الغیب) میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ(لا اقول) پر معطوف ہو۔تو مطلب ہوا(قل لا اعلم الغیب) لہذا اب اس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ غیب مستقل طور پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خزانے اور ملکیت ثابت ہیں لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اظہار نہیں فرماتے۔

علم ذاتی وعطائی کی تقسیم کا یہی مطلب ہے۔علامہ بیضاوی نے(ولا اعلم الغیب) کا مطلب مالم یوح الی ولم ینصب علیه دلیل ۔بیان فرمایا اس کے بھی یہ ہی معنی ہیں۔

فتوحات الٰہیہ اور لباب میں ہے کہ(لا اعلم الغیب)کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع وتقدیر کے بغیر میں غیب کا عالم نہیں۔

۲۔اس آیت میں جمیع معلومات الٰہیہ کے احاطہ کی نفی ہے۔

امام رازی علیہ الرحمہ (قل لا اقول لکم عندی خزائن الله) کے معنی بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت میں اس بات کا اعتراف فرمایا کہ آپ تمام مقدورات الٰہیہ پر قادر نہیں۔اور(لا اعلم الغیب) اس بات پر دال ہے کہ آپ تمام معلومات کے عالم نہیں۔

علامہ نیشا پوری نے بھی اسی طرح معنی بیان فرمائے۔

۳۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کی نفی میں جو آیات واحادیث منقول ہیں وہ سب اس وقت پر محمول ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو جمیع ما کان و ما یکون کا علم عطا نہیں فرمایا تھا۔

تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام غیوب پر جو ایک بشر کے لئے ممکن ہیں عطا فرما دیئے، خواہ وہ روح کا علم ہو یا کسی اور چیز کا۔ ہاں جمیع معلومات الٰہیہ کا نہیں ورنہ حادث وقدیم میں مساوات لازم آئے گی۔ لہذا (لا اعلم الغیب) وغیرہا آیات اسی پر محمول ہیں۔

اقول: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام بلکہ تمام مومنین اپنے رب کی ذات وصفات کے علم میں ہمیشہ ابدالاباد تک ترقی پر ہیں۔ لہذا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخروی حیات میں ایسے غیر متناہی علوم حاصل ہونگے جو ایک بشر کے لئے ممکن ہیں۔ نچانچہ یہ بات بلاشبہ حق ہے کہ آپ کو جمیع غیوب ما کان و ما یکون کا علم حاصل تھا۔

۴۔ علامہ خازن لباب التاویل میں فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات اقدس سے علم غیب کی نفی از راہ تواضع فرمائی کہ حق عبودیت کا اقتضاء ہے۔

۵۔ سب سے بہتر جواب وہ ہے جس کا امام نیشا پوری نے اختیار فرمایا: کہ قرآن کریم میں (قل لا اقول لکم الخ) ہے، (لیس عندی خزائن اللہ) نہیں۔

واضح رہے کہ خزائن اللہ سے مراد اشیاء کے حقائق وماہیات کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کا مشاہدہ کراتا ہے، جیسا کہ اس آیت میں بیان فرمایا۔ (سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم)

اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس سلسلہ میں دعا قبول فرمائی کہ آپ نے جناب باری تعالیٰ میں دعا کی تھی: اللھم ارنا الاشیاء کماھی۔

چنانچہ حضور ان تمام علوم کے حامل تھے، لیکن لوگوں سے ان کی عقل وفہم کے مطابق کلام

فرماتے۔اور

(لا اعلم الغیب) میں حضور نے اسی قول کی نفی فرمائی حالانکہ آپ نے بسا اوقات گذشتہ وآئندہ کی خبریں دیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے بہت کچھ بیان فرمادیا۔

خود حضور نے معراج کی شب کا واقعہ بیان فرمایا کہ میرے دل میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا تو میں نے ماکان ومایکون کو جان لیا۔اور

(ولا اقول لکم انی ملك) میں حضور نے اپنے فرشتہ ہونے کی نفی فرمائی حالانکہ آپ نے فرشتوں بلکہ ان کے سردار حضرت جبرئیل علیہم السلام کے مقام ومرتبہ سے بھی آگے عروج فرمایا اور حضرت جبرئیل یہ کہتے ہوئے رک گئے کہ میں اس سے آگے نہیں جاسکتا۔انباء الحی ص ۲۶۰

(ولو کنت اعلم الغیب) کے سلسلہ میں سات جواب

اس آیت کی تفسیر میں بھی علماء کے چند مسلک ہیں۔

۱۔احاطہ علوم الہیہ کلیہ کی نفی۔

علامہ سید شریف علیہ الرحمہ شرح مواہب میں فرماتے ہیں: تمام غیوب پر اطلاع کسی نبی ورسول کے لئے واجب نہیں۔اسی لئے حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا:

ولو کنت اعلم الغیب الآیۃ۔

۲۔اس آیت میں علم ذاتی کی نفی ہے۔

امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں ذکر فرماتے ہیں:

آپ کو غیوب پر اللہ تعالیٰ نے اطلاع بخشی اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والی چیزوں سے آگاہ فرمایا۔

اس سلسلہ میں احادیث کا دریا موجزن ہے جس کی گہرائی نہیں ناپی جاسکتی۔آپ کا یہ معجزہ ان معجزات سے ہے جن کا ثبوت قطعی اور خبر متواتر سے ہم تک پہونچا ہے، کیونکہ اطلاع علی الغیب کی روایات کے راوی نہایت کثیر ہیں۔

نسیم الریاض میں ہے کہ یہ ان آیات کے منافی نہیں جن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا۔ کیونکہ نفی اس علم کی ہے جو بغیر واسطہ ہو، لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا واعلام سے غیب کی خبریں دینا تو یہ امر محقق ہے اور قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ اس پر دال ہے۔

عالم الغیب فلایظھر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول ۔ انباء الحی ص ۲۶۱

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم عرش تا فرش کو محیط ہے۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی قدس سرہ اپنے شیخ سیدی عبدالعزیز بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (وعلم آدم الاسماء کلھا) کی تفسیر میں بیان فرمایا کہ آیت میں اسماء سے مراد اسمائے عالیہ ہیں نہ کہ اسمائے نازلہ۔ کیونکہ ہر مخلوق کا ایک اسم عالی ہے اور ایک نازل۔

اسم نازل تو وہ ہے جو مسمی کو اجمالی طور پر بتاتا ہے۔ اور اسم عالی وہ ہے جو اصل مسمی کو واضح کرتا ہے۔

یعنی کس چیز سے اس مسمی کی تخلیق ہوئی اور اس کا کیا فائدہ ہے۔ مثلا بڑھی کا بسولہ۔ کہ اس سے کیا فائدہ ہے، کس چیز سے بنا۔ کس طرح بنایا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

لہذا مجرد لفظ کے سماع سے اہل علم ان تمام علوم ومعارف کو جانتے پہچانتے ہیں۔ اسی طرح ہر مخلوق کے بارے میں۔ تو (الاسماء کلہا) سے مراد وہ اسماء ہیں جن کی حضرت آدم علیہ السلام کو طاقت حاصل ہوئی اور تمام انسان جن چیزوں کے محتاج یا انسے کسی طرح کا تعلق انکو ہونے والا تھا۔ تو یہ ہر مخلوق کو شامل ہوا جو عرش تا فرش موجود ہیں، لہذا جنت ودوزخ۔ ساتوں آسمان اور ان میں جو کچھ ہے۔ زمین سے آسمان تک اور جو کچھ زمین پر یا زمین میں ہے، خواہ وہ پہاڑ ہوں یا ٹیلے۔ وادیاں ہوں یا دریا۔ شجر ہوں یا حجر۔ ہر مخلوق ناطق ہو یا جامد۔ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام ان تمام چیزوں کے نام، ان کی حقیقت، فائدہ وکیفیت، ترتیب ووضع، شکل وہیئت سب جانتے تھے۔

مثلا جنت کے نام سے ان کو یہ معلوم تھا کہ وہ کہاں پیدا کی گئی۔ کس لئے پیدا کی گئی۔ اس کے مراتب کی ترتیب۔ اس میں موجود حوروں کی تعداد۔ قیامت کے بعد جنت میں جانے

والے لوگوں کی شمار۔ یہ سب کچھ ان کو سکھایا گیا تھا۔

اسی طرح دوزخ ،آسمان ، ملائکہ وغیرہا سے متعلق علوم انبیاء ومرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم اوراولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے علوم ہیں۔ہاں حضرت آدم کا تذکرہ صرف اس لئے ہے کہ سب سے پہلے خلق عالم کے بعد یہ علوم ان کو سکھائے گئے۔ یہ مطلب نہیں کہ آپ کے سوا کسی کو ان چیزوں کا علم نہ ملا۔انباء الحی ص ۲۶۷

۳۹۲۶۔ عن معاوية رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :انماانا قاسم والله يعطى۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ہی بانٹتا ہوں اوراللہ عطا فرماتا ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفہ اللہ الاکبر ہیں اس کے رزق کو تقسیم فرماتے ہیں۔لہذا دینی ودنیوی کسی بھی طرح کی نعمت آپ ہی کے دربار اقدس سے ملتی ہے۔

اس سلسلہ میں ائمہ کرام اورعلمائے اعلام کے اقوال بکثرت ہماری کتاب (سلطنۃ المصطفی فی ملکوت کل الوریٰ) میں منقول ہیں ، لہذا حضور ہر ایک سے زیادہ ہر چیز کے عالم ہوئے۔

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق کے لئے امانت عظمی سونپی اورآپ کو ان کے درمیان مقرر فرمایا اوراپنی اطاعت کی دعوت کا فریضہ تفویض فرمایا تو ضروری ہوا کہ آپ لوگوں کے دنیوی اوردینی حالات سے بھی بخوبی واقف ہوں۔
انباء الحی ص ۲۷۱

۳۹۲۷۔ عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان الله عزوجل تابع

۳۹۲۶۔الجامع الصحيح للبخارى ---------

۳۹۲۷۔المسند لاحمد بن حنبل مرويات انس بن مالك

الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل وفاتہ حتی توفی ، واکثر ماکان الوحی یوم توفی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ پر پے در پے وحی نازل فرمائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوا، اور سب سے زیادہ وحی آپ کے وصال اقدس کے دن نازل ہوئی ۔۱۲م

قرآن میں آخری آیت کونسی نازل ہوئی

۳۹۲۸۔ **عن** طارق بن شہاب قالت الیہود لعمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکم تقرؤن آیة لو نزلت فینا لاتخذناھا عیدا، فقال عمر: انی لاعلم حیث انزلت واین انزلت واین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین انزلت یوم عرفة وانا واللہ بعرفة ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہودی بولے: تم ایک آیت پڑھتے ہو، اگر وہ ہمارے یہاں نازل ہوتی تو ہم اس دن عید منایا کرتے، حضرت عمر نے فرمایا: میں خوب جانتا ہوں جب وہ نازل ہوئی، اور جہاں نازل ہوئی، اور رسول اللہ ﷺ اس وقت کہاں تھے۔ وہ مقام عرفہ ہے اور میں بھی قسم بخدا عرفات میں تھا۔۱۲م

۳۹۲۹۔ **عن** عماربن ابی عمار قال: تلا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) و عندہ یہودی فقال: لو انزلت ھذہ الآیة علینا لاتخذنا یومھا عیداً ، فقال ابن عباس : انھا نزلت فی یوم عیدین فی یوم الجمعة ویوم عرفة ۔

۳۹۲۸۔الجامع الصحیح للبخاری کتاب التفسیر باب قولہ تعالیٰ : الیوم اکملت لکم الآیة ۶۶۲/۲

۳۹۲۹۔الجامع للترمذی سورة المائدة ۱۲۹/۲

حضرت عمار بن ابی عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (الیوم اکملت لکم دینکم اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا) تلاوت کی، وہاں ایک یہودی بھی تھا، بولا: اگر یہ آیت ہمارے یہاں اترتی تو ہم اس دن کو عید کے دن کی طرح مناتے، اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا: یہ آیت ایسے دن نازل ہوئی جس دن دو عیدیں تھیں، ایک جمعہ، دوسرے عرفہ کا دن۔۱۲م

۳۹۳۰۔ **عن** ابن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مکث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد ماانزلت ھذہ الآیۃ احدی وثمانین لیلۃ قولہ تعالیٰ (الیوم اکملت لکم دینکم)۔

حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس آیت (الیوم اکملت لکم دینکم) کے بعد دنیا میں اکیاسی (۸۱) دن تشریف فرما رہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس قول کی بنا پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال اقدس ۲/ربیع الاول کو ہوا۔ اور ۸/ربیع الاول کے پیش نظر جو بہت سے محدثین کا مذہب مختار ہے ۸۷/ایام آپ نے دنیا میں قیام فرمایا۔ اور بارہ ربیع الاول جیسا کہ جمہور کے نزدیک مشہور ہے۔ ۹۱/ایام ہونگے۔ اور ۱۳/ربیع الاول کہ تحقیق یہی ہے تو کل ۹۲/ایام قرار پائیں گے۔

رویت ہلال کے خلاف میں تطبیق ہم نے اپنے فتاوی کی نویں جلد میں مع دلائل ہیئت واستہلال بیان کی ہے جس کی رو سے یہ مدت تین ماہ زائد ہی ہے۔

خلاصہ جواب یہ ہے کہ آیت کریمہ قرآن کریم کی آیات میں باعتبار نزول آخری آیت نہیں، اور کسی معتمد ثقہ سے یہ قول ثابت نہیں۔ ہاں ابن جریر نے امام سدی سے نقل کیا کہ یہ آیت عرفہ کے دن نازل ہوئی اور پھر اس کے بعد حرام وحلال کے تعلق سے کوئی آیت نہیں اتری

۳۹۳۰۔ جامع البیان للطبری سورۃ المائدۃ

۔چنانچہ اس میں آخر قرآن کا لفظ نہیں۔

بلکہ انہی سے صراحۃ روایت موجود ہے کہ سب سے آخری آیت (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) ہے، ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے یوں ہی روایت کی۔

یہ روایت مطلق ہے اور اس سے قبل حرام وحلال کی قید سے مقید، جس سے نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ (الیوم اکملت لکم) باعتبار نزول آخری آیت نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اس طرح روایت آئی۔

۳۹۳۱۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: آخر آیۃ نزلت من القرآن علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کی آخری آیت باعتبار نزول (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ الآیۃ) ہے۔۱۲م

پھر امام ابن جریر نے امام سدی کے قول کو رد کیا ہے اور تائید میں حضرت براء بن عازب کی روایت پیش کی جو اس طرح ہے۔

۳۹۳۲۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان آخر آیۃ نزلت من القرآن (یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ)۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کی آخری آیت (یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ الآیۃ) ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ آیت احکام سے متعلق ہے۔امام سدی کے قول پر اس کو ترجیح دی۔اس طرح کہ نفی پر کوئی شاہد نہیں اور مثبت کو نافی پر تقدم حاصل ہوتا ہے۔اور اکمال کے معنی جو (الیوم اکملت) میں مراد ہیں وہ اس روایت سے واضح ہوتے ہیں۔

۳۹۳۱۔جامع البیان للطبری سورۃ البقرۃ (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ)

۳۹۳۲۔جامع البیان للطبری سورۃ المائدہ تحت آیۃ (الیوم اکملت لکم دینکم)

۳۹۳۳۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: کان المشرکون والمسلمون یحجون جمعا، فلما نزلت براء ۃ فنفی المشرکون عن البیت وحج المسلمون لایشارکھم فی البیت الحرام احد من المشرکین ۔ فکان ذلک من تمام النعمۃ (اتممت علیکم نعمتی)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین اور مسلمان ایک ساتھ حج ادا کرتے ، جب سورۂ براءۃ نازل ہوئی تو مشرکوں کو بیت اللہ میں داخلہ سے منع کردیا گیا۔اور مسلمانوں نے اس طرح حج کیا کہ اب بیت حرام میں کوئی مشرک شریک نہیں تھا، تو یہ تمام نعمت ہوا جس کا ذکر آیت (اتممت علیکم نعمتی) میں ہے۔۱۲م

۳۹۳۴۔ **عن** الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : تھدمت منار الجاھلیۃ ومناسکھم واضمحل الشرک ولم یطف حول البیت عریان ، فانزل اللہ (الیوم اکملت لکم دینکم)۔

حضرت امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کی نشانیاں ختم ہوگئیں اوران کی عبادت گاہیں بھی ،شرک ماند پڑگیا اور بیت اللہ شریف کا طواف ننگے ہوکر حرام قرار پایا تواللہ تعالیٰ نے (الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ) نازل فرمائی۔

۳۹۳۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : آخر آیۃ نزلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیۃ الربوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آخری آیت جو حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی وہ آیت الربو ہے۔۱۲م

۳۹۳۳۔ جامع البیان للطبری　سورۃ المائدہ　تحت آیۃ (الیوم اکملت لکم دینکم)

۳۹۳۴۔ جامع البیان للطبری　سورۃ المائدہ　تحت آیۃ (الیوم اکملت لکم دینکم)

۳۹۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری　کتاب التفسیر ،تحت قولہ تعالیٰ : واتقوا یوما　۶۵۲/۲

۳۹۳۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: ان آخر آیة نزلت الربا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آخری آیت سود سے متعلق نازل ہوئی۔۱۲م

۳۹۳۷۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان آخر القرآن عهدا بالعرش آیة الدین ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرش پر سب سے آخر آیت دین کا ظہور رہا۔۱۲م

۳۹۳۸۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : آخر القرآن عهدا بالعرش آیة الربا وآیة الدین ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کا ظہور آخر میں عرش پر آیت ربوا اور آیت دین کی شکل میں ہوا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات میں مذکورہ آیات کا تعلق بھی احکام سے ہے اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ان روایات میں خوب تطبیق دی ہے۔فرماتے ہیں: میرے نزدیک ان روایات میں کوئی منافات نہیں۔اس لئے کہ یہ بات ظاہر ہے کہ یہ تمام آیات دفعۃ واحدہ قرآن کریم کی موجودہ ترتیب پر نازل ہوئیں۔کیونکہ قصہ واحد ہے۔لہذا ہر ایک راوی نے آخر میں نازل ہونے والی آیات کا بعض بیان فرمایا۔یہ صحیح ہے۔اور حضرت براء بن عازب کا قول فرائض کے سلسلہ میں ہے۔

۳۹۳۶۔السنن الکبری للهیثمی

۳۹۳۷۔ جامع البیان للطبری　　سورة البقرة تحت آیة (واتقوا یوما)

۳۹۳۸۔ فضائل القرآن لابی عبید　　باب منازل القرآن بمکة المکرمة

امام سیوطی نے اس کے بعد فتح الباری سے آیت سورۃ البقرۃ (واتقوا یوما الآیۃ) کی ترجیح نقل فرمائی۔ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال اقدس کی طرف اشارہ ہے جو ختم نزول قرآن کو مستلزم ہے۔

بحمدہ تعالیٰ ہمارے پاس ایک ایسی روایت بھی ہے جو نزول قرآن کے اختتام پر سب سے کم مدت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۹۳۹۔ **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قال: آخر مانزل من القرآن قل لہ (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) الآیۃ، عاش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نزول ھذہ الآیۃ تسع لیال ثم مات یوم الاثنین للیلتین خلتا من ربیع الاول۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سارے قرآن کے آخر میں (واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ) نازل ہوئی، اس کے بعد حضور ﷺ نو راتیں دنیا میں تشریف فرما رہے، پھر پیر کے دن آپ کا وصال ہوا جب ۲/ ربیع الاول تشریف تھی۔ ۱۲م

۳۹۴۰۔ **عن** ابن جریر قال: یقولون: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکث بعدھا تسع لیال وبدأ یوم السبت ومات یوم الاثنین۔ انباء الحی ص ۲۷۵

حضرت ابن جریر سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اس کے بعد نو راتیں دنیا میں تشریف فرما رہے ہیں، ہفتہ کے دن مرض وصال کی ابتداء ہوئی اور پیر کے دن وصال ہوا۔ ۱۲م

۳۹۴۱۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خیار ولد آدم خمسۃ، نوح وابراھیم وموسی وعیسی ومحمد

۳۹۳۹۔ التفسیر لابن ابی حاتم		سورۃ البقرۃ تحت آیۃ رقمھا ۲۸۱ رقم الحدیث ۲۹۴۴

۳۹۴۰۔ جامع البیان للطبری سورۃ البقرۃ

۳۹۴۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی		۸/۲۵۵ کنز العمال للمتقی ۳۱۹۰۵۔۳۲۲۸۲

و خیرھم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں سب سے افضل پانچ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہیں، حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، اور محمد ﷺ۔ اور ان سب میں افضل محمد ﷺ ہیں۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ مسئلہ اصول دین سے ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید الانبیاء والمرسلین ہیں۔

امام سراج الدین بلقینی، پھر امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں اس کو بیان فرمایا۔ امام رازی نے فرمایا: امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انبیائے کرام میں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب پر فضیلت رکھتے ہیں۔ تفسیر کبیر۔

امام نیشاپوری نے رغائب الفرقان میں۔ امام زندوسی نے روضہ میں۔ اسی طرح بحر الرائق، منح الغفار اور ردالمحتار میں اجماع نقل فرمایا۔ اور امام زرقانی نے تمام ملائکہ ومرسلین پر افضل قرار دیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیادت مطلقہ پر بے شمار علماء نے اجماع نقل فرمایا۔ ہاں ملا علی قاری نے منح الروض الازہر میں جو یہ کہا کہ انبیائے کرام میں بعض کی بعض پر تفضیل اجمالا قطعی ہے۔ اور تفصیلا ظنی ہے، اور عقیدہ معتمدہ یہ ہے کہ افضل الخلق ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ حتی کہ بعض نے اجماع کا بھی دعوی کیا ہے۔ یہ ان کی خطائے فاحش ہے جس سے اجتناب واحتراز لازم ہے، نسأل اللہ تعالیٰ السلامۃ۔ انباء الحی ص ۲۸۳

۳۹۳۹۔التفسیر لابن ابی حاتم سورۃ البقرۃ تحت آیۃ رقمھا ۲۸۱ رقم الحدیث ۲۹۴۴

۳۹۴۰۔ جامع البیان للطبری سورۃ البقرۃ

۳۹۴۱۔مجمع الزوائد للھیثمی ۸/۲۵۵ کنزالعمال للمتقی ۳۱۹۰۵-۳۲۲۸۲

فضائل درود پاک

۳۹۴۲۔ **عن** امیرالمؤمنین ابی بکرالصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اکثروا الصلوۃ علیّ ، فان الله تعالیٰ وکل لی ملکا عند قبری فاذا صلی رجل من امتی ،قال لی ذلك الملك ، یامحمد! ان فلان بن فلان صلی علیك الساعة۔

امیرالمؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میرے روضۂ انور کے پاس متعین کردیا ہے، جب بھی میرا کوئی امتی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود پاک پڑھا ہے۔۱۲م

۳۹۴۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لقن السمع ثلاثة ، فالجنة تسمع والنار تسمع وملك عند رأسی یسمع ، فاذا قال عبد من امتی کائنا من کان ، اللهم انی أسالك الجنة ، قالت الجنة: اللهم اسکنه ایای ، واذا قال عبد من امتی کائنا من کان ، اللهم اجرنی من النار ، قالت : اللهم اجره منی ، واذا سلم علی رجل من امتی قال الملك الذی عند رأسی یامحمد ! هذا فلان یسلم علیك فرد علیه السلام ، ومن صلیی علی صلاة صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وملائکته عشرا ، ومن صلی علی عشرا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وملائکته مائة ، ومن صلی علی مائة صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وملائکته الف صلوة ولم یمس جسده النار ۔

۳۹۴۲۔ کنزالعمال ۲۱۸۱

۳۹۴۳۔القول البدیع للسخاوی الباب الرابع فی تبلیغه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کو سماعت کی قوت عطا ہوئی ہے، جنت سنتی ہے، دوزخ سنتی ہے، اور میرے روضۂ انور کے پاس موجود فرشتہ سنتا ہے۔ تو میری امت میں سے جو شخص بھی جب یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں، تو جنت کہتی ہے، اے اللہ! اس کو میرے اندر جگہ عطا فرما۔ اور جب کوئی شخص کہتا ہے: اے اللہ! مجھے دوزخ سے بچا، تو دوزخ کہتی ہے: اے اللہ اس کو مجھ سے محفوظ رکھ۔ اور جب مجھ پر میرا کوئی بھی امتی درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے: یا رسول اللہ! یہ فلاں شخص ہے جو آپ پر درود پڑھ رہا ہے، آپ اس کا جواب عطا فرمائیں، اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دس بار درود بھیجتے ہیں، اور جو دس مرتبہ پڑھتا ہے اس پر سو مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اور جو سو مرتبہ پڑھتا ہے اس پر ایک ہزار مرتبہ اور اس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی۔ ۱۲م

۳۹۴۴۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطاہ اسماع الخلائق (وفی لفظ اعطاہ سمع العباد کلھم) فھو قائم علی قبری۔ (زاد الاصبھانی حتی تقوم الساعة) فلیس احد من امتی یصلی علی صلوة (ولفظ البزار فلایصلی علیّ احد الی یوم القیامة) الا قال یامحمد صلی علیك فلان بن فلان فیصلی الرب تبارك وتعالیٰ علی ذلك الرجل بکل واحدة عشرا۔

۳۹۴۴۔ میزان الاعتدال للذھبی — رقم الترجمه — ۸۲۹ — ۱/

القول البدیع للسخاوی — ثواب الصلوة علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

کشف الاستار للھیثمی — باب الصلوة علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم — ۳۱۶۲

کتاب الضعفاء الکبیر للعقیلی رقم الترجمه — ۱۲۴۶

الترغیب والترھیب للمنذری — اکثار الصلوة علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم — ۲/۱۷

السراج المنیر لنور الدین الشھیر بالعزیزی — حرف ان

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، وہ میرے روضۂ انور کے پاس کھڑا ہے، اور قیامت تک یونہی قائم رہے گا، تو میری امت سے جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اور قیامت تک پڑھے گا اسکے بارے میں وہ فرشتہ کہتا ہے، یارسول اللہ! آپ پر فلاں بن فلاں نے درود پڑھا، تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک بار کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سراج منیر میں اس حدیث کو حسن بتایا۔ میں کہتا ہوں: اس کا مدار نعیم بن ضمضم راوی پر ہے۔ اماذہبی فرماتے ہیں: کہ بعض محدثین نے ان کی تضعیف کی ہے۔ ی عنی مفہوم مخالف یہ ہوا کہ اکثر ان کی توثیق کرتے ہیں۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: میں ان کی توثیق وتجریح میں امام ذہبی کے قول کے سوا کسی کو نہیں جانتا۔

امام منذری پھر امام سخاوی فرماتے ہیں: کہ یہ حدیث مختلف فیہ ہے۔ میں کہتا ہوں: امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں فرمایا: حدیث مختلف فیہ درجہ حسن سے نیچے نہیں، تو پھر اس حدیث کو کس طرح ضعیف قرار دیا جائے گا جب کہ نہ اس میں جرح مفسر منقول اور نہ جارح کا نام معلوم۔

یہ حدیث عمران بن حمیری سے مروی ہے، اور عمران کے بارے میں امام منذری و امام ذہبی نے صرف اتنا کہا کہ یہ معروف نہیں۔ حالانکہ امام سخاوی فرماتے ہیں کہ یہ معروف ہیں اور امام بخاری نے ان کو لین قرار دیا اور کہا کہ البتہ ان کا کوئی متابع نہیں۔ ابن حبان نے ان کو ثقات تابعین میں شمار فرمایا۔

لہذا سند میں کوئی حرج نہیں۔ اور حدیث حسن ہے جیسا کہ شیخ محمد حجازی شعرانی نے فرمایا۔ انباء الحی ص ۲۸۹

۳۹۴۵۔ **عن** کنانة العدوی رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال : یا رسول الله ! کم ملك مع العبد ؟ قال: ملك عن یمینك علی حسناتك وهو أمین علی الذی علی الشمال یقول الله تعالیٰ (مایلفظ من قول الالدیة رقیب عتید) وملكان من بین یدیك ومن خلفك یقول الله تعالیٰ : (له معقبات من بین یدیه ومن خلفه یحفظونه من أمرالله) وملك قابض علی ناصینك فاذا تواضعت لله رفعك واذا تجبرت علی الله قصمك ، وملكان علی شفتیك لیس یحفظان علیك الا الصلاة علی محمد ﷺ وملك قائم علی فیك لایدع الحیة تدخل فی فیك، وملكان علی عینیك ، فهؤلاء عشرة املاك علی كل آدمی ینزلون ملائكة اللیل علی ملائكة النهار لان ملائكة اللیل سوی ملائكة النهار ، فهؤلاء عشرون ملكا علی كل آدمی ۔انباءالحی ص۲۹۰

حضرت کنانہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ !ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہیں؟ فرمایا: ایک داہنی جانب نیکیاں لکھنے پر مامور ہے اور بائیں جانب کا فرشتہ باتوں کا محافظ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کوئی بات بھی بندہ جب اپنے منہ سے نکالتا ہے تو اس کے پاس ایک محافظ آمادہ رہتا ہے۔ اور دو فرشتے تمہارے سامنے اور پیچھے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہر ایک کے لئے آگے پیچھے فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے حفاظت کرتے ہیں، اور ایک فرشتہ تمہارے سر کا اگلا حصہ تھامے ہے۔ جب تو اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرتا ہے تو وہ تجھے بلندی دیتا ہے، اور جب تو اکڑتا ہے تو تیرا غرور توڑ دیتا ہے، اور دو فرشتے تیرے ہونٹوں پر ہیں جو صرف اس کام پر ہیں کہ تیرے منہ سے درود پاک نکلے اور وہ اس کو پیش کریں۔ اور ایک تیرے منہ کی حفاظت میں ہے کہ سانپ کو تیرے منہ میں نہ جانے دے، اور دو فرشتے دونوں آنکھوں پر۔ تو یہ دس فرشتے ہوئے، پھر رات کے فرشتے دن کے فرشتوں پر آتے ہیں کہ ان کی علیحدہ ڈیوٹی ہے، تو ہر آدمی کی حفاظت پر یہ بیس

۳۹۴۵۔جامع البیان للطبری سورة الرعد ، تحت آیة　　ولہ معقبات من بین یدیه

فرشتے ہوئے۔

۳۹۴۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان مع کل مؤمن خمسة من الملائکة واحد عن یمینه یکتب الحسنات وآخر عن یسار یکتب السیئات وآخر امامه یلقنه الخیرات وآخر ورائه یدفع عنه المکاره ، وآخر عند ناصیته یکتب مایصلی علی النبی ﷺ ویبلغه النبی ﷺ ۔

(انباء الحی ص۲۹۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مومن کے ساتھ پانچ فرشتے ہیں، ایک داہنے جو نیکیاں لکھتا ہے، اور دوسرا بائیں جو گناہ لکھتا ہے، اور تیسرا آگے جو نیکیوں کی تلقین کرتا ہے، اور چوتھا پیچھے جو ناپندیدہ چیزوں کو دفع کرتا ہے، اور پانچواں سر کے اگلے حصہ پر جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درود پڑھی جائے تو اس کو پیش کرتا ہے۔

۳۹۴۷۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :ان لله ملائکة سیاحین یبلغونی عن امتی السلام ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے دورہ کرتے ہیں اور میری امت کا

۳۹۴۶۔ الکفایة للخوارزمی باب صفة الصلوة

۳۹۴۷۔المسند لاحمد بن حنبل ۱/۴۴۱ ☆ المستدرك للحاکم ۲/۴۲۱
المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۷۱ ☆ السنن للدارمی ۲/۳۱۷
مجمع الزوائد للھیثمی ۲۴۱۹ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری ۲/۴۹۸
التفسیر للبغوی ۵/۲۷۵ ☆ شرح السنة للبغوی ۳/۱۹۷
اتحاف السادة للزبیدی ۴/۴۱۹ ☆ المصنف لابن ابی شیبه ۲/۵۱۷

صلوۃ وسلام مجھے پہونچاتے ہیں۔۱۲م

۳۹۴۸۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم : اکثروا الصلوۃ علی یوم الجمعة فانه مشهود تشهده الملائکة وان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاته حین یفرغ منها ، قال : قلت : وبعد الموت ؟ قال وبعد الموت ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء، فنبی الله حی یرزق۔ انباءالحی ص ۲۹۱

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر خوب کثرت سے درود پڑھو جمعہ کے دن کہ اس دن ملائکہ کی حاضری ہوتی ہے اور جو شخص بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ پیش کیا جاتا ہے، راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: آپ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا: بیشک اللہ تعالٰی نے حرام فرمادیا ہے زمین پر کہ انبیائے کرام کے اجسام کو کھائے، تو اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض نسخوں میں (حین یفرغ منها) کی جگہ (حتی یفرغ منها) ہے، امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں: (حین) ظرف زمان ہے، اگر واقعۃ یہی لفظ ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والا جیسے ہی فارغ ہوتا ہے فورا پیش کیا جاتا ہے، اور اگر (حتی) اس مقام پر ثابت ہے تو پھر جس وقت وہ پڑھتا ہے اسی وقت پیش ہوتا رہتا ہے۔

۳۹۴۹۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالٰی عنه قال : لیس من یوم الا وتعرض علی النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم اعمال امته غدوة وعشیا فیعرفهم بسیماهم وأعمالهم ۔

۳۹۴۸۔ السنن لابن ماجه ابواب الجنائز باب ذکر وفاته صلی الله تعالٰی علیه وسلم

۳۹۴۹۔ کتاب الزهد لابن المبارک

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں جاتا جس میں حضور نبی کریم ﷺ پر آپ کی امت کے اعمال پیش نہ کئے جاتے ہوں، صبح وشام پیش ہوتے ہیں، حضور ان کو ان کی علامتوں اور نشانیوں سے بخوبی پہچانتے ہیں۔۱۲م

۳۹۵۰۔ **عن** ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا علی من الصلوة فی کل جمعة ، فان صلوة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرهم علی صلوة کان أقربهم منی منزلة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود کثرت سے بھیجو کہ مجھ پر ہر جمعہ کے دن امت کا درود پیش ہوتا ہے، تو جس کا درود زیادہ ہوتا ہے وہی میری بارگاہ میں زیادہ قریب ہوتا ہے۔۱۲م

۳۹۵۱۔ **عن** خالدبن معدان عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مرسلا الی قوله تعرض علی فی کل یوم جمعة۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کو امت کا درود پیش ہوتا ہے۔۱۲م

۳۹۵۲۔ **عن** ابی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتانی جبرئیل آنفا فقال: بشر امتك انه من صلی علیك صلاة کتب له بها عشر حسنات وکفر عنه بها عشر سیئات ،ورفع له بها عشر درجات، ورد الله تعالیٰ علیه مثل قوله وعرضت علیك یوم القیامة۔انباءالحی ص ۲۹۲

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۳۹۵۰۔السنن الکبری للهیثمی کتاب الجمعة باب مایؤمر به فی لیلة الجمعة

۳۹۵۱۔القول البدیع للسخاوی الباب الرابع فی تبلیغه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۳۹۵۲۔المعجم الکبیر للطبرانی

نے ارشاد فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم آئے اور عرض کیا: آپ اپنی امت کو بشارت سنائیے کہ جس نے آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح لوٹاتا ہے اور آپ پر قیامت کے دن سب مجموعی شکل میں پیش ہوگا۔

۳۹۵۳۔ **عن** ابن شهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا علی من الصلوة فی اللیلة الغراء والیوم الازهر ، فانهما یؤدیان عنکم ،وان الارض لا تأکل اجساد الانبیاء ،و کل ابن آدم یأکله التراب الا عجب الذنب ۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر روشن رات اور مہکتے دن میں خوب درود پڑھو، کہ ان دونوں وقتوں میں تمہاری طرف سے مجھے پہونچایا جاتا ہے، اور بیشک زمین انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو نہیں کھاتی، اور ہر انسان کے جسم کو کھالیتی ہے مگر اس کی ریڑھ کی ہڈی کی اصل باقی رہتی ہے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب یہ ثابت ہو چکا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بار بار درود وسلام پیش کیا جاتا ہے اور احادیث اس سلسلہ میں متعدد ومتکرر ہیں۔

لیکن یہ پیش کیا جانا اس لئے نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا پہلے سے بغیر پیش کئے علم نہیں ہوتا۔ کیونکہ شاہان وقت کا یہ ادب ہے کہ ان پر سب ایسے واقعات پیش کئے جاتے ہیں جن کا ان کو علم ہوتا ہے۔ اور ان سب سے بڑھکر رب تبارک وتعالیٰ کی شان اقدس ہے اور اس کی بارگاہ میں صبح وشام بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، پھر ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک دو مرتبہ، پیر اور جمعرات کے دن۔

۳۹۵۳۔القول البدیع للسخاوی الباب الرابع

۳۹۵٤۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تعرض اعمال الناس لی کل جمعۃ مرتین ،یوم الاثنین ویوم الخمیس ، فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال : اترکوا او ارکوا ھذین حتی یفیئا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: لوگوں کے اعمال مجھ پر ہر جمعہ کے درمیان دومرتبہ پیش ہوتے ہیں،ایک مرتبہ پیرکواوردوسری بار جمعرات کو۔توہر بندۂ مومن کی مغفرت ہوجاتی ہے۔البتہ جن دوشخصوں میں رنجش ہوان کے بارے میں کہاجاتاہے:ان دونوں کوچھوڑے رکھوجب تک یہ صلح نہ کرلیں۔۱۲م

پھرایک سال کے اعمال شب برات میں۔پھرتمام عمرکے اعمال جس دن تم اپنے رب کے حضورحاضرہوگے،حالانکہ اس سے کوئی چیزچھپی نہیں۔

توبارگاہ خداوندقدوس کے بارے میں یہ قاعدہ مقررہ ثابتہ ہے کہ وہ بخوبی جانتاہے لیکن پھربھی اعمال پیش ہوتے ہیں۔یہاں کسی تاویل کے بغیراحادیث اپنے ظاہرپرہیں۔لہذا پیش ہوناعدم علم کی دلیل نہیں۔پھرحضورصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں درودوسلام پیش ہوناکیوں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کوعلم نہیں ہوتااس لئے پیش کیاجاتاہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی عمل کاپیش ہوناپہلے سے علم نہ ہونے کی دلیل نہیں۔بلکہ علم کے باوجودپیش کیاجاناشب وروزواقع ہے۔لہذامستدل کی یہ دلیل باطل کہ عرض اعمال عدم علم کی دلیل ہے۔

تمام احادیث کوجمع کرنے کے بعدمیرے نزدیک یہ بات واضح ہوگئی کہ آپ پردرود وسلام دس مرتبہ پیش ہوتاہےاورباقی اعمال پانچ بار۔اورجب اتنی مرتبہ عرض اعمال علم کے باوجودپیش ہوتے ہیں توان سے زیادہ مرتبہ بھی علم ہوتے ہوئے پیش ہونے میں کوئی استحالہ

۳۹۵٤۔الصحیح لمسلم کتاب البر والصلوۃ ۲/۳٦۱

نہیں۔خواہ دس مرتبہ ہو یا سو مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ۔

امام سبکی نے ابن ماجہ کی گذشتہ روایت میں (وبعد الموت) کا اضافہ کیا ہے جس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضور پر حیات مبارکہ اور بعد وصال دونوں حالتوں میں درود وسلام پیش ہوتا ہے۔

اقول: یہاں ایک چیز اور ہے کہ (ان احدا لن یصلی علی الا عرضت علی صلاته حین یفرغ منها) حدیث میں نکرہ چیز نفی میں وارد سو جو قریب وبعید دونوں کو شامل ہے ۔نیز یہاں دیگر عموم اور بھی ہیں۔اور احادیث بکثرت ہیں۔مثلا۔

۳۹۵۵۔ **عن** ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :اکثروا علی من الصلاة فی یوم الجمعة ، فانه لیس احد یصلی علی یوم الجمعة الا عرضت علی صلاته ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن خوب درود پڑھو، کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھے گا اس کا درود پیش ہوگا۔

۳۹۵۷۔ **عن** الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا الصلوة علی فی اللیلة الغراء والیوم الازهر فان صلاتکم تعرض علی ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر چمکتی رات اور مہکتے دن خوب درود پڑھا کرو، کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے ۱۲م

۳۹۵۵۔ المستدرك للحاكم كتاب التفسير ،فضائل الصلوة على النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۳۹۵۷۔المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۲۴۳

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عموم افراد عموم احوال پر دال ہے جیسا کہ متعدد مقامات میں مذکور ہے۔ بلکہ قریب وحاضر مخاطب ضمیر (کم) میں داخل ہیں دخول اولی کے طور پر۔

توان جیسی احادیث میں یہ ہے کہ جوآپ پر درود پاک پڑھتا ہے تو فرشتہ حضور کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے، اس میں کوئی تعجب نہیں۔ کہ شاہوں کے دربار کا یہی طریقہ ہے، تو اس بادشاہ کریم کا حق تو اس سے کہیں زیادہ ہونا چاہئے جو سلطنت الٰہیہ کا دولہا ہے۔ اور جب آپ کی حیات طیبہ میں ایسا ہے تو حدیث عمار بن یاسر کی حدیث کے بموجب بعد وصال بھی۔ اور حدیث ابی درداء تو اس پر خوب دلالت کرتی ہے۔

ان عمومات سے شعب الایمان کی حدیث کی بخوبی تائید ہوتی ہے جو اس طرح ہے۔

۳۹۵۸۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مامن عبد یسلم علی عند قبری الا وکل اللہ بہ ملکا یبلغنی وکفی امر اخرتہ ودنیاہ، وکنت لہ شھیدا أوشفیعا یوم القیامۃ۔ ورواہ ابن سمعون فی امالیہ بلفظ من صلی علی عند قبری سمعتہ ومن صلی نائیا وکل بھا ملک یبلغنی وکفی امر دنیاہ وآخرتہ وکنت لہ یوم القیامۃ شھیدا أو شفیعا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان بندہ کا میرے روضہ انور کے پاس درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے متعین فرشتہ میرے حضور پہونچاتا ہے اور یہ اس کی دنیا وآخرت کے لئے کافی ہے۔ میں قیامت کے دن اس پر گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔ ۱۲م

اس روایت کی سند اگرچہ ضعیف ہے جیسا کہ قول بدیع میں کہا، لیکن احادیث صحاح وحسان کے عموم سے اس کو قوت حاصل ہورہی ہے۔ لہذا صاحب جوہر منظم نے فرمایا: کہ حضور

۳۹۵۸۔ شعب الایمان للبیھقی — الباب الثالث والعشرون — ٤١٥٦
القول البدیع للسخاوی — الباب الرابع فی تبلیغہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر انور کے پاس والوں کا درود بلا واسطہ سماعت فرماتے ہیں، اور اسی صورت میں آپ کی عظمت شان اور مزید خصوصیت کے مدنظر آپ پر فرشتہ پیش بھی کرتا ہے۔

ان تمام تر تفصیلات کے پیش نظر اس شبہ کا استیصال ہوگیا اور ثابت ہوگیا آپ کی خدمت میں درود وسلام کا پیش کیا جانا آپ کے عدم علم کی دلیل نہیں۔ انباء الحی ص ۲۹۶

حضور اور آپ کی امت کے فضائل

۳۹۵۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل یقول : لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه ، فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصربه ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها ۔ وفؤاده الذی یعقل به ولسانه الذی یتکلم به ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: میرا بندہ مجھ سے نوافل کے ذریعہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں، اور میرے یہاں پسندیدہ ہوجاتا ہے تو میں اس کی قوت سماعت ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی قوت باصرہ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، دست قدرت ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ قدم ناز ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اس کے دل کی گہرائیوں میں میری قدرت کارفرما ہوتی ہے جس سے وہ ادراک کرتا ہے، حتی کہ میں اس کی قوت گویائی ہوجاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک روایت میں "بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یمشی" وارد ہوا۔

۳۹۵۹۔ کتاب الزهد الکبیر للبیهقی فصل فی الاجتهاد فی الساعة وملازمة العبودیة ۶۹۳

جیسا کہ فتح الباری میں ہے۔ تو سننا اور دیکھنا اللہ تعالیٰ کی خاص قدرت سے واقع ہوا۔ لہذا اب کوئی چیز نہ حد رہی اور نہ حجاب۔ بلکہ سب عیاں ہے۔ عام مومنین کے بارے میں وارد ہوا۔

۳۹۶۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ مومن کی فراست ایمانی سے ہوشیار رہو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ ۱۲م

۳۹۶۱۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ وینطق بتوفیق اللہ تعالیٰ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن بندہ کی فراست ایمان سے محفوظ رہو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے، اور اللہ کی توفیق سے گفتگو کرتا ہے۔ ۱۲م

امام رازی نے سورۂ کہف میں فرمایا: اس میں شک نہیں کہ افعال کا مدار روح ہے نہ کہ بدن۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی معرفت روح کو حاصل ہوتی ہے نہ کہ بدن کو۔ اسی لئے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو عالم غیب کے احوال سے زیادہ واقف ہے وہی زیادہ قوی قلب کا حامل ہے۔ اسی لئے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میں نے باب خیبر کو جسمانی قوت سے نہیں اکھاڑا تھا بلکہ قوت ربانی سے۔

اسی طرح جب بندہ طاعت پر مداومت کرتا ہے تو اس مقام پر پہونچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس کا کان اور آنکھ ہوں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا نور اس کا کان ہوتا ہے تو وہ قریب وبعید سب کو سنتا دیکھتا ہے، اور جب وہ نور آنکھ ہوتا ہے تو دور ونزدیک

۳۹۶۰۔ الجامع للترمذی ابواب التفسیر، سورۃ النحل

۳۹۶۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۷۴۹۷

سب کودیکھتا ہے۔اور جب ہاتھ ہوتا ہے تو سہل ودشوار،قرب وبعد سب یکساں قدرت حاصل ہوتی ہے۔

نسیم الریاض میں ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام جسم وظاہر کے اعتبار سے بشری قوت کے حامل ہوتے ہیں۔اورروح وباطن کے لحاظ سے ملکی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اسی لئے تو مشرق ومغرب کو یکساں دیکھتے ہیں اور آسمان کی چرچراہٹ اور حضرت جبرئیل کی خوشبو تک محسوس فرماتے ہیں۔حدیث شریف میں ہے۔

۳۹۶۲۔ **عن** ابی ذرالغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انی ارنی مالاترون ، واسمع مالاتسمعون ، اطت السماء وحق لھا ان تئط ، لیس فیھا موضع اربع اصابع الا وملك واضع جبھتہ ساجدا للہ۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے،اوروہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے،آسمان چرچرایااوراس کو چرچرانا ہی تھا،اس میں چارانگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتہ اپنی پیشانی رکھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ بیان کرتا ہو۔۱۲م

۳۹۶۳۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بینما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اصحابہ اذ قال لھم تسمعون مااسمع ؟ قالوا:مانسمع من شیٔ ،قال: انی لأسمع اطیط السماء وما تلام ان تئط مافیھا موضع شبرا الا علیہ ملك ساجد أو قائم۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک فرمایا: سنتے ہو تم جو میں سنتا ہوں

۳۹۶۲۔الجامع للترمذی ابواب الزھد باب ماجاء فی قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو تعلموا ۲/

۳۹۶۳۔حلیۃ الاولیاء لابی نعیم رقم الترجمہ ۱۷۹ صفوان بن محرر

،عرض کیا: ہم کچھ نہیں سنتے ،فرمایا: میں آسمان کی چر چراہٹ سنتا ہوں ،اور وہ اس کو قبول کیوں نہ کرے جب کہ ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں مگر کوئی فرشتہ ضرور سجدہ یا قیام میں ہے۔۱۲م

۳۹٦٤۔ **عن** ام المؤمنين ميمونة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : بات عندى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ليلة فقام ليتوضأ للصلوة ، فسمعته يقول فى متوضئه لبيك ، لبيك ، لبيك ثلاثا۔ نصرت ، نصرت ، نصرت ، نصرت ۔ثلاثا ۔ فلماخرج ، قلت : يارسول الله ! سمعتك تقول فى متوضئك ، لبيك ، لبيك ، لبيك ثلاثا ، نصرت ، نصرت ، نصرت ثلاثا ، كانك تكلم انسانا فهل كان معك احد ؟ فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: هذا راجزبنى كعب يستصرخنى ويزعم ان قريشا اعانت عليهم بنى بكر ۔ قالت فأقمنا ثلاثا ثم صلى بالناس صبح اليوم الثالث سمعت الراجز ينشده يارب ، انى ناشد محمدا۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حضور نبی کریم ﷺ نے میرے پاس گذاری، تو رات کو نماز کے لئے وضو فرمایا، میں نے خود بوقت وضو سنا کہ حضور فرمارہے ہیں، میں موجود ہوں، موجود ہوں، موجود ہوں، تین مرتبہ فرمایا: اور تین مرتبہ یوں فرمایا کہ تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی، تمہاری مدد کی گئی ۔ جب حضور تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو وضو کے مقام پر اس طرح تین مرتبہ فرماتے ہوئے سنا، گویا آپ کسی سے کلام فرمارہے ہیں، کیا آپ کے پاس کوئی تھا؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بنو کعب کے لوگ میرے پاس گڑگڑا کر مدد کے طالب تھے اور وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ ان کے مقابلہ میں بنو بکر کی مدد اہل قریش کررہے ہیں، فرماتی ہیں: تین دن ہی گذرے تھے اور حضور نے فجر کی نماز لوگوں کو پڑھائی ہی تھی کہ ایک رجز پڑھنے والا یوں کہہ رہا تھا، اے رب میں حضور کو تلاش کرتا ہوں ۔۱۲م

۳۹٦٤۔ المعجم الصغير للطبرانى باب الميم ، ترجمه من اسمه محمد

۳۹۶۵۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لما تجلی الله تعالیٰ لموسی علیه الصلوة والسلام کان یبصر النملة علی الصفا فی للیلة الظلماء مسیرة عشرة فراسخ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر تجلی فرمائی تو حضرت موسیٰ تین فرسخ کے فاصلہ سے اندھیری رات میں کوہ صفا پر چلنے والی چیونٹی کو دیکھ لیتے تھے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو یہ رویت بصری ہے، نسیم الریاض میں ہے کہ نور الہی کا ان سے اتصال ہوا اور روح حیوانی میں اس کا اثر ہوا۔ چنانچہ اس نور میں اضافہ ہوا جو بدن میں پھیلا ہوا ہے اور اس سے ادراک حاصل ہوتا ہے۔

لہذا جب کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی وسعت نظر کا یہ عالم ہے تو پھر حبیب اللہ علیہ التحیۃ والثناء کی بصارت مبارکہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ ان کے روح مع جسم کا حال ہے۔ رہی ان کی ارواح طیبہ کی رویت تو اس کو فرسخ و مراحل سے مقید نہیں کیا جاسکتا۔ عرش وفرش، عالم بالا سے تحت الثری تک ہر جگہ اس کے لئے یکساں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وکذلك نری ابراھیم ملکوت السموات والارض۔

۳۹۶۶۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : فی الآیة جلی له الامر سره وعلانیته فلم یخف علیه شیٔ من اعمال الخلائق ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت میں ہے کہ آپ پر تمام امور واضح ہوگئے خواہ وہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر، تو آپ پر مخلوق کے اعمال سے کچھ پوشیدہ نہیں

۳۹۶۵۔الشفا للقاضی عیاض القسم الاول فصل واما وفور عقله

۳۹۶۶۔جامع البیان للطبری سورۃ الانعام تحت آیة وکذلك نری ابراھیم الآیة

۱۲م۔

۳۹۶۷۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: فرجت له السماوات السبع فنظر الی مافیھن حتی انتھی بصرہ الی العرش وفرجت له الارضون السبع فنظر الی مافیھن ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے ساتوں آسمان کھول دیئے گئے تو آپ ان میں دیکھ رہے ہیں حتی کہ آپ کی نگاہ کے سامنے عرش ہے، اور ساتوں زمین کے طبقات بھی کھول دیئے گئے تو آپ ان کو بھی ملاحظہ فرمار ہے ہیں۔۱۲م

۳۹۶۸۔ **عن** السدی الکبیر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: فرجت له السموات السبع حتی نظر الی العرش والی نزله من الجنة، ثم فرجت له الارضون السبع حتی نظر الی الصخرۃ التی علیھا الارضون ۔

حضرت سدی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے ساتوں آسمان کشادہ کردیئے گئے حتی کہ آپ نے عرش کو بھی ملاحظہ فرمایا، اور جنت میں اپنا مقام رفیع بھی دیکھا، پھر ساتوں زمینیں کشادہ کی گئیں حتی کہ آپ نے اس چٹان کو بھی ملاحظہ فرمایا جس پر زمین قائم ہے۔۱۲م

جب یہ خلیل جلیل علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ثابت تو حبیب جمیل علیہ التحیۃ والثناء کے لئے بدرجہ اولیٰ ثابت۔ انباء الحی ص ۳۱۰

۳۹۶۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اول من یکسی یوم القیامة ابراھیم ۔

۳۹۶۷۔ التفسیر لابن ابی حاتم سورۃ الانعام تحت آیة وکذلك نری ابراھیم الآیة ۷۵۰۱

۳۹۶۸۔ التفسیر لابن ابی حاتم سورۃ الانعام تحت آیة وکذلك نری ابراھیم الآیة ۷۵۰۲

۳۹۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ عزوجل واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہیں۔۱۲م

۳۹۷۰۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یحاء بکم حفاۃ ، عراۃ ، غرلا ، فیکون اول من یکسی ابراھیم ، یقول اللہ عزوجل : اکسوا خلیلی فیؤ تی بریطتین بیضاوین من رباط الجنۃ ، ثم أکسی علی اثرہ ثم اقوم عن یمین اللہ مقاما یغبطنی الاولون والآخرون۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم برہنہ پا، برہنہ تن آؤ گے بغیر ختنہ کئے، تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائے گا، اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: میرے خلیل کو لباس پہناؤ، لہذا جنت سے دو سفید لباس لائے جائیں گے، پھر فوراً مجھے بھی پہنایا جائے گا اور میں اللہ تعالیٰ کے حضور داہنے ایسے مقام پر کھڑا ہوں گا جہاں اولین وآخرین سب کو رشک ہوگا۔۱۲م

۳۹۷۱۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لاتخیرونی علی موسی ، فان الناس یصعقون یوم القیامۃ فاصعق معھم ، فأکون اول من یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش ، فلاادری کان فیمن صعق فافاق قبلی آو کان فیمن استثنی اللہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرت موسیٰ پر فوقیت نہ دو ، کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب سب لوگوں پر غشی

۳۹۷۰۔السنن للدارمی　باب فی شان الساعۃ　رقم الکتاب　۲۸۰۳

۳۹۷۱۔الجامع الصحیح للبخاری　کتاب التوحید　باب فی المشیئۃ والارادۃ

الصحیح لمسلم　کتاب الفضائل　باب من فضائل موسی علیہ الصلوۃ والسلام　۲/۲۶۷

طاری ہوگی اور میں ان کے ساتھ ہوں گا، سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا تو اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا ایک پایہ پکڑے ہیں، اب میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ ان میں ہوں کے جو بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہوگیا، یا یہ شروع ہی سے مستثنی رہے۔۱۲ام

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مطالع المسر ات میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ بارگاہ رب العزت میں واسطہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تقسیم فرمانے والے۔تو جس کو جو ملا یا ملے گا خواہ وجود ہو یا دنیوی واخروی رزق ، ظاہر وباطن کے کمال ہوں یا علوم ومعارف، یہ سب آپ ہی کے ذریعہ تقسیم ہوتے ہیں۔آپ ہی کے دربار سے جنت عطا ہوتی ہے کہ تمام خزانوں کی کنجیاں آپ کو عطا کی گئیں۔اب ہر ایک کو خزائن الہیہ سے حصہ آپ ہی کے دربار اقدس سے ملتا ہے۔

یہاں بعض حضرات کی جانب سے یہ سوال ہے کہ جب ایسا ہے تو خلق خدا میں انبیائے کرام کو جو فضائل عطا ہوئے وہ سب پہلے حضور کو حاصل ہونا ضروری ہیں۔ کہ آپ کے بغیر کسی کو کوئی فضیلت حاصل نہیں۔تو جو فضائل آپ کو نہ ملے وہ کسی دوسرے نبی کو بھی عطا نہ ہوئے ہونگے۔حالانکہ بظاہر ایسا معلوم نہیں ہوتا۔

مثلا حضرت موسی کے معجزات عصا اژدھا بن جاتا تھا۔اور ید بیضا۔

حضرت عیسی کے معجزات، مردوں کو زندہ کرنا، مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو درست فرمادینا۔پرند کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارنا پھر اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس کا پرند بن کر اڑ جانا۔

حضرت آدم کے لئے فرشتوں کا سجدہ کرنا۔

حضرت سلیمان کے لئے ہوا کا مسخر ہونا، پرند، چرند اور جن وشیطان کا تابعدار ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ تمام معجزات حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ظاہر نہیں ہیں۔مزید گذشتہ احادیث میں جو حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے فضائل ہیں وہ بھی آخرت میں

بغیر حضور ان کو حاصل ہونگے۔

شراح احادیث نے اس کا جواب دیا کہ یہ تمام فضائل جزئی ہیں۔

اقول وباللہ التوفیق: ہاں ہمارے یہاں اس کا یہ جواب بھی ہے، بلکہ اس سے اعظم واجل جواب یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں اور کمال میں آپ کو افضلیت حاصل ہے۔لہذا آپ کو تمام وجوہ سے جمیع اولین وآخرین پر فضیلت مطلقہ حاصل ہے۔

حضرت موسیٰ اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو جو معجزات ملے ان کی نوعیت اس طرح ہے۔کہ

فضیلت درحقیقت صفت میں ہوتی ہے، رہا فعل تو وہ کسی مصلحت کے تابع ہوتا ہے۔ مثلا دو کاتب ہیں جن کو فن کتابت میں فوقیت حاصل ہوئی اور اس فن میں خوبی کے حامل قرار پائے۔ پھر ایک کاتب نے کسی مصلحت کے پیش نظر کتابت بالفعل کی ،اور دوسرے نے کسی مصلحت سے اس کو ترک کیا۔تو اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جس نے فن کتابت کا مظاہرہ کیا وہ نہ لکھنے والے پر فضیلت رکھتا ہے، بلکہ عین ممکن کہ جس نے نہ لکھا وہ کاتب بالفعل سے کتابت میں اجود وافضل ہو۔کیا تم اس حدیث میں غور نہیں کرتے جو دلائل النبوۃ وغیرہ میں مروی ہے۔

۳۹۷۲۔ **عن** الزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لما نزلت :(وانذر عشرتك الاقربین) صاح رسول اللہ ﷺ علی ابی قبیس یا آل عبد مناف ! انی نذیر فجاء تہ قریش فحذرھم وانذرھم فقالوا اتزعم انك نبی یوحی الیك وان سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام سخرت لہ الریح والجبال ، وان موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سخر لہ البحر، وان عیسی علیہ الصلاۃ والسلام كان یحی الموتی فادع اللہ تعالیٰ ان یسیر عنا ھذہ الجبال ویفجر لنا الارض انھارا فنتخذھا محارث نزرع وناكل والا فادع اللہ تعالیٰ ان یحی لنا موتانا فنكلمھم

۳۹۷۲۔ المسند لابی لعلی　مرویات زبیر بن العوام　رقم　۶۷۵

ویکلمونا والا فادع اللہ تعالیٰ ان یجعل ھذہ الصخرۃ التی تحتک ذھبا فننحت منھا وتغنینا عن رحلۃ الشتاء والصیف ، فانک تزعم انک کھیاتھم ، فبینا نحن حولہ ﷺ اذ نزل علیہ الوحی ، فلما سری عنہ الوحی قال والذی نفسی بیدہ لقد اعطانی اللہ تعالیٰ ما سألتم ولو شئت لکان ، ولکنہ خیرنی بین ان تدخلوا باب الرحمۃ فیؤمن مؤمنکم وبین ان یکلکم الی ما اخترتم لانفسکم فتضلوا عن باب الرحمۃ ولا یؤمن مؤمنکم فاخترت باب الرحمۃ ، ویؤمن مؤمنکم واخبرنی ان اعطاکم ذلک ثم کفرتم انہ یعذبکم عذابا لایعذب احدا من العلمین ، فنزلت وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بھا الاولون حتی قرأ ثلاث آیات ونزلت ﴿ولو ان قرء انا سیرت بہ الجبال ۔الآیۃ﴾۔

(انباء الحی ص ۳۲۳۔۳۲۴)

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت (وانذر عشیرتک الاقربین) نازل ہوئی تو حضورﷺ نے جبل ابوقبیس پر تشریف فرما ہوکر ندا فرمائی :اے آل عبد مناف! بیشک میں ڈرانے والا ہوں، ندا سن کر قریش جمع ہوئے تو آپ نے سب کو عذاب آخرت سے ڈرایا، بولے: آپ اپنے نبی ہونے کا دعوی کرتے ہیں، تو حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے پہاڑ اور ہوائیں تابع فرمان تھیں، حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے سمندر مسخر ہوا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام مردے زندہ کرتے تھے۔آپ بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ یہ پہاڑ یہاں سے چل کر جائیں، اور زمین سے چشمے پھوٹ نکلیں، تو ہم ان کے ذریعہ کھیتیاں کریں اور خوب سب چیزیں کھائیں ۔اور یہ نہ ہو تو ہمارے مردوں کو زندہ کریں تو ہم ان سے گفتگو کریں، ورنہ آپ دعا کریں کہ یہ پہاڑوں کی چٹانیں سونا ہوجائیں تاکہ ہم ان کو کھودیں اور جاڑوں اور گرمی میں مشقت کے سفر کرکے تجارت کے لئے نہ جائیں، آپ تو ان انبیائے کرام کے مثل ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: کہ ہم حضورﷺ کے پاس جمع ہی تھے کہ اچانک وحی نازل ہوئی۔ جب وحی کے آثار جاتے رہے تو ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے:

بیشک اللہ تعالٰی نے مجھے عطا فرمایا جو تم مانگتے ہو، اور اگر میں چاہتا تو ویسا ہی ہوتا۔ لیکن مجھے دو چیزوں کے درمیان اختیار ملا۔ ایک یہ کہ تم باب رحمت میں داخل ہو جاؤ اور تم میں کے لوگ ایمان لائیں۔ دوسرے یہ کہ جس کو تم اختیار کرتے ہو وہ تمہیں دیا جائے تو تم باب رحمت سے بھٹک جاؤ اور تم میں سے کوئی ایمان نہ لائے۔ لہذا میں نے باب رحمت کو اختیار کیا اور تمہارے ایمان لانے کو پسند فرمایا۔

نیز مجھے یہ بتایا گیا کہ میں تم کو تمہاری پسندیدہ چیز دیدوں تو تم بعد میں کفران نعمت کر کے گمراہ ہو جاؤ گے اور پھر اللہ تعالٰی تم کو سب سے سخت عذاب دے گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: (وما من عنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بھا الاولون) یہاں تک کہ آپ نے تین آیتیں تلاوت فرمائیں۔ اور یہ آیت نازل ہوئی ﴿ولو ان قرء انا سیرت بہ الجبال۔ الآیۃ﴾۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا حضور مختار کائنات صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے رب کریم کی قدرت وعطا سے مردوں کو زندہ کرنے، پہاڑوں کو چلانے، زمین سے نہریں اور چشمے جاری کرنے اور پہاڑی چٹانوں کو سونے میں تبدیل کرنے پر قادر تھے۔ لیکن آپ نے قصداً ایسا نہیں کیا۔ کیا آپ نے ابھی ملاحظہ نہیں کیا کہ حضور مختار دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرما رہے ہیں: لو شئت لکان ۔ اگر میں چاہتا تو ایسا ہی ہوتا۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ ہمارے علماء نے اپنی کتابوں میں ایک باب وضع کیا اور اس میں مردوں کو زندہ کرنے اور آفت رسیدہ لوگوں کی آفتوں کو دور کرنے کے سلسلہ میں روایات ذکر کیں۔ جن میں آپ کے خدام وغلاموں کے واقعات حد تواتر پر ہیں۔ وللہ الحمد ۔

بلکہ امام شعرانی کی کتاب ''الیواقیت والجواہر'' میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے ایسے مراتب خاص فرمائے گئے کہ ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کو تمام مخلوق کے احوال کا علم دیا گیا۔ کیونکہ آپ سب کے رسول ہیں۔ اور

یہ بات ظاہر ہے کہ ان کے احوال مختلف ہیں، تو ضروری ہوا کہ آپ سب کے حالات سے باخبر ہوں۔ نیز آپ کو احیاء موتی کا معجزہ اس طرح عطا ہوا کہ اس کو حیات حسی وم عنوی دونوں سے تعلق ہے، جب کہ یہ دوسروں کو نہ ملا۔

۳۹۷۳۔ **عن** عمروبن سواد قال لی الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ما اعطی اللہ تعالیٰ نبیا ما اعطی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قلت : اعطی عیسی علیہ الصلوۃ والسلام احیاء الموتی ، فقال : اعطی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حنین الجذع ۔ فھذا اکبر من ذاک ۔

حضرت عمرو بن سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ دیگر انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو جو ملا وہ ہمارے حضور ﷺ کو بھی ملا، میں نے عرض کیا: حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو مردوں کو زندہ کرنے کو معجزہ عطا ہوا، فرمایا: حضور ﷺ سے کھجور کے خشک تنے نے فریاد کی، یہ اس سے بھی بڑا معجزہ ہے ۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدی والد ماجد قدس سرہ العزیز کتاب مستطاب ''سرور القلوب بذکر المحبوب'' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں: امام شافعی کا فرمان حق وصواب ہے کہ مردہ تو پہلے زندہ تھا اور صورت انسانیہ نفس ناطقہ سے تعلق کی صلاحیت رکھنے کے لئے باقی ہے۔ برخلاف اس سوکھی لکڑی کے، کہ اس میں اس وقت عادۃ حیات کی صلاحیت ہی نہیں اور کبھی اس پر روح حیوانی کا فیضان ہی نہیں ہوا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہاں حیات کی ابتداء ہے اور وہاں اعادہ۔ اور اعادہ بلاشبہ آسان ہے۔ ی عنی فاعل مجازی کی طرف نسبت کرتے ہوئے البتہ فاعل حقیقی رب تبارک وتعالیٰ کے لئے سب برابر ہیں، ایک دوسرے کے مقابل اھون وآسان نہیں۔ اور سورۂ روم میں (وھو

۳۹۷۳۔ دلائل النبوۃ للھیثمی السفر السادس باب ماجاء فی حنین الجذع

اھون علیہ) فرمایا یہ مخاطب کے زعم کے لحاظ سے ہے۔

اب رہا حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا پرندہ کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارنا تو اس کا جواب امام سیوطی قدس سرہ نے ابونعیم سے اس طرح نقل فرمایا کہ اس کی نظیر کھجور کی شاخ کا لوہے کی تلوار میں تبدیل ہوجانا ہے جس سے حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے غزوہ بدر میں قتال فرمایا اور اللہ تعالٰی نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

اقول: حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزہ دو چیزوں پر مشتمل تھا۔ پہلی چیز تو پرند کی شکل بنانا۔ دوسری چیز پھونک مار کر اس میں روح ڈالنا۔

اس میں پہلی چیز فضل وکمال اور معجزہ کے قبیل سے نہیں کہ یہ تو اس معجزہ کی تمہید تھی۔ اور تصویر بنانا آپ کی شریعت میں حرام نہیں تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کی حرمت لے کر تشریف لائے۔ لہذا آپ سے یہ فعل صادر ہونا ممکن ہی نہیں تھا۔ اب رہا روح ڈالنا تو اس سے کہیں زیادہ صرف مس فرما کر حیات بخشنا ہے۔ کیونکہ وہ سانس اور پھونک جو ایک نبی کے دہن مبارک سے خارج ہو اس کو وہ عظمت مقام حاصل ہے کہ اس سے کلام الہی کا صدور ہوتا ہے، لہذا یہ دوسری چیزوں کے مقابل عظیم ہے۔ تو محض مس کے ذریعہ کنکریوں میں روح کا اضافہ مٹی میں پھونک مارنے کی بہ نسبت زیادہ عظمت والا ہے۔ اور کلام کرنا اڑنے کے مقابلہ میں۔

پھر اس سے کہیں زیادہ عظیم محض حکم سے افاضہ روح فرمانا ہے جیسا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے درختوں کو حکم فرمایا تو ان میں ادراک، سماعت، حکم کی بجا آوری، حرکت، زمین کو چیرنا اور خدمت اقدس میں حاضر ہوجانا۔ پھر دوسرے حکم سے واپس جانا۔ یہ سب اڑنے کے مثل اور ادراک وسماعت اس پر مستزاد۔

بلکہ ان سب سے زائد محض آپ کے گذر فرمانے سے حیات کا افاضہ ہے کہ درخت آپ کو دیکھتے، جانتے اور پہچانتے تھے کہ یہ اللہ کے رسول اور اس کے خلیفہ ہیں اور خلق خدا میں سب سے زیادہ تعظیم کے مستحق۔ لہذا آپ کو سجدہ کرتے۔ اور غور کیا جائے تو ان سب سے اعظم بے جان پتھروں میں روح، ادراک اور رویت کا افاضہ فرمانا اور ان بے زبانوں کو انسانی نطق

اور قوت گویائی بخشا ہے۔ کہ جب آپ گذر فرماتے سب آپ کی رسالت کی گواہی دیتے۔ والحمدللہ رب العالمین۔ انباء الحی ص ۳۲۷

اب رہا ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کا سجدہ کرنا۔ تو اس میں مسجود لہ کو قبلہ اور مسجود الیہ پر بلاشبہ زیادہ فضیلیت ہے۔ یہاں حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام قبلہ اور مسجود الیہ تھے اور مسجود لہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تھے۔

امام رازی نے مفاتیح الغیب میں اور امام نیشاپوری نے رغائب الفرقان میں (تلك الرسل فضلنا) کے تحت اس کی وضاحت فرمائی کہ ملائکہ کو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے سجدہ کا حکم اس لئے دیا گیا کہ نور محمدی آپ کی پیشانی میں جلوگر تھا۔ اسی لئے تو حدیث قدسی میں فرمایا: اے محبوب اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو افلاک کو پیدا نہ فرماتا۔

امام ابن حجر مکی، منح مکیہ، میں فرماتے ہیں: کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہی تخلیق آدم سے مقصود ہیں۔ لہذا ملائکہ کا سجدہ کرنا نور محمدی کو تھا جو حضرت آدم کی پیشانی میں ضوفگن تھا۔

انباء الحی ص ۳۲۸

سفینۂ نوح اور سلطنت سلیمان علیہم الصلوۃ والسلام

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی سلطنت وبادشاہت حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نام نامی کی برکت سے تھی۔

علامہ ابن عماد کشف الاسرار میں اور علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

شیاطین کا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے مسخر اور تابعدار ہونا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسم مبارک کی برکت سے تھا۔

متعدد احادیث میں آیا کہ آپ کی حکومت وبادشاہت آپ کی انگشتری میں مضمر تھی۔ اور اس میں راز یہ تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مبارک نام اللہ تعالٰی کے اسم مبارک کے ساتھ بحکم الٰہی آپ کی انگوٹھی میں نقش تھا۔

۳۹۷۴۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کان فص خاتم سلیمان بن داؤد علیہم الصلوۃ والسلام سماویا فالقی الیہ فاخذہ فوضعہ فی خاتمہ و کان نقشہ انا اللہ لا الہ الا انا ، محمد عبدی ورسولی۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوۃ والسلام کی انگشتری کا نگینہ آسمانی تھا، آپ کو عطا ہوا تو آپ نے اس کو اپنی انگوٹھی میں جڑوالیا، اس میں لکھا تھا، انا اللہ لا الہ الا انا۔ محمد عبدی ورسولی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نیز امام زرقانی فرماتے ہیں: کہ آپ کے نام نامی کے خواص سے یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی کشتی آپ کے مبارک نام سے جاری رہی۔ انباء الحی ص ۳۲۹

اب باقی رہی حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی بادشاہت۔ تو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ تمام عالموں پر آپ کو اللہ تعالیٰ نے علی الاطلاق خلیفہ بنایا کہ اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اور حضرت آدم وداؤد اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام آپ کے نائب ہیں، آپ کے اختیار وتصرف ہی سے ان کو مقرر کیا جاتا ہے جیسا کہ بادشاہ اپنی مملکت اور اس کے بعض حصوں میں اپنے نائب مقرر کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے خواص میں متعین فرماتا۔ لہذا انبیائے سابقین کے شرائع واحکام آپ ہی کے احکام ہیں، اور ان کی حکومتیں آپ ہی کی حکومت۔ لہذا آپ علی الاطلاق حاکم ہیں اور مخلوق میں شرق سے غرب تک کوئی دوسرا حاکم نہیں۔ اسی لئے کل بروز قیامت سب آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے، وہاں آپ کی تنہا سیادت کا اظہار ہوگا اور سب مخلوق آپ کی محتاج ہوگی حتی کہ خلیل اللہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم بھی۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں وارد ہوا۔

۳۹۷۴۔ تہذیب تاریخ دمشق لابن عساکر　　ذکر سلیمان بن داؤد علیہما الصلوۃ والسلام

لہذا ثابت ہوا کہ خلق میں جس کو بادشاہت ملی وہ حقیقۃ اور معنیً ،عموما واطلاقا، تقدما واستمرارا اول یوم سے ابدالآباد تک آپ ہی کے ساتھ خاص ہے۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابداً ابداً۔

ان تمام چیزوں کے باوجود حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شاہانہ طور طریقہ اختیار نہ فرمایا، حالانکہ ساری کائنات آپ کے لئے پیش ہوئی اور حضرت اسرافیل علیہ الصلوۃ والسلام رب تبارک وتعالٰی کی بارگاہ سے یہ پیغام لائے کہ اگر آپ اس کو پسند کریں کہ تہامہ کے پہاڑ آپ کے لئے زمرد ویاقوت، سونے اور چاندی کے ہوکر چلا کریں تو ایسا کردیا جائے، لیکن آپ نے اس کو اختیار نہ فرمایا۔

۳۹۷۵۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهما قال : ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم بلغه اسرافیل علیه الصلوة والسلام عن ربه تبارك وتعالٰی ان احببت ان اسیر معك جبال تهامة زمردا ویاقوتا وذهبا وفضة ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو حضرت اسرافیل علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ رب العزت جل جلالہ کا یہ پیغام پہونچایا کہ اگر ایک آپ چاہیں تو آپ کے ساتھ تہامہ کے پہاڑوں کو زمرد، یاقوت، سونے اور چاندی سے بنا کر چلاؤں ۔۱۲م

۳۹۷۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالٰی عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم: لوشئت لسارت مع جبال الذهب ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کرتے ۔۱۲م

۳۹۷۵۔اتحاف السادة المتقین للزبیدی بیان فضیلة الزهد ۹/

۳۹۷۶۔المسند لاحمد بن حنبل کتاب الزهد مقدمة الکتاب

۳۹۷۷۔ **عن** ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لو سألت اللہ تعالیٰ من یجعل تہامۃ کلہا ذہبا لفعل ۔

انباء الحی ص ۳۳۱

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اللہ تعالیٰ سے مانگتا کہ وہ تہامہ کے تمام پہاڑوں کو سونے کا کردے تو ضرور ایسا کردیتا۔

۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو یہ اختیار دیا تھا کہ آپ چاہیں تو نبی ہوکر شاہان وقت کی زندگی گذاریں اور چاہیں تو خالص عبدیت ونبوت پسند کریں، تو آپ نے خالص عبدیت ونبوت اپنے رب کی بارگاہ میں تواضعاً اختیار فرمائی ۔ جیسا کہ حدیث صحیح میں حضرت ابوہریرہ وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے۔

۳۹۷۸۔ **عن** خیثمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قیل للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت خزائن الارض ومفاتیحہا مالم یعط نبی قبلک ولا یعطاہ احد بعدک ولا ینقصک ذلک عند اللہ شیئا وان شئت جمعتہا لک فی الآخرۃ ۔قال : اجمعہا لی فی الاخرۃ ۔ فانزل اللہ تعالیٰ(تبارک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک جنات تجری من تحتہا الانہار ویجعل لک قصورا)۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو ندا ہوئی کہ ہم نے تمہیں زمین کے خزانے اوران کی کنجیاں عطا کیں جوتم سے پہلے نہ کسی نبی کوملیں اور نہ تمہارے بعد کسی کوملیں، اوراللہ تعالیٰ کے یہاں تمہارا کچھ کم نہ ہوگا، اوراگر تم چاہوتو آخرت کے لئے ان سب کو جمع رکھا جائے ، عرض کیا: میرے لئے آخرت میں اس کو جمع رکھ ، اس

۳۹۷۷۔المعجم الکبیر للطبرانی ۲۵/۲۹۵

۳۹۷۸۔ جامع البیان للطبرانی سورۃ الفرقان تحت آیت (تبارک الذی انشاء)

وقت یہ آیت نازل ہوئی:(تبارك الله ان شاء جعل لك خيرا من ذلك جنات تجری من تحتها الانهار ويجعل لك قصورا)۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہی مطلب ہے حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے قول(لا ینبغی لاحد من بعدی) کا۔کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصداً اپنے اختیار سے اس کو ترک فرمایا۔جیسا کہ صحیحین کی حدیث میں آیا۔

۳۹۷۹۔ **عن** ابی هريره رضی الله تعالی عنه قال :قال رسول الله صلی الله عليه وسم :ان عفريتا جعل ينقلب علی البارحة ليقطع علیّ صلاتی ،وان الله تعالی امكننی منه،فلقد هممت ان اربطه الی سارية من سواری المسجد حتی تصبحوا فتنظروا اليه كلكم فذكرت قول اخی سليمان :رب اغفرلی وهب لی ملكا لا ينبغی لاحد من بعدی ،فرده الله تعالی خاسئا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سرکش جن میرے پاس گذشتہ رات آتا رہا تاکہ میری نماز میں خلل انداز ہو،لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت عطا فرمائی ، میں نے چاہا کہ اس کو مسجد کریم کے ستون سے باندھ دوں ،جب صبح ہو تو تم سب اس کو دیکھو، پھر مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان کا قول یاد آگیا کہ انہوں نے دعا کی تھی:اے میرے رب مجھے بخش دے اور ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لئے نہ ہو، پھر اللہ تعالیٰ نے اس جن کو دھتکار کر لوٹا دیا۔۱۲م

۳۹۸۰۔ **عن** ابی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال: يصلی صلوة الصبح فقرأ فالبست القرأة ، فلما فرغ من صلوته قال: لو رأيتمونی وابليس فأهويت بيدی فمازلت اخلفه حتی وجدت برد

۳۹۷۹۔الجامع الصحيح للبخاری　　كتاب الانبياء باب قول الله عزوجل ووهبنا لداؤد

۳۹۸۰۔المسند لاحمد بن حنبل　　مرويات ابی سعيد

لعابه بین اصبعی هاتین الا بهام والتی تلیها ، ولولا دعوة اخی سلیمان لأصبح مربوطا بساریة من سواری المسجد فتلا عب به صبیان المدینه۔ انباء الحی ص ۳۳۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز ادا فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور قرأت کی تو اس میں اشتباہ ہو گیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اگر تم مجھے دیکھتے اور ابلیس کو کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور میں پیچھے ہٹا یہاں تک کہ میں نے اپنی ان دو انگلیوں انگوٹھے اور اس کے متصل انگلی کے درمیان اس کے لعاب کی ٹھنڈک پائی۔ اگر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو آج صبح وہ مسجد کے ستون بندھا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے ہوتے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قلت: یہ دو قصے جدا جدا ہیں، یہ صبح کی نماز میں ابلیس کا، اور وہ صلاۃ اللیل میں عفریت کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو قیامت کے دن سب سے پہلے لباس پہنانے کی تفصیل اس طرح ہے۔

اقول: یہ لباس بطور کرامت واعزاز ہوگا، اور یہ بات ثابت اور طے شدہ کے تمام اعزاز وبزرگی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست پاک میں ہوگی۔

تو خلاصہ کلام کا یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے اپنے روضۂ انور سے باہر تشریف لائیں گے اور فوراً آپ کو جنتی لباس پہنایا جائے گا۔ پھر میدان محشر میں آپ لباس زیب تن کئے ہوئے تشریف لائیں گے اور سب کا حشر آپ کے قدموں میں ہوگا۔ اس حال میں کہ ننگے بدن۔ اب حضرت خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کو لباس پہنایا جائے گا اور آپ اس سے قبل ہی لباس زیب تن فرما چکے ہونگے۔ لہذا حضور کو اولیت حقیقۃ حاصل ہے۔ ہاں اس کے بعد تمام اولین وآخرین کی موجودگی میں شفاعت کبری اور قربت عظمی کا لباس اللہ تعالیٰ کے حضور پہنایا جائے گا۔ لہذا آپ یہ لباس پہن کر عرش اعظم کی داہنی جانب کھڑے ہونگے، بلکہ اس پر جلوہ افروز ہوں گے جیسا کہ امام مجاہد نے فرمایا۔ میں نے اس کو اپنی کتاب "تجلی الیقین بان نبینا

سید المرسلین" میں بیان فرمایا۔ ھذا بحمد اللہ تعالیٰ م عنی صحیح لاعبار علیہ ۔ ھذا ما افاض المولیٰ سبحانہ و تعالیٰ علی عبدہ الفقیر ۔ انباء الحی ص ۳۳۴

یہاں ایک اہم بات یہ ہے کہ انبیائے کرام، شہدائے عظام اور اولیائے ذوی الاحترام بروز قیامت لباس میں ملبوس ہوں گے، اور بغیر لباس عوام ہی ہونگے۔

اقول: ہمارا رب جی کریم ہے، جل جلالہ۔ لوگوں کا بغیر لباس ہونا میدان قیامت میں کوئی باعث شرم نہیں۔ کہ قیامت کی ہولناکیاں کسی کو نگاہ اٹھا کر دیکھنے سے باز رکھیں گی۔ اس دن ہر شخص دوسرے سے بے نیاز اور جدا ہوگا۔ حسبنا للہ و نعم الوکیل۔ صحیحین میں ہے۔

۳۹۸۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : یحشر الناس یوم القیامة حفاة عراة غرلا ۔ قلت: یارسول اللہ ! الرجال والنساء جمیعا ینظربعضھم الی بعض ؟ فقال: یاعائشة! الأمر اشد من ان ینظر بعضھم الی بعض ۔ انباء الحی ص ۳۳۶

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت کے دن ننگے جسم ننگے سر بغیر ختنہ جمع ہوں گے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مرد اور عورتیں ایک ساتھ اور ایک دوسرے کو دیکھتے بھی ہوں گے، فرمایا: اے عائشہ! اس وقت اتنی شدت ہوگی کہ ایک دوسرے کی طرف نظر ہی نہ کر سکیں گے۔ ۱۲م

لیکن حضور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب تو سب کی نگاہیں لگی ہوں گی، اور تمام مخلوق آپ کی جانب راغب ہوگی، بلکہ جب حضور روضہ انور سے باہر تشریف لائیں گے تو صدیق اکبر و فاروق اعظم ساتھ ہوں گے۔ (تو اس حال میں حضور کا بے لباس ہونا کیونکر متصور)

۳۹۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری   کتاب الرقاق   باب الحشر

الصحیح لمسلم   کتاب الجنة   باب فناء الدنیا وبیان الحشر

۳۹۸۲۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج ذات یوم ودخل المسجد وابوبکر وعمر، احدھما عن یمینہ والآخر عن شمالہ وھو آخذ بأیدیھما، فقال: ھکذا نبعث یوم القیامۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے اور مسجد نبوی میں داخل ہوئے، ساتھ میں حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، ایک داہنی جانب اور دوسرے بائیں جانب اور آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، فرمایا: ہم قیامت میں اسی طرح اٹھیں گے۔۱۲م

۳۹۸۳۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ابا بکر لما حضرتہ الوفاۃ دعا بثیاب جدد فلبسھا وقال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: ان المیت یبعث فی ثیابہ التی یموت فیھا۔

انباء الحی ص ۳۳۷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر کے وصال کا وقت قریب آیا تو نیا جوڑا منگوایا اور اس کو پہن کر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میت اسی لباس میں اٹھائی جائے گی جس میں انتقال ہوا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ان کے خلاف ہے جن میں بے لباس اٹھنے اور میدان قیامت میں جانے کا ذکر ہے، لہذا علمائے کرام نے ان کے درمیان یوں تطبیق دی کہ درجات مختلف ہیں۔ تو توزیعا یہ کہا جاتا ہے کہ بعض عاری اور بعض کاسی ہوں گے۔

اقول: بلکہ جو کاسی ی عنی صاحب لباس ہوں گے ان کی بھی متعدد جماعتیں ہوں گی۔ بعض تو انہیں کپڑوں میں ہوں گے جن میں انتقال ہوا۔

۳۹۸۲۔ الجامع للترمذی　　ابواب المناقب　　مناقب الفاروق الاعظم

۳۹۸۳۔ السنن لابی داؤد　　کتاب الجنائز　　باب مایستحب من تطہیر ثیاب المیت

اس حدیث میں انہیں کا بیان ہے۔ بعض وہ ہوں گے جن کو ان کے کفن میں اٹھایا جائے گا۔ حدیث میں ہے:

۳۹۸۴۔ **عن** عمرو بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دفننا ام معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنھما فأمر بھا فکفنت فی ثیاب جدد، وقال: احسنوا اکفان موتاکم فانھم یحشرون فیھا۔

حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کی تجہیز و تدفین کی تو آپ نے جدید لباس میں کفن دینے کا حکم فرمایا اور فرمایا: اپنے مردوں کو اچھا کفن دو کہ یہ اسی میں اٹھائے جائیں گے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلکہ توزیع و تطبیق میں یہ حدیث نص ہے جو حضرت ابوذر سے مروی ہے:

۳۹۸۵۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: حدثنی الصادق المصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الناس یحشرون یوم القیامۃعلی ثلاثۃافواج، طاعمین کاسین راکبین، وفوج یمشون، وفوج تسحبھم الملائکۃ علی وجوھھم۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین گروہ میں اٹھائیں جائیں گے۔ ایک تو وہ جو کھاتے پیتے لباس پہنے سواری پر جائیں گے۔ دوسرے پیدل۔ تیسرے وہ جن کو فرشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حجۃ الاسلام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ حضور نبی کریم صلی اللہ

۳۹۸۴۔ فتح الباری للعسقلانی　　کتاب لرفاق　　باب الحشر

۳۹۸۵۔ المسند لاحمد بن حنبل مرویات ابی ذر　　۵/

تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں اس طرح ہے۔

بالغوا فی اکفان موتاکم ، فان امتی تحشرون فی اکفانھم وسائر الامم عراۃ ۔

اپنے مردوں کے کفن میں مبالغہ کرو، یعنی اچھے کفن پہناؤ کہ میری امت اپنے کفن میں اٹھائی جائے گی اور باقی امتیں بغیر لباس۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: میں نے اس کی اصل نہ پائی۔ لیکن امام عینی نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے ذکر میں فرمایا کہ مسند ابی سفیان میں یہ حدیث موجود ہے۔

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثوں میں یہ معلوم ہو چکا کہ یہ حکم عام امت کے لئے ہے، لیکن جمہور علماء نے اس کو شہداء کے لئے خاص مانا ۔کیونکہ ان کے بارے میں حکم ہے کہ انہیں کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کیا جائے۔

علامہ قرطبی امام غزالی سے منقول حدیث کی بھی یہی توجیہ کرتے ہیں کہ اگر یہ ثابت ہے تو شہداء کے لئے ہے تاکہ دوسری احادیث سے یہ مناقض نہ ہو۔

اقول: اس تفصیل سے تو یہ لازم آیا کہ لباس والوں کی علیحدہ علیحدہ قسمیں نہ ہوں ۔ کیونکہ شہداء کا لباس تو ان کے کفن ہوں گے۔ حالانکہ امت کے حق میں توزیع وتقسیم جمہور کا مسلک ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: کہ شہداء پر اس لئے محمول کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے کپڑوں ہی میں دفن کئے جاتے ہیں۔ لہذا لباس میں ان کو مبعوث کیا جانا دوسروں سے امتیاز کے لئے ہے۔

اقول: جب یہ امتیاز کے لئے ہے تو انبیائے کرام کے لئے اس کا ثبوت بدرجہ اولیٰ ہوگا کہ وہ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ جیسا کہ ان کے دیگر امتیازات احادیث میں وارد ہوئے۔

۳۹۸۶۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تبعث الانبیاء علی الدواب ویحشر صالح علی ناقتہ ویحشر ابنا

۳۹۸۶۔ المواھب اللدنیہ للقسطلانی المقصد العاشر

فاطمة علی ناقتی العضباء والقصوا واحشرانا علی البراق خطوھا عند اقصی طرفھا ویحشربلال علی ناقة من نوق الجنة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سواریوں پر اٹھائے جائیں۔اور حضرت صالح تو اپنی اونٹنی پر ہوں گے اور فاطمہ کے دونوں بیٹے میری اونٹنی عضباء اور قصواء پر،اور مجھے براق پر جس کا قدم منتہائے نظر پر پڑتا اور بلال کو ایک جنتی اونٹنی پر لایا جائے گا۔۱۲م

۳۹۸۷۔ یحشر الانبیاء یوم القیامة علی الدواب لیوافوا المحشر ، ویبعث ابنای الحسن والحسین علی ناقتین من نوق الجنة ۔

انبیائے کرام قیامت کے دن سواریوں پر ہوں گے تاکہ میدان محشر جائیں اور میرے بیٹے حسن وحسین جنتی اونٹنیوں پر۔۱۲م

۳۹۸۸۔ **عن** علی المرتضی کرام اللہ تعالیٰ وجھه الکریم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : تحت قوله تعالیٰ: (یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفد) مریم ۸۵ انباء الحی ص ۳۳۹

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم سے روایت ہے کہ حضوت نبی کریم ﷺ نے (یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفد۔(مریم۔۸۵) کے تحت فرمایا:

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب باقی رہا یہ سوال کہ حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے قیامت کے دن افاقہ ہوگا اور حضور کے فرمان کے مطابق حضرت موسی کو آپ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے پائیں گے۔

تو اس کا جواب اس طرح بھی دیا جاسکتا ہے کہ یہ حدیث بہت سے متقدمین ومتاخرین

۳۹۸۷۔ المستدرك للحاکم المعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۲۹

۳۹۸۸۔ الدرالمنثور للسیوطی

علماء کے نزدیک مشکل احادیث سے ہے۔حتی کہ امام قاضی عیاض سے امام نووی نے نقل فرمایا:
کہ ان ھذا من اشکل الاحادیث یہ مشکل ترین احادیث سے ہے۔
اسی لئے توان کے علاوہ دوسرے محققین وشارحین کواس میں سخت اضطراب لاحق ہوا۔
یہاں تک کہ بعض لوگوں نے تو ثقہ راویوں کو جو رواۃ صحیحین سے ہیں وہمی اور ضعیف قرار دیدیا۔
اگر میں ان سب کی تفصیل بیان کروں اور سب کے اقوال جمع کروں تو مقصد اصلی سے خروج کا خوف ہے اور کلام کے طویل ہونے کا خطرہ ہے۔
میں نے اس مقام پر فتح الباری، عمدۃ القاری اور مرقاۃ شرح مشکوۃ کے حاشیہ پر کچھ تعلیقات تحریر کی ہیں، ان میں اپنے مولیٰ عزوجل کی توفیق سے تمام اشکالات کے بارے میں یہ ثابت کردیا ہے کہ وہ وارد ہی نہیں ہوئے، ہاں ایک شبہ ہے جس کا افادہ امام عینی نے عمدۃ القاری میں اور شیخ محقق دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا:
کہ اس سلسلہ میں مکمل وضاحت موجود اور اجماع منقول کر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بروز قیامت سب سے پہلے اپنے روضۂ انور سے تشریف لائیں گے،آپ سے پہلے کوئی اپنی قبر سے نہیں اٹھے گا،تو پھر اس حدیث میں حضور نے یہ کیوں فرمایا کہ لا ادری کان فیمن الخ۔ لہذا معلوم کہ حضرت موسی کو پہلے افاقہ ہوگا۔یا وہ اس سے مستثنی قرار پائیں گے۔
اس کے حل کے لئے بعض شارحین نے یہ جزم کرلیا کہ اس حدیث میں جو تردد منقول ہے وہ راوی کا وہم ہے۔
ملا علی قاری مرقات میں فرماتے ہیں: کہ بعثت بعد الموت میں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کسی کو تقدم حاصل نہیں ۔ پھر اس حدیث کے حل میں فرمایا: کہ اس حدیث میں صعقہ سے مراد نفخۂ فزع ہے جو بعثت بعد الموت سے پہلے ہوگا۔
آپ بخوبی جانتے ہیں کہ بعثت سے پہلے نفخۂ قیامت کے سوا اور کوئی نفخہ نہیں۔حتی کہ خود علامہ علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: کہ تمام لوگ قیامت کے دن مرجائیں گے یعنی نفخۂ اولیٰ کے وقت ۔اور یہ نفخۂ اولیٰ باعث موت ہی ہوگا نہ کہ محض ہول واضطراب اور بے ہوشی ۔پھر لکھتے ہیں:

ہاں یہاں ایک سہل جواب وہ بھی ہے جس کی طرف علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں ارشاد فرمایا: کہ نفخہ ہر زندہ شخص کو بے ہوش کردے گا مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے وہ اس سے مستثنی رہے گا۔اس کے بعد ہر وہ زندہ شخص کہ اب تک اسے موت نہ آئی فورا بعد مرجائے گا۔

اور وہ نفوس قدسیہ جن کو پہلے موت آچکی اور پھر وہ زندہ کردیئے گئے ی عنی انبیائے کرام اور شہدائے عظام۔ان کے لئے محض غشی ہوگی پھر افاقہ ہوگا۔تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کا استثناء جس غشی سے فرمایا وہ یہ ہی ہو۔

اقول: علامہ علی قاری کا مقصود تو اس وقت ہی تام ہوسکتا ہے جب کہ افاقہ بعثت سے پہلے ہو۔تاکہ بعثت میں سبقت لازم نہ آئے۔اور بعثت سے پہلے افاقہ صریح حدیث صحیحین کے خلاف ہے۔

۳۹۸۹۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لاتفضلوا بین انبیاء اللہ ، فانه ینفخ فی الصور فیصعق من فی السموات ومن فی الارض الامن شاء اللہ ، ثم ینفخ فیه اخری فاکون اول من بعث فاذا موسی آخذ بالعرش۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام کے درمیان کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ دو، کہ جب صور پھونکا جائے گا تو تمام زمین وآسمان والے بے ہوش ہوجائیں گے مگر جسے اللہ چاہے، پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں اپنے روضہ انور سے اٹھوں گا تو اچانک میں دیکھوں گا کہ حضرت موسی عرش کا پایہ پکڑے ہیں۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں صراحت ہے کہ افاقہ سے مراد بعثت ہے۔یہاں سے وہ قول بھی دفع

۳۹۸۹۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ عزوجل وان یونس لمن المرسلین

الصحیح لمسلم کتاب الفضائل باب فضائل من موسی علیه الصلوۃ والسلام ۲/۲۶۷

ہوگیا جو ملاعلی قاری، امام قاضی عیاض، اوران کے علاوہ حضرات نے پیش فرمایا کہ افاقہ سے مراد بعثت نہیں۔ بلکہ افاقہ غشی سے چھٹکارا پانا، اور بعثت مرنے کے بعد زندہ ہونے کے معنی میں آتا ہے، جیسے حضرت موسیٰ کا کوہ طور پر بے ہوش ہوجانا موت نہیں تھا اوراس سے افاقہ بعث بعد الموت کے معنی میں نہیں۔

اس کے جواب میں مزید یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس افاقہ کو ایک حدیث میں بعث سے بھی تعبیر فرمایا۔

۳۹۹۰۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فلا ادری أکان ممن استثنی اللہ تعالیٰ ان لا تصیبہ النفخۃ او بعث قبلی ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں بتا سکتا کہ حضرت موسی ان لوگوں میں ہونگے جو مستثنی رہیں گے کہ ان کو صور کی آواز نہ پہنچے گی یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے جائیں گے۔۱۲م

حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے عرش اعظم تک پہلے پہونچنے کی ایک وجہ وجیہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ روضۂ انور سے تو حضور ہی سب سے پہلے تشریف لائیں گے، لیکن آپ بعد میں اس لئے پہونچیں گے کہ حشر ونشر ملک شام کی سرزمین پر ہوگا اور حضرت موسی کی قبر اس سرزمین سے قریب جہاں عرش اعظم کے پائے ہوں گے۔ لہذا حضرت موسی قبر انور سے باہر تشریف لاتے ہی وہاں پہونچ جائیں گے۔ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضۂ انور سے بقیع شریف تشریف لے جائیں گے اوران کے زندہ ہوکر باہر آنے کے منتظر رہیں گے، پھر ان کو ساتھ لیکر حرمین کے درمیان اہل مکہ کا انتظار فرمائیں گے، اور جب وہ سب آجائیں گے تو آپ میدان محشر کی طرف قصد فرمائیں گے۔

جعلنا اللہ تعالیٰ من اللاحقین تبعالہ، المتعلقین باذیالہ، بمنہ وأفضالہ،

۳۹۹۰۔ جامع البیان للطبری تفسیر سورۃ زیر تحت آیۃ ونفخ فی الصور

آمین رب محمد آمین ، وصل وسلم وبارك علیه وعلی آله وصحبه وابنه وحزبه اجمعین ۔

بعض حضرات نے یہاں صعقہ کو بعد بعث پر محمول کیا اور بعث کے معنی میں نہیں لیا۔ امام قاضی عیاض ، امام نووی ، ابن قیم ،امام عسقلانی نے اس کو جائز مانا۔ اور امام عینی نے احادیث انبیاء میں اس پر جزم فرمایا۔ اور شیخ نے اشعۃ اللمعات میں ان کی متابعت کی ۔لیکن علامہ قرطبی نے اس کو رد کردیا اور علامہ زرقانی نے ان کی تصدیق کی ۔

اقول: اولاً۔ حدیث صحیحین جو ابھی ذکر ہوئی اس کی تردید کے لئے کافی ہے، کہ اس میں صراحت ہے کہ صعقہ (موت) افاقہ (بعث) دونوں نفخوں کے وقت ہی ہوگا۔ نیز امام بخاری نے تفسیر سورۂ زمر میں روایت کی۔

۳۹۹۱۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : انی اول من یرفع رأسه بعد النفخة الآخرۃ ، فاذا انا بموسی متعلق بالعرش ، فلاادری أکذلك کان ام بعد النفخة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوسرے صور کے بعد سب سے پہلے میں اٹھوں گا تو میں دیکھوں گا حضرت موسی عرش کا پایا پکڑے ہیں،تو نہیں بتایا جاسکتا کہ وہ اسی حال میں رہیں یا صور کے بعد یہاں پہونچے۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو یہاں قیامت وبعثت کے دو نفخوں کے سوا کوئی تیسرا نفخہ ہی نہیں،دو کے بارے میں قرآن کریم میں آیا۔اور زیادہ نفخوں کا امکان بغیر ثبوت نہیں ہوسکتا۔اور یہاں نہ ثبوت اور نہ کسی تیسرے پر جزم۔

امام عینی علامہ کرمانی سے نقل فرماتے ہیں کہ اصح مسلک میں صرف دو نفخے ہی ہیں۔

اور

۳۹۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری کتاب التفسیر سورۃ الزمر باب قوله ونفخ الصور

علامہ عسقلانی علامہ قرطبی سے ناقل کہ صحیح یہ ہی ہے کہ دو نفخے ہیں فقط۔ کیونکہ آیت سورۂ نمل میں (ففزع) سے۔ اور آیت سورۂ قصص میں (فصعق) سے (الامن شاء الله) استثناء موجود ہے۔ ملخصا انباء الحی ص ۳۴۳

ثانیاً اقول: عین ممکن ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے (فاصعق معہ) اس وقت فرمایا جب حضور کو یہ علم نہیں دیا گیا تھا کہ انبیائے کرام کو صعق لاحق نہیں ہوگا۔

بلکہ حضور کیونکر ارشاد فرماتے جب کہ خود حضور کا فرمان ہی شہداء کا استثناء فرمارہا ہے۔

۳۹۹۲۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سأ ل جبرئيل عليه الصلوة والسلام عن هذه الآية ،من الذين لم يشاء الله ان يصعقوا ، قال: هم شهداء الله عزوجل ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہم الصلوٰۃ والسلام (من الذين لم يشاء الله ان يصعقوا) کے بارے میں پوچھا تو عرض کیا: یہ شہدائے کرم ہوں گے۔۱۲م

۳۹۹۳۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هم شهداء الله ثنبية الله تعالیٰ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شہداء ہوں گے جن کو اللہ تعالٰی مستثنیٰ رکھے گا۔۱۲م

۳۹۹۴۔ **عن** سعيد بن جبير رضی الله تعالیٰ عنه قال : وزاد متقلدی السيوف حول العرش ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ عرش کے گرد تلوار لٹکائے

۳۹۹۲۔ فتح الباری للعسقلانی کتاب الرفاق باب نفخ الصور ۱۱/

۳۹۹۳۔ الدر المنثور للسیوطی سورة الزمر تحت آية ونفخ فی الصور

۳۹۹۴۔ جامع البیان للطبری سورة الزمر تحت آية ونفخ فی الصور

شہداء ہوں گے۔۱۲م

۳۹۹۵۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : والاموات لايعلمون شيئا من ذلك ، فقلت يارسول الله ! فمن استثنى الله تعالىٰ حين يقول (ففزع من فى السموات ومن فى الارض الا من شاء الله) قال : اولئك الشهداء ، وانما يصل الفزع الى الاحياء وهم احياء عند ربهم يرزقون ووقاهم الله فزع ذلك اليوم وآمنهم منه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردے تو اس سے کچھ نہیں جانتے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ اس آیت (فضزع من فى السموا ات ومن نى الا رض الا من شاء الله) میں کس کا استثناد ہے، فرمایا: یہ شہداء ہیں، فزع تو زندوں کو ہی ہوگی اور یہ اپنے رب کہ یہاں زندہ ہیں رزق پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اس دن فزع سے مامون ومحفوظ رکھے گا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

توجب یہ شہداء کے لئے ثابت تو انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام تو اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ اسی لئے امام بیہقی نے اختیار فرمایا کہ انبیائے کرام صلی اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے استثناء حاصل فرمائے ہوئے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو آپ نے آیت کریمہ کے مجمل استثناء کو حاملین عرش اور باقی چار فرشتوں پر محمول فرمایا جیسا کہ اس حدیث میں ہے۔

۳۹۹۶۔ **عن** انس رضى الله تعالىٰ عنه قالوا: يا رسول الله ! من هؤلاء الذين استثنى الله ؟ قال جبرئيل ومكائيل وملك الموت واسرافيل وحملة العرش ۔

۳۹۹۵۔ الدرالمنثور للسیوطی — سورة الزمر تحت آية ونفخ فى الصور

۳۹۹۶۔ جامع البیان للطبری — سورة الزمر تحت آية ونفخ فى الصور

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ کون ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمادیا؟ فرمایا چاروں مقرب فرشتے ،جبرئیل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل، اور حاملین عرش۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کریمہ پر حکم عام لگایا۔لیکن جب حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ علم دیدیا گیا کہ انبیائے کرام بھی مستثنیٰ ہیں تو پھر آپ نے ان کا بھی استثنا فرمایا۔

ایسا ہی وہاں واقع ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضلیت مطلقہ کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ التحیۃ والثناء کا نام لیا۔لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاء ومرسلین اور جملہ اولین وآخرین پر فضیلت مطلقہ کی بشارت سنائی تو آپ نے علی الاعلان بطور تحدیث نعمت سب کو یہ مژدہ سنادیا۔ انا اکرم ولد آدم ۔وغیرھا من الاحادیث الکثیرۃ المتکاثرۃ ۔

ثالثا۔اگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ یہ صعقہ بعد البعث میدان محشر میں ہوگا اور اس میں کسی کا استثناء نہیں۔جیسا کہ ابن قیم کا گمان فاسد ہے، اور اسی بنا پر اس نے ثقہ راویوں کو وہمی قرار دیا ہے اور احادیث صحاح کو رد کردیا۔

اس کو نہیں معلوم کہ یہ حدیث خود بعض کا استثناء فرمارہی ہے۔تو اگر صعقہ قیامت ہی کا صعقہ ہے تو ٹھیک۔اور اگر اس کے علاوہ ہے جیسا کہ ان لوگوں کا گمان ہے تو اس میں استثناء اسی حدیث متفق علیہ سے ثابت ہے۔

لیکن استثناء وارد نہ ہونے کی صورت میں ہم ان کے لئے یہ بات تسلیم نہیں کرتے۔تو یہ راویوں کا تیسرا وہم ہوگا۔اور دو نفخوں کا ذکر چوتھا وہم ہوگا۔

بعثت کے بعد بھی ابن حزم وغیرہ نے دو نفخے مراد لئے ہیں، اور حضرت موسیٰ ان دونوں میں بے ہوش نہیں ہوں گے۔یا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے آپ کو افاقہ ہوجائے گا۔

بہر حال ہم صعقہ وافاقہ دونوں سے حضور کے لئے فضیلت مانتے ہیں۔ خواہ افاقہ طاری ہوا ہو۔ یا اصلی کہ صعقہ کا وجود ہی نہیں ہوا تھا۔ افاقہ کی توجیہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے جب کوہ طور پر اپنے رب کی تجلی دیکھی تو آپ بے ہوش ہو گئے۔

۳۹۹۷۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خر موسی صعقا مقدار جمعة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک جمعہ کی مقدار بے ہوش رہے۔۱۲م

۳۹۹۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قرء هذه الآية (فلما تجلی ربه للجبل) قال : واشار باصبعه ووضع طرف ابهامه علی انملة الخنصر ای علی المفصل الا علی من الخنصر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فلما تجلی ربه للجبل) آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا: وہ تجلی اس طرح تھی، ی عنی آپ نے انگوٹھے کو چھنگلی کے پورے پر رکھا۔ ی عنی آخری مفصل پر (گویا بہت مختصر تجلی)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح رہے کہ یہ تجلی نور تھی نہ کہ تجلی ذات کہ وہ تبعض وتجزی سے منزہ ہے، یہ مختصر تجلی کوہ طور پر تھی نہ کہ حضور موسی کی ذات پر۔ پھر حضرت موسی نے پہاڑ کو دیکھا ایسا نہیں کہ آپ کی نظر اس تجلی پر تھی۔ ان تمام چیزوں کے باوجود حضرت کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم برداشت نہ کر سکے اور ایک ہفتہ بے ہوش رہے۔

ہاں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کمال معجزہ ملاحظہ کیجئے، کہ اپنے رب کو دو مرتبہ

۳۹۹۷۔ الدر المنثور للسیوطی سورۃ الاعراف تحت آیۃ فلما تجلی ربہ الآیۃ

۳۹۹۸۔ المستدرک للحاکم باب التفسیر جامع البیان للطبری تفسیر فلما تجلی ربہ

الجامع للترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورۃ الاعراف ۱۳۳/۲

دیکھا۔ نہ بے ہوش ہوئے اور نہ کوئی ہول پیدا ہوا۔ بلکہ ان کی شان تو (مازاغ البصر وماطغی) تھی۔ تو کون ہے جس سے ایسا عظیم ثبات معرض وجود میں آیا ہو۔ نہ کوئی فرشتہ و نبی اپنی قوت روحانی سے ثابت رہا۔ اور نہ کوئی پہاڑ اور فلک اپنی شدت جسمانی سے۔ یہ ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا کمال فضل افاقہ میں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

صعقہ کی توجیہ اس طرح ہے کہ اگر عرصات قیامت میں یہ صعقہ لاحق ہو بھی تو یہ کسی فزع وہول کی وجہ سے نہیں۔ کہ اس دن تو آپ کے خدام خاص وغلام بھی اس سے مامون ومحفوظ ہوں گے۔ لایحزنہم الفزع الاکبر۔

بلکہ اس کی نوعیت یہ ہوگی کہ جب بڑی ہولناکیاں رونما ہوں گی تو آپ کا قلب کریم رؤف ورحیم اپنی کمزور امت کے لئے بے چین ہوگا۔ کیونکہ اس دن آپ کو اپنی امت کی فکر کے سوا کوئی دوسری فکر نہ ہوگی۔ تو آپ پر جو صعقہ طاری ہوگا اگر ہوا بھی تو وہ صرف رقت ہوگی اور یہ محض امت کی خاطر۔ کیا آپ نے مہربان باپ سے ایسی رقت ووارفتگی نہیں دیکھی ہے۔ حالانکہ حضور مومنوں کے لئے رؤف ورحیم ہیں، اپنی امت پر ماں سے زیادہ شفیق ومہربان ہیں۔

ہم نے ایک عورت کا حال دیکھا کہ جب اس کو اپنے داماد کے انتقال کی خبر ملی تو وہ بے ہوش ہوگئی، کیونکہ اس کو اپنی بیٹی کی مصیبت وپریشانی نے اتنا متاثر کیا کہ وہ ہوش گنوا بیٹھی۔

بہر حال حضور کو اپنی امت کی فکر ہوگی۔ اور آپ کے سوا سب اپنی اپنی فکر میں ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث مشہور میں ہے، ہر نبی ومرسل بھی اس دن نفسی، نفسی فرمارہے ہوں گے۔ صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہم اجمعین۔ بہر حال اگر ایسا ہوا تو اس صعقہ کے نتیجہ میں شفاعت کبری کا منصب عطا ہوگا۔ لہذا اس کو ہزاروں افاقوں پر فضیلت حاصل ہے کہ یہ خود اپنی خاطر نہیں بلکہ امت کی غمخواری میں۔

یہ تین توجیہیں ہیں اور ان میں درمیانی زیادہ اطمینان بخش۔ والحمد للہ رب العالمین۔

انباء الحی ص ۳۵۵

۳۹۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قالت قریش للیہود اعطونا شیئا نسأل ہذا الرجل ، قالوا: سلوہ عن الروح ، فسألوا فنزلت :
(ویسئلونک عن الروح ، قل الروح من امر ربی) ۔ (وما اوتیتم من العلم الا قلیلا) قالوا: اوتینا علما کثیرا ، اوتینا التوراۃ ، ومن اوتی التوراۃ فقد اوتی خبرا کثیرا ، فانزل اللہ تعالیٰ : (قل لو کان البحر مداد الکلمات تبی لنفد البحر قبل ان تند کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا) ۔انباء الحی ص ۳۶۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قریش نے یہودیوں سے کہا کچھ چیزیں ایسی بتاؤ جو ہم ان (حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے پوچھیں، بولے روح کے بارے میں معلوم کرو، ان لوگوں نے پوچھا تو یہ آیت (ویسئلونک عن الروح ، قل الروح من امر ربی) نازل ہوئی، اور ساتھ ہی (وما اوتیتم من العلم الا قلیلا) بولے ہمیں تو بہت علم ملا ہے، ہمیں تورات دی گئی، اور جسے تورات ملی اسے بہت بھلائی ملی، تو اللہ تعالیٰ نے (قل لو کان البحر مداد الکلمات تبی لنفد البحر قبل ان تند کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا) نازل فرمائی۔

۴۰۰۰۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام) وجمیع خلق اللہ تعالیٰ کتاب وہذا البحر یمد فیہ سبعۃ البحر مثلہ فمات ہؤلاء الکتاب کلہم ، وکسرت ہذہ الاقلام کلہا ، وییست ہذہ البحور الثمانیۃ ، وکلام اللہ کما ہو لاینقص ، ولکنکم اوتیم التوراۃ فیہا شئ من حکم اللہ ، وذلک فی حکم اللہ قلیل ، فارسل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فأتوہ ، فقرأ علیہم ہذہ الآیۃ ، قال : فرجعوا مخصومین بشر ۔

۳۹۹۹۔ الجامع للترمذی ابواب التفسیر سورۃ الاسراء یسألونک عن الروح

۴۰۰۰۔الدر المنثور للسیوطی سورۃ لقمان تحت آیۃ وبوان مافی الارض من شجرۃ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پر(ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام) نازل ہوئی، ی عنی تمام مخلوق کاتب ہو، اس سمندر میں سات سمندر اورمل جائیں، تو یہ سب کاتب مرجائیں، تمام قلم ٹوٹ جائیں اور یہ سمندر سب خشک ہوجائیں لیکن اللہ کا کلام کچھ کم نہ ہو، لیکن تمہیں تورات دی گئی اس میں اللہ کے کچھ احکام ہیں اور یہ بہت کم ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے نزول کے بعد یہود کو بلایا اور یہ آیت پڑھ کرسنائی تو سب اپنا سامنہ لے کر چلے گئے۔۱۲م

۴۰۰۱۔ **عن** عکرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، وفیہ فقالوا: تزعم انا لم نؤت من العلم الا قلیلا وقد اوتینا التوراۃ وھی الحکمۃ ، ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیر کثیرا، وتزعم انا لم نؤت من العلم الا قلیلا ، فکیف یحتمع ھاتان ۔فنزلت ھذہ الآیۃ (ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام) ونزلت التی فی الکھف:(قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی --- الآیۃ)۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود بولے: آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کم علم ملا حالانکہ ہمیں تورات دی گئی جو حکمت ہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی ،اس وقت یہ آیت نازل ہوئی(ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام) اور سورۂ کہف کی آیت (قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی۔ الآیۃ)

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ شبہ یہود کی جانب سے تھا، اور جواب غفور ودود، حبیب محمود کی طرف سے۔ جل وعلا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ جل شانہ کا علم غیر متناہی ہے، اسی طرح اس کی حکمتیں۔ او رہر ذرہ میں جو مصلحتیں اس نے ودیعت فرمائیں وہ سب متناہی ہیں۔ اس سے پہلے ہم بتا چکے کہ ہر ذرہ ممکنہ کے احوال غیر متناہی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جس کو بیان فرمایا۔ اور جس کو چھوڑ دیا وہ

۴۰۰۱۔ جامع البیان للطبری سورۃ لقمان تحت آیۃ وبوان مافی الارض من شجرۃ

سب کسی حکمت بالغہ کے تحت ہے۔

لہذا انبیائے کرام کے علوم اللہ تعالیٰ کی عطا سے ان سب کو محیط ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا۔ لہذا ایسے ہر ہر ذرہ کا، ہر ہر بال کا، اور ہر ہر پتہ کا علم ان کے رنگ، مقدار، وضع، وزن، شکل اور محل وغیرہ کے ساتھ ان کے پیش نظر ہے۔

ان تمام چیزوں کے باوجود جن کو اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمایا وہ غیر متناہی ہے، اور غیر متناہی بالفعل کا احاطہ مخلوق کا علم نہیں کرتا۔ اور ماکان ومایکون کا علم متناہی بالفعل ہے۔ اور متناہی وغیر متناہی میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ لہذا وہ حکمتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں ودیعت فرمائیں ان کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے جانتے ہیں اور وہ فی نفسہ اس کثرت سے ہیں کہ اگر ان کو معرض تحریر میں لایا جائے تو زمین وآسمان کے درمیان کا خلا ان کے دفتر سے بھر جائے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابل وہ بہت تھوڑے علام ہیں۔

هکذا ینبغی ان یفهم المقام انباء الحی ص ۳۶۷

۴۰۰۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قال الله تعالیٰ: اعددت لعبادی الصالحین مالاعین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر، قال ابو هریرة: اقرؤا ان شئتم (نفس ما اخفی لهم من قرأة اعین)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے تیار کھا ہے جس کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، اور نہ اس کے دل پر خطرہ گذرا، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں: چاہو تو یہ آیت تلاوت کرو (فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین)۔ ۱۲م

۴۰۰۲۔ الجامع الصحیح للبخاری كتاب التفسير سورة السجده

الصحیح لمسلم كتاب الجنة وصفة نعيمها

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس آیت سے منکرین کے سب سے بڑے عالم اور سب سے سخت جھگڑالو، زبان دراز اور فلسفی ہذیانات بکنے والے نے احتجاج کیا کہ یہاں خفا کو صیغہ ماضی سے تعبیر کیا گیا ہے جو اس بات کا افادہ کرتا ہے۔ کہ مخفی چیزیں وہ ہیں جو ہوچکیں۔ لہذا آیت اس بات پر قطعی طور پر دلالت کرتی ہے کہ بعض چیزیں وہ ہیں جو وقوع پذیر ہوچکیں لیکن ان کا علم غیر اللہ کو کسی نوع کی تفصیل سے اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا جب تک اخفا اور پوشیدگی کا زمانہ باقی ہے، جب یہ زمانہ منتہی ہوگا یعنی دخول جنت کے وقت تو یہ خفا ختم ہوگا۔ یہ اس کی طول طویل بکواس کا خلاصہ ہے۔

اقول: اولا۔ (لا تعلم) نفی حال پر دلالت کرتا ہے، نفی استقبال پر اس کی کوئی دلالت نہیں۔ کیا منافقین کے حال کے بارے میں نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (**لا تعلمهم**) پھر خود ہی خداوند قدوس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا علم فرمادیا۔ کما مر۔ نیز (لهم) میں لام نفع، اور (قرة اعين) اس بات بردال ہے کہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو یقیناً ان کے لئے ظہور ہوجائے گا۔ لیکن آیت میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ اس سے قبل تمام مخلوق کے لئے اس کا علم ممتنع ہے حتی سید الخلق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بھی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کلام کا ابتدائی حصہ اس وقت نفی علم کے عموم پر دلالت کرتا ہے۔ جب آیت کریمہ نازل ہوئی، اور آخر کلام ان لوگوں کے لئے حصول علم پر دلالت کرتا ہے جب وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان دونوں وقتوں کے درمیان طویل زمانہ ہے۔ اس مدۃ کے سلسلہ میں آیت کی کوئی دلالت نہیں، نہ نفی میں اور نہ اثبات میں۔

اب عموم نفی کو جنت کے دخول تک مستمر ماننا خالص نفسانی ہوس ہے جس پر کوئی دلیل نہیں۔ لہذا یہاں سے وہ شبہ مندفع ہوگیا جو ہماری کتاب کی عبارت پر وارد ہورہا تھا، ہم نے وہاں کہا تھا کہ قرآن کریم حضور نبی علیہ التحیۃ والتسلیم کے لئے ہر چیز کا تبیان ہے اور ہر شی کی تفصیل۔ اور یہ آیت اس کی نفی نہیں کرتی۔ کہ بعض چیزیں قرآن کے مکمل نازل ہونے سے پہلے اگر پوشیدہ ہیں تو اس سے مقصود پر کوئی اثر نہیں۔

ثانیا: صیغہ ماضی (اخفی) صرف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اخفا واقع ہوا۔ ایسا نہیں کہ اخفا مخفی کے وجود اور وقوع پر دال ہو۔ کیونکہ خفا یہاں علم کے مقابل ہے۔ اور ظہور علمی معلوم کے خارج میں وجود کو مستلزم نہیں، تو خفا میں یہ وجود کیوں ضروری ہونے لگا۔

کیا قرآن کریم کی آیت (ان الساعة آتية أكاد اخفيها) (طه ـ ۱۵) کو نہیں دیکھا۔ کیا وقوع کے بعد وہ پوشیدہ ہوگی۔

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھو کہ قیامت کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ کیا وہ ظاہر کردی گئی یا پوشیدہ رکھی گئی۔ جو صورت بھی ہو تمہارے نزدیک اس کا وجود اس وقت لازم ہوگا۔ اس لئے کہ اخفا کا زمانہ ماضی میں ہونا جب مخفی کے وجود کو مستلزم تو اظہار میں تو یہ بدرجۂ اولٰی ہوگا۔

حافظ الحدیث سیدی احمد سجلماسی قدس سرہ ابریز شریف میں حضرت ابویحیٰ شریف شہیر بابن ابی عبداللہ شریف تلمسانی قدس سرہ سے نقل فرماتے ہیں:

کسی چیز کے پوشیدہ ہونے کے چند درجات ہیں۔ پہلا درجہ جو سب سے قوی ہے وہ یہ ہے کہ شی کا بالکل وجود ہی نہ ہو۔ اور وہ ظلمت عدم میں مستور ہو۔ جیسے سورج وجود سے پہلے۔

دوسرا درجہ یہ ہے کہ موجود ہو، لیکن ہمارے پاس ایسا حاسہ نہیں جو اس کا ادراک کرسکے۔ جیسے سورج وجود کے بعد اندھے کے نزدیک۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ اس کا وجود ہو، اور ایسا حاسہ بھی جو اس کا ادراک کرسکے، لیکن ہمارے اور اس کے درمیان کوئی حجاب ہو۔ جیسے سورج بادلوں میں چھپا ہو۔

ثالثا: کسی چیز کا اس حال میں ہونا کہ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کان نے سنا، نہ بشر کے قلب پر اس کا خطرہ گزرا، یہ اس بات کی نفی نہیں کرتا کہ اللہ تعالٰی اپنے خاص بندوں میں سے جسے چاہے مطلع فرمادے۔ بلکہ تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ اس چیز پر کسی کے اطلاع پاجانے کے بعد بھی وہ چیز اپنے حکم پر باقی رہتی ہے، اس لئے کہ یہاں تو مطلب صرف اتنا ہے کہ وہ عالم شہادت سے نہیں کہ لوگ عموما اپنے حواس سلیمہ اور عقل سے اس تک وصول حاصل کریں۔ اس کی وضاحت خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خوب فرمائی۔

۴۰۰۳۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال حدثنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالمدینة عن لیلة اسری به من مکة (وسباق الحدیث الی ان قال) ثم اخذت علی الکوثر حتی دخلت الجنة ، فاذا فیها مالاعین رأت ولا اذن سمعت ولاخطر علی قلب بشر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے معراج کا واقعہ بیان فرمایا: اس میں یہ بھی فرمایا: کہ پھر میں کوثر اور جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں وہ چیزیں دیکھیں جس کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ قلب بشر پر اس کا خطرہ گذرا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! یہاں حضور نے ان چیزوں کا دیدار بھی فرمایا اور اس کے باوجود انہیں صفات سے متصف کیا، کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا، وغیرہ۔ انباء الحی ص ۳۷۳

۴۰۰۴۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فی قول تعالیٰ : (وما ادری مایفعل بی ولا بکم) قال:نسختها آیة الفتح ، فقال رجل من المومنین : هنیئالك یانبی الله ، قد علمنا الآن مایفعل بك فماذا یفعل بنا؟ فانزل الله تبارك وتعالیٰ فی سورة الاحزاب (وبشرالمؤمنین بان لهم من الله فضلا کبیرا۔وقال :(لید خل المؤمنین والمؤمنات جنات۔۔۔۔۔۔ الآیة)فبین الله مایفعل به وبهم ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے قرآن (وما ادری ما یفعل بی ولا بکم) کے بارے میں فرمایا، آیت سورہ فتح نے اس کو منسوخ فرمادیا۔ جب وہ آیت نازل ہوئی تو ایک صحابی بولے: یا

۴۰۰۳۔ جامع البیان للطبری — تحت قوله تعالیٰ — سبحان الذی اسری الآیة

۴۰۰۴۔ الدر المنثور للسیوطی — تحت قل ماکنت بدعامن الرسل

رسول اللہ! آپ کو مبارک ہو ہم نے اب جان لیا کہ آہ کے ساتھ کیا معاملہ ہوھا۔تو ہمارا حال بھی بیان فرمائیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ((وبشر المؤمنین بان لھم من اللہ فضلا کبیرا۔وقال :(لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات۔۔ الآیۃ) تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ حضور کے اور مؤمنین کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔۱۲م

۴۰۰۵۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انزلت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر) مرجعہ من الحدیبیۃ فقال: لقد انزلت علیّ آیۃ ھی احب الیّ مما علی الارض ، ثم قرأ علیھم ، فقالوا ھنیئا مرئیا یارسول اللہ ! قد بین اللہ لک ماذا یفعل بک؟ فما ذا یفعل بنا؟ فنزلت علیہ (لیدخل المومنین والمؤمنات جنات تجری من تحتھا الانھار) حتی بلغ (فوزا عظیما)۔

حضرت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پر یہ آیہ (لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر) (سورۃ الفتح۔) حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی تو آیت نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی جو روئے زمین کی ہر چیز سے مجھے محبوب ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، صحابہ کرام نے مبارک باد پیش کی ،، اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے یہ تو بیان فرمادیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا، لیکن ہمارا حال معلوم نہ ہوا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنّٰت تجری من تحتھا الانھار ۔ فوزاً مبینا) تک۔

۴۰۰۶۔ **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: (وما ادری مایفعل بی ولا نکم) نزل اللہ تعالیٰ بعد ھذا (لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر) وقولہ تعالی : (لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات)فاعلم اللہ تعالیٰ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ

۴۰۰۵۔الجامع للترمذی ابواب التفسیر سورۃ الفتح

۴۰۰۶۔التفسیر لابن ابی حاتم تحت آیۃ قل ماکنت بدعا من الرسل

علیه وسلم مایفعل به وبالمؤمنین جمیعا ـ انباء الحی ص ۳۸۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ (ومادری مایفعل لی الآیۃ) نازل ہوئی تو اس کے بعد (لیغفرلك الله الآیۃ) اتری اور پھر (لیدخل المؤمنین الآیۃ) نازل ہوئی۔ ۱۲م

حضور علم کتابت جانتے ہیں تھے یا نہیں۔ اور امی کا معنی

۴۰۰۷ ـ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اذا کنت احدکم بسم اللہ الرحمن الرحیم فلیمم الرحمن ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم (بسم اللہ الرحمن الرحیم) لکھو تو (رحمٰن) پر کھڑا زبر بھی لگاؤ۔ ۱۲م

۴۰۰۸ ـ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اذا کتبت فبین السین فی بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے بسم اللہ کی کتابت کا طریقہ تعلیم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس کی سین کو واضح کر کے لکھنا۔ ۱۲م

۴۰۱۰ ـ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: رأیت لیلة اسری بی علی باب الجنة مکتوبا، الصدقة لعشر امثالها والقرض ثمانیة عشر، فقلت یاجبرئیل مابال القرض افضل من الصدقة، قال: لان السائل یسأل و عنده، والمستقرض لایستقرض لامن حاجة ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۴۰۰۷ ـ مسند الفردوس للدیلمی　رقم الحدیث ۱۱۶۸

۴۰۰۸ ـ مسند الفردوس للدیلمی　رقم الحدیث　۱۰۸۷

۴۰۱۰ ـ السنن لابن ماجه　ابواب الصدقات　باب القرض

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے معراج کی شب جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کادس گنا ثواب اورقرض کا اٹھارہ گنا، میں نے کہا: اے جبرئیل! قرض میں کیا خوبی ہے کہ صدقہ سے افضل قرار پایا۔عرض کیا: سائل سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس ہوتا بھی ہے، اورقرض چاہنے والاضرورت ہی سے قرض لیتا ہے۔۱۲م

۴۰۱۱۔ **عن** ابی الحمراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما اسری بی الی السماء بعة فاذا علی ساق العرش الأیمن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ، جل جلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت ابوحمراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں معراج میں جب ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا تو عرش کی داہنی ساق پر لکھا دیکھا۔لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ، جل جلالہ ﷺ ۔

۴۰۱۲۔ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مامررت بسماالارأیت فیھا مکتوبا محمد رسول اللہ ، ابوبکر الصدیق۔

حضرت عبداللہ بن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں جس آسمان سے گذراوہاں میں نے محمد رسول اللہ اورابوبکرصدیق لکھا دیکھا۔ ۱۲م

۴۰۱۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما عرج بی الی السماء مامررت بسماء الا وجدت اسمی فیھا مکتوبا محمد رسول اللہ وابو بکر الصدیق خلفی۔

۴۰۱۱۔ مجمع الزوائد للھیثمی　　کتاب المناقب　　باب جامع فی مناقبہ

۴۰۱۲۔ تاریخ بغداد للخطیب رقم الترجمہ　　۲۹۶۶

۴۰۱۳۔ کشف الاستار عن زوائد البزار للھیثمی　　۲۴۸۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں معراج میں آسمانوں سے گذرا تو جس آسمان سے گذرتا وہاں اپنا نام لکھا ہوا پاتا محمد رسول اللہ، اور ساتھ ہی اس کے نیچے ابوبکر صدیق بھی لکھا تھا۔ ۱۲م

۴۰۱۴۔ **عن** عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:رأیت لیلۃ اسری بی علی العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،ابو بکر الصدیق،عمر الفاروق۔ ﷺثم علیھما۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے شب اسراء عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابوبکر الصدیق، عمر الفاروق، لکھا دیکھا۔

۴۰۱۵۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:رأیت لیلۃ اسری بی فی العرش فریدۃ خضراء ،فیھا مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ،ابو بکر الصدیق،

الخصائص الکبری للسیوطی　　باب خصوصیۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے شب اسراء سبز موتی دیکھا جس میں سفید نور سے لکھا تھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابو بکر الصدیق،

۴۰۱۶۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:رأیت لیلۃ اسری بی حول العرش مکتوبا آیۃ الکرسی الی العلی العظیم محمد رسول اللہ قبل ان یخلق الشمس والقمر بالفی عام ،ابو بکر

۴۰۱۴۔تاریخ بغداد للخطیب　　رقم الترجمہ ۵۳۷۹

۴۰۱۵۔تاریخ بغداد للخطیب　　رقم الترجمہ۵۹۰۸

۴۰۱۶۔مسند الفردوس للدیلمی　　رقم الحدیث ۳۱۸۸

الصدیق علی اثرہ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے شب معراج عرش اعظم کے گرد آیت الکرسی لکھی دیکھی اور محمد رسول اللہ بھی ، جو شمس وقمر کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے لکھا گیا تھا، اور ساتھ ہی صدیق اکبر لکھا گیا تھا۔۱۲م

۴۰۱۷۔ **عن** جعفر بن محمد الصادق عن ابیه عن جده و عن امیر المؤ منین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنهم قالا :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:رأیت لیلة اسری بی علی العرش مکتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله ،ابو بکر الصدیق،عمر الفاروق، عثمان ذو النورین یقتل ظلما۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے وہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے اور امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے شب معراج عرش اعظم پر لکھا دیکھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ابو بکر الصدیق، عمر الفاروق، اور عثمان ذو النورین کو ظلما قتل کیا جائے گا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر کہتا ہے کہ آیت کریمہ (الذین یتبعون الرسول النبی الامی) میں امی کا معنی ہے جو نہ کتابت جانتا ہو اور نہ نقوش کتابیہ وحساب۔

پھر کہا: معالم التنزیل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول مروی ہے کے تمہارے نبی امی ہیں جو نہ لکھتے ہیں اور نہ پڑھتے ہیں اور نہ حساب رکھتے ہیں۔

پھر کہا: اس میں شک نہیں کہ نقوش کتابیہ کا تعلق عالم شہادت سے ہے، اور وہ اپنیا صول وضوابط کے اعتبار سے مختلف اور کثیر انواع پر مشتمل ہے، کہ مختلف زمانوں میں اصطلاحات میں اختلاف رونما ہوا، اور اپنی جزئیات کے اعتبار سے تو وہ غیر متناہی لاتقف عند حد کی منزل

۴۰۱۷۔ تاریخ بغداد للخطیب　　ترجمہ عبد الرحمن

میں ہیں۔ اب چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وصف امی سے متصف فرمایا اور یہ وصف منسوخ بھی نہیں ہوا، تو آپ کو ان نقوش و کتابت اور ان کی قرأت کا علم نہیں تھا۔ حالانکہ آپ کو خلافت کبری حاصل اور غایت اتصال باطنی بھی عطا ہوئی اس کے باوجود آپ عالم شہادت کے تمام افراد کو بھی نہیں جانتے تھے۔

اقول: اولا۔ تو نے امی کا معنی بیان کیا جو کتابت نہ جانتا ہو، حالانکہ امام بغوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول نقل کیا: جو کتابت نہ کرتا ہو۔ کیا دونوں میں عظیم فرق نہیں ہے؟

اگر تیری مراد علم سے ملکہ ہے تو سچ ہے۔ پھر یہ باب قدرت کے قبیل سے ہوگا نہ کہ باب علم سے جس کی بحث یہاں ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے لیکن اس کو ملکہ سے تعبیر کرنا غلط، اور اس کا علم اس سے قطعا متعالی و بلند ہے۔

اب اگر حضور نے خوشخطی کا اظہار نہ فرمایا اور اللہ کی عطا سے آپ کو ہر مکتوب کا علم حاصل ہوا تو یہ آپ کی امیت کے کب منافی ہے۔

امام قاضی عیاض شفا میں فرماتے ہیں: آپ کے معجزات باہرہ میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات اقدس میں تمام علوم و معارف جمع فرمائے۔ اور دینی و دنیوی تمام مصالح کی اطلاع بخشی۔ ان تمام چیزوں کے باوجود آپ کتابت نہیں فرماتے تھے۔ لیکن آپ کو تمام چیزوں کا علم عطا ہوا تھا۔ یہ تمام احادیث اس کی واضح دلیل ہیں۔

(انباء الحي صفحہ ۳۹۴)

اب یہاں یہ بحث باقی رہتی ہے کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے اپنے دست مقدس سے کبھی کچھ لکھا۔

اس کے وقوع کے قائلین میں مذاہب اربعہ کے علما کی ایک جماعت ہے۔ نیز حفاظ حدیث، عظمائے متکلمین، اور بعض ائمہ تابعین ہیں، حتی کہ بعض صحابہ سے بھی ایسا منقول ہوا۔

علمائے کرام میں قاضی ابوالولید باجی، شیخ ابوذر ہروی مالکی، امام فقیہ ابوجعفر اصولی سمنانی حنفی، محدث ابوالفتح نیشاپوری، ان کے علاوہ علمائے افریقہ وصقلیہ وغیرہما جو قرن خامس

میں علامہ باجی کے معاصر گزرے۔ان کے بعد ابوالفرج ابن جوزی حنبلی،امام قرطبی مالکی۔

متاخرین علماء میں علی قاری مکی،اسی کی طرف میلان ہے علامہ طیبی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی شارحین مشکاۃ کا۔اسی کو راجح قرار دیا امام قاضی عیاض مالکی نے،اور اس کو باقی رکھا شیخ الاسلام نووی شافعی نے،اور ان سے پہلے تمام شوافع نے اس کو اپنایا۔جیسے محدث عمر بن شیبہ،امام بخاری ومسلم کے معاصر۔اور امام ثقہ یونس بن میسرہ تابعی،اور امام ثقہ عون بن عتبہ بن مسعود تابعی،امام جلیل ثقہ عامر شعبی،وغیرہم کبرائے تابعین نے مقبول رکھا۔عبداللہ بن عتبہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود کے بھتیجے جو صغار صحابہ سے ہیں ان سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

حضرت یونس بن میسرہ نے حضرت سہل بن حنظلیہ کی حدیث مذکور روایت کرنے کے بعد فرمایا:کہ ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ حضور پر جب قرآن کریم نازل ہوا تو آپ نے اس کو لکھا بھی۔

۴۰۱۸۔ **عن** عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما مات رسول اللہ ﷺ حتی کتب وقرء۔ قال مجالد فذکرتہ للشعبی فقال : صدق ، قد سمعت من یذکر ذلک۔

(انباء الحی ص۳۹۶)

حضرت عون بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال سے قبل لکھا بھی اور پڑھا بھی۔مجالد کہتے ہیں:میں نے اس کا ذکر امام شعبی سے کیا تو آپ نے فرمایا:سچ ہے،میں نے ایسا ہی ذکر کرتے سنا۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خلاصہ کلام یہ ہے اقوال کتابت کو ثابت کرتے ہیں۔لیکن جمہور اس کی نفی فرماتے ہیں ،لہذ ہمارا ایمان اس پر ہے کہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نبی امی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز کا علم وہبی طور پر عطا کیا کسبی طور پر نہیں۔لہذا آپ کے علوم ضروری غیر مکتسب ہیں نظری نہیں۔بلکہ موصل اور موصل الیہ دونوں آپ کو نور ربانی سے ابتداء ہی سے حاصل ہوئے۔لہذا آپ کا علم مکتوب نقوش سے مستفاد نہیں۔اور نہ علم نقوش کسب سے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملکہ اور فعل کی تصویر وامتیاز سے پاک رکھا۔چنانچہ اس سے نہ آپ کی امیت میں کوئی خلل اور نہ احاطہ

علمی میں کوئی فرق۔ والحمد لله الذی تفضل علیه بکل فضل افضل ۔ ﷺ و کرم و فضل۔

(ملخصا انباء الحي ص ۴۲۳)

حضور ﷺ کو شعر کا علم تھا یا نہیں؟

۴۰۱۹۔ **عن** عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:ما ابال ما أتیت ان انا شربة تریاقاً او تعلقت تمیمة او قلت الشعر من قبل نفسه۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ میں خود تریاق نہ نوش کروں، تعویذ گلے میں نہ لٹکاؤں، اور شعر نہ کہوں ۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر کہتا ہے کہ آیت (وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ) اپنے عموم الفاظ سے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلمکو شعر کا علم نہیں تھا، حالانکہ علم شعر اولین وآخرین کے علوم سے ہے جو علوم قرآنی میں بھی شامل ہے۔

اقول: اولا. ہر وہ شخص جس کو واقعی عقل کی دولت ملی وہ جانتا ہے کہ یہاں آیت میں علم سے ملکہ مراد ہے، ی عنی ہم نے ان کو اس بات ہر قدرت نہیں دی کہ وہ شعر کہا کریں، اس حدیث کا بھی یہی مطلب ہے۔ علم سے ملکہ مراد ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب علم می اضافت کسی صنعت کی طرف ہو تو اسی کو مراد لیا جاتا ہے، مثلاتم کہو کہ فلاں شخص تیر اندازی، تیراکی، گھوڑ سواری، کتابت، اور طباخی وغیرہ جانتا ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کی تعریف حدی اور رسمی کو جانتا ہے، اس کے مفاہیم کا تصور اس کے ذہن میں ہے۔ یا مثلاکسی کو تیر اندازی

کرتے دیکھا، یا گھوڑ سواری وغیرہ میں مشغول پایا تو اس فن سے اتصاف کا انکشاف ہو گیا۔نہیں، بلکہ یہاں مراد وہ ملکہ اور کیفیت راسخہ ہے جس سے صحیح تیراندازی وغیرہ پر قدرت حاصل ہو۔

ان احادیث میں علم سے ملکہ ہی مراد ہے

۴۰۲۰۔ **عن** جابربن عبد اللہ وجابر بن عمیررضی اللہ تعالیٰ عنہم قالا:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:کل شیء لیس من ذکر اللہ فھو لھو ولعب الا ان یکون اربعۃ، ملاعبۃ الرجل امرأتہ،وتأدیب الرجل فرسہ ومشی الرجل بین الغرضین وتعلیم الرجل السباحۃ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:ہر وہ چیز جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ ہو وہ لہو ولعب ہے مگر چار چیزیں، مرد کا اپنی بیوی سے کھیلنا، گھوڑے کا سدھانا، نشانہ بازی کرنا، اور تیراکی سیکھنا سکھانا۔۱۲م ۴۰۲۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:علموا ابناءکم السباحۃ والرمی والمرأۃ المغزل۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:اپنے بچوں کو تیراکی، تیراندازی سکھاؤ،اور لڑکیوں کو کاتنا سینا وغیرہ سکھاؤ۔۱۲م

۴۰۲۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:علموا بنیکم الرمی فانہ نکایۃ العدو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:اپنے بیٹوں کو تیراندازی سکھاؤ کہ یہ دشمن پر غلبہ کا سبب ہے۔۱۲م

۴۰۱۹۔ السنن لابی داود، کتاب الطب، باب التریاق

۴۰۲۰۔ کنز العمال للمتقی، کتاب اللھو واللعب ۴۰۶۱۲

۴۰۲۱۔شعب الایمان للبیھقی،۔باب حقوق الاولاد والاھین ۸۶۶۴

٤٠٢٢ـ السنن لا بی دا ود ، کتاب الطب ، با ب التریا ق

٤٠٢٣ـ **عن** الشفـا ء بنت عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهماقال :قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم:ألا تعلمین هذه رقیة النملة کما علمتها الکتابة ـ

حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تو اس کو چیونٹی کا منتر کیوں نہیں سکھاتی جس طرح تو اس کو کتابت سکھائی۔۱۲م

٤٠٢٤ـ **عن** بکر بن عبد الله الربیع الا نصا ری عن النبی ﷺ: علموا اولا د کم السبا حة والریا یة ـ

حضرت بکر بن عبداللہ بن ربیع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ۔۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

چنانچہ یہ تمام احادیث باب قدرت سے ہیں باب علم سے نہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ (وما علمناه) سے جس کی نفی آیت کریمہ میں ہے وہ (وعلمناه من لدنا علما) کے باب سے نہیں۔

بلکہ یہ (وعلمناه صنعة لبوس لکم لتحصنکم من بأسکم فهل انتم شاکرون ـالانبیاءـ ۸۰، اور ہم نے اسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آ (زخمی ہونے سے) بچائے تو کیا تم شکر کروگے،

کے قبیل سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس طرح بیان فرمایا: (والنا له الحدید ان اعمل سابغات وقدر فی السرد ـالانبیاءـ ۱۰، ۱۱، اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ۔

تو اس آیت میں حکم دیا، اور حکم امتثال کو واجب کرتا ہے، اور امتثال فعل کو، اور فعل استطاعت کے تابع، اور استطاعت ہی تو قدرت ہے۔ اگر یہاں علم محض معنی تصوری میں ہوتا تو پھر نہ لوہا نرم کرنے کی ضرورت تھی اور نہ اس پر آنچ یعنی زخمی ہونے سے بچانے کا اثر اور فائدہ

۴۰۲۳۔السنن لابی داود، کتاب الطب، باب التریاق

مرتب ہوتا۔

امام بغوی تہذیب میں، پھر امام ابن حجر عسقلانی تخریج احادیث رافعی میں، پھر علامہ شہاب قسطلانی عنایۃ القاضی میں فرماتے ہیں: کہ کیا حضور نبی کریم ﷺ خوش خطی کا علم رکھتے اور نہیں لکھتے تھے۔اور خوب شعر گوئی سے واقف تھے اور شعر گوئی نہ فرماتے تھے۔تو اس سلسلہ میں اصح مسلک یہ ہے کہ عملی طور پر ان کی خوبیوں کا اظہار نہیں فرمایا، اس کے باوجود عمدہ اشعار اور ردی کلام منظوم میں امتیاز فرماتے۔

امام قاضی عیاض فرماتے ہیں: کہ حضور سید عالم ﷺ کو لغات عرب کا بخوبی علم تھا اور مع اشعار اس کا حفظ مشہور بات ہے۔

نسیم الریاض میں ہے:۔کہ آپ اگرچہ شعر گوئی نہیں فرماتے اور نہ اشعار پڑھتے، اور اگر اتفاق سے کبھی شعر پڑھتے تو اس کا وزن بدل دیتے۔اس کے باوجود آپ کے دربار میں شعرائے عرب مدحیہ اشعار پڑھتے تو آپ نہایت توجہ سے ان کو سماعت فرماتے اور انکے معانی سے وہ سب کچھ جانتے جہاں تک دوسروں کی رسائی نہیں ہوتی۔

یہاں مصنف نے کتابت کے بعد شعر کا ذکر ایک خاص مناسبت کے تحت کیا ہے، کہ یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں جن کی آپ کو معارفت تامہ حاصل تھی لیکن کبھی آپ اس میں مشغول نہیں ہوئے۔

واضح رہے کہ (وما علمناہ الشعر) میں قطعا سلب کلی مراد ہے، نہ کہ سلب کلیہ، کہ یہ تو ہر شاعر کو حاصل ہوتا ہے حتی کہ شعرائے جاہلیت میں سب سے بڑے شاعر امرء القیس کو بھی۔تو یہ آپ کے خصائص سے کیسے شمار ہو سکتا ہے۔نیز (وما ینبغی لہ) سے بھی اس کا افادہ ہوتا ہے، یعنی آپ کی شان کے یہ لائق نہیں تھا، بلکہ آپ کے حق میں یہ نقص تھا۔اور یہ بات قطعا معلوم کہ نقص بالکلیہ آپ سے منتفی ہے۔لہذا جو چیز آپ کے لائق نہیں اس میں مشغولیت بھی نہیں ہو سکتی۔اسی لئے حضور سید عالم ﷺ نے کبھی پورا شعر نہیں کہا اور کبھی کہا بھی تو اس کا وزن ساقط فرمادیا۔

۴۰۲۵ ۔ **عن** قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلغنی انہ قیل لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھل کان رسول اللہ ﷺ یتمثل بشیء من الشعر قالت : کان ابغض الحدیث الیہ غیراً انہ کان یتمثل ببیت اخی بنی قیس یجعل اخرہ اولہ واولہ ویقول :

ویاتیك من لم تزود بالاخبار

فقال لہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ لیس ھکذا ، فقال رسول اللہ ﷺ: انی واللہ ما انا بشاعر ولا ینبغی لی ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کسی چیز کے تعلق سے شعر کہتے تھے؟ فرماتی ہیں: حضور سید عالم ﷺ کو یہ نہایت نہ پسند تھا مگر کبھی بنو قیس کے اشعار پڑھتے تو مصرع کا اول جز آخر میں کردیتے اور آخر کا اول میں، اور یوں پڑھتے، ویاتیك من لم تزود بالاخبار ۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اس طرح نہیں ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم بخدا! بے شک میں شاعر نہیں اور نہ یہ میرے لائق ہے۔

۴۰۲۶ ۔ **عن** الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی ﷺ کان یتمثل بھذا البیت ۔ کفی بالاسلام والشیب للمرء ناھیا ۔ فقال ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ : اشھد انك رسول اللہ ما علمك الشعر وما ینبغی لك ۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ مصرع اس طرح پڑھا۔ کفی بالاسلام والشیب للمرء ناھیا۔ اس پر صدیق اکبر

۴۰۲۵ ۔ جامع البیان للطبری ، سورۃ یٰس تحت وما علمناہ الشعر

۴۰۲۶ ۔ الطبقات الکبری لابن سعد ذکر من محاسنہ ﷺ

نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں آپ کو شعر کا ملکہ عطا نہیں کیا اور نہ یہ آپ کے مناسب تھا۔۱۲م

۴۰۲۷۔ **عن** عبد الرحمن بن ابی الزنا د رضی اللہ تعالیٰ عن النبی ﷺ قال للعبا س بن مرادس أرأیت قولك ۔

اصبح نهبی و نهبی العبید بین الا قرع وعیینة

فقا ل ابو بکر رضی اللہ تعالی عنه :بابی انت وامی یا رسول اللہ ! ما انت بشاعرولا را ویه ولا ینبغی لك ،وانما قال : بین عیینة والاقرع

حضرت عبد الرحمٰن ابن ابی زنا د رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حجرت عباس ابن مرداس سے فرمایا: تم اپنے اس قول کے بارے میں بتاؤ:

اصبح نهبی و نهبی العبید بین الا قرع وعیینة

تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ! آپ نہ شاعر ہیں نہ انکے اشعار کے راوی اور نہ یہ آپ کے لائق۔ شعر تو اس طرح ہے۔ بین عیینة والاقرع۔

۴۰۲۸۔ **عن** ام ا لمو منین عائشه الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قا لت : ما جمع رسول اللہ ﷺ بیت شعر قط الا بیتا واحدا ۔

تفا ء ل بما تهوی یکن فلقلما

یقال لشیء کا ن الا تحقق

ولم یقل "تحققا "لئلا یعربه فیصیر شعرا ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کوئی شعر نہیں کہا مگر ایک مصرع۔

تفا ء ل بما تهوی یکن فلقلما

یقال لشیء کا ن الا تحقق

اس شعر میں دوسرے مصرع میں "تحققا" نہیں کہا کہ اس کو اعراب دیکر شعر بنالیا جاتا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور ثابت شدہ چیز ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین میں سے شعراء سے بہت سے اشعار سنے۔ جیسے حضرت حسان بن ثابت، عبداللہ بن رواحہ، کعب بن مالک صاحب توبہ، لبید بن ربیعہ، علی مرتضی، عباس بن عبدالمطلب، بلال فی حنینہ الی مکہ، کعب بن زہیر صاحب بانت سعاد، عباس بن مرداس، اقرع بن حابس، زبرقان بن بدر، مالک بن نمط، برء بن مالک اخی انس، انجشہ، بجیر بن بجیرہ طائی، کلیب بن اسد حضرمی، اسود بن سریع، سواد بن قارب، اعشی مازنی، علا بن یزید حضرمی، عامر بن اکوع، خفاف بن نضلہ، بکر اسدی، عمر بن سالم، زہیر بن صرد جشمی، اسود بن مسعود ثقفی، مالک بن عوف، اعرابی طلب الغیث، شیخ شکا ولدہ، جوار فی عرس الربیع، نساء الانصار، جواری بنی نجار۔

صحابہ کے علاوہ عسکلان بن عواکر، ابوطالب، امیہ بن ابی صامت۔ کہ ان کے اشعار ایک سو کی تعداد میں شرید بن سوید رضی اللہ تعالی عنہ نے سنائے، جب حضور سید عالم ﷺ نے خود فرمائش کی تھی۔ ابوکبیر ہذلی، ان کے اشعار ام المومنین نے سنائے تھے۔

اگر ان اشعار کو جمع کیا جائے جو حضور سید عالم ﷺ نے سماعت فرمائے تو ایک بڑا دیوان ہو جائے، لہذا قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضور سید عالم ﷺ کے علم نے بعض اشعار کا احاطہ فرمایا۔ اور یہ آیت کریمہ کے منافی نہیں۔ تو پھر اسمیں کوئی منافات نہیں کہ حضور کا علم تمام اشعار کو محیط ہو جسے نہ کوئی شعر خارج اور نہ کلام اولین وآخرین، جن وانس اور تمام مخلوق کے کلام کا کوئی حصہ باہر۔ اس لئے کہ جس چیز کا ایجاب جزئی سلب کلی کے منافی نہیں ہوتا محال ہے کہ ایجاب کلی اس کے منافی ہو۔ لہذا واضح ہو گیا کہ عمومات قرآن کو اس آیت کریمہ سے رد کر دینا ہذیان اور مجنون کی بڑ کے سوا کچھ نہیں، بلکہ قرآن میں اپنی رائے کو دخل دینا ہے اور بعض قرآن کو بعض سے رد کرنا ہے جو سرکشوں کا طریقہ ہے۔ (انباء الحی ص ۴۲۲)

۴۰۲۷۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ترجمہ عباس بن مرداس

۴۰۲۳۸۔ تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ ۵۳۲۳

وہ احادیث جو وزن عروضی پر وارد ہوئیں

یہاں پندرہ احادیث بیت تام کی ہیئت پر منقول ہوں گی اور پھر انکے بعد کامل ایک سو جز بیت اور مصرع کی شکل پر۔

٤٠٢٩۔ **عن** جندب بن سفیا ن رضی اللہ تعالیٰ عن قال : قال رسول اللہ ﷺ: هل انت الاء صبح دمیت ۔ وفی سبیل الله ما لقیت ۔

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تو نہیں مگر ایک انگلی جو خون آلود ہوئی، اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ میں پایا (کسی جہاد میں حضور کی انگلی خون آلود ہوئی تھی اس پر آپ نے یہ فرمایا)

٤٠٣٠۔ **عن** الزهری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال النبی ﷺ وهم ینو ن المسجد ۔ هذا الحمال لا حما ل خیبر ۔ هذا أبر ر بنا واظهر ۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بوجھ اٹھانے والے خیبر والوں کی طرح نہیں، یہ اللہ کے نیک بندے ہیں اور راہ خدا میں غالب آنے والے۔١٢م

٤٠٣١۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ:اعتبر والا رض با سما ئها ، واعتبر واالصا حب با لصا حب ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: زمین کا اندازہ اس کے نام سے کرو، اور ساتھی کے ذریعہ اس کے ساتھی کو پہچانو۔

٤٠٢٩۔الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الجهاد　　باب من ینکب او یط عن فی سبیل الله

٤٠٣٠۔الطبقات الکبری لابن سعد ،

٤٠٣١۔ کنزا لعما ل للمتقی ،　　٣٠٧٣٤

۴۰۳۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:
طالب العلم طالب الرحمة،طالب العلم رکن الاسلام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طالب علم طالب رحمت ہے، طالب رکن اسلام ہے۔۱۲م

۴۰۳۳۔ **عن** عمرو بن حريث رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:الطاهر النائم ،كالصائم القائم۔

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باوضو سونے والے عبادت گزار روزہ دار کی طرح ہیں۔۱۲م

۴۰۳۴۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:البر لا يبلیٰ ،والذنب لا ينسیٰ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی ضائع نہیں جاتی اور گناہ وبدسلوکی بھلائی نہیں جاسکتی۔۱۲م

۴۰۳۵۔ **عن** معاذبن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:اذا عملت سيئة، فاحدث عندها توبة۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی سرزد ہوتو فوراً توبہ کرو۔۱۲م

۴۰۳۶۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله

۴۰۳۲۔مسند الفردوس للديلمی ، ۳۹۱۵

۴۰۳۳۔مسند الفردوس للديلمی ، ۳۹۸۱

۴۰۳۴۔كتاب الذهد لاحمد بن حنبل ، زهد ابی الدرداء

۴۰۳۵۔كتاب الذهد لاحمد بن حنبل ، زهد رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم

۴۰۳۶۔السنن لابن ماجه ، ابواب الزهد باب مثل الدنيا

تعالیٰ علیہ وسلم :الدنیا ملعونة ،وملعون ما فیھا ،الاذکراللہ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: دنیااوراس کی تمام چیزیں ملعون مگراللہ تعالی کاذکر۱۲م

۴۰۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :قال رسول اللہ ﷺ:قد اختبأدعوتی، شفاعة لا متی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں نے اپنی دعاامت کی شفاعت کے لئے پوشیدہ رکھی ہے۔۱۲م

۴۰۳۸۔ **عن** ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:نساء کاسیات،عاریات مائلات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: بہت سی لباسوالی عورتیں بھی برہنہ ہیں کہ اپنی ہیئت سے لوگوں کومائل کرتی ہیں۔۱۲م

۴۰۳۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:عقل اھل الذمة ،نصف عقل المسلمین۔

حضرت عبداللہ بن عمرورضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:ذمی کافرکی دیت مسلمانوں کی دیت سے آدھی ہے۔۱۲م

۴۰۴۰۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ: ان علمی بعد موتی، کعلمی فی الحیاة۔

۴۰۳۷۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرویات ابن عباس

۴۰۳۸۔الصحیح لمسلم، کتاب الجنة باب جھنم اعاذنا اللہ تعالیٰ

۴۰۳۹۔السنن للنسائی ، کتاب البیوع باب کم دیة الکافر

۴۰۴۰۔ کنزالعما ل للمتقی، ۲۲۴۲

التشبیه فی البقاء دو ن القدر،فان الزیادة لا تناھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا علم میرے وصال کے بعد بھی ویسا ہی ہے جیسا حیات میں۔ ۱۲م
(یہاں تشبیہ علم کی بقا میں ہے نہ کہ مقدار میں، کیوں کہ زیادت کی تو انتہا ہی نہیں)

۴۰۴۱۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ :صلوا علی موتاکم ،بالیل و النھار۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کی نماز جنازہ رات اور دن میں پڑھو۔ ۱۲م

۴۰۴۲۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ: ویل للرجال من نساء،وویل للنساء من الرجال۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زنانی وضع اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردانی وضع اختیار کرنے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت۔ ۱۲م

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور شطور ومصرعوں کی صورت پر جو احادیث وارد ہوئیں وہ میری نظر میں بہت زیادہ ہیں اور وہ ہر بحر و وزن کی شکل پر ہیں۔ بعض کے وزن مشترک اور بعض عرب کے اوزان اور بعض عجم کے اوزان کے ساتھ خاص ہیں۔

اگر میں ان سب کی تفصیل، تخریج، اوزان وغیرہ بیان کرنے پر آؤں تو کلام طویل ہو جائے، اس سلسلہ میں بعض ائمہ کرام نے قرآن کریم کی آیات کو جمع کیا ہے لیکن میں نے احادیث کی طرف کسی کو متوجہ نہیں پایا۔ لہٰذا میں یہاں مکمل ایک سو احادیث پیش کرتا ہوں۔ ان میں بعض کا وزن اشباع کے ذریعہ پورا ہوگا۔ اس لئے نہیں کہ یہاں روایت میں اشباع ہے، العیاذ باللہ، بلکہ ہم وزن کرنے کے لئے وہ ایک اشارہ ہوگا۔ جیسا کہ اکابر ائمہ نے وزن عروضی دکھانے کے لئے آیات قرآنیہ اور جمل فرقانیہ میں بعض مقامات پر اشباع کی طرف اشارہ کیا ہے حالانکہ اشباع سے مراد محض وزن ہی کا اظہار ہے نہ کہ وہ کوئی ایسی قرأت ہے جس کی رو سے ہم

وزن کیا جائے۔ نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔

بحور اوران کے ہم وزن احادیث

بحرالطّویل

٤٠٤٣۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:فقدمنی جبریل،حین امتهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے حضرت جبریل نے آگے کیا جب امامت کا وقت آیا۔۱۲م

بحر المدید

٤٠٤٤۔ **عن** عبدالله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا زکاة فی حجر۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی طرح کے پتھر میں زکوۃ نہیں۔۱۲م

٤٠٤٥۔ **عن** سالم بن عبد الله عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ:لا تترکوا النار فی بیوتکم ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں میں آگ سلگتی نہ چھوڑو۔۱۲م

٤٠٤١۔السنن لابن ماجه ، کتاب الجنائز باب ماجاء فی ای الاوقات التی لا یصلی الخ

٤٠٤٢۔المستدرك للحاکم ، کتاب الاهوال ینتظر صاحب الصور متیٰ یومر بنفحه

٤٠٤٣۔السنن للنسائی ، کتاب الصلوٰة باب فرض الصلوٰة ١/٧٨

٤٠٤٤۔ کنزا لعما ل للمتقی ، ١٥٨٦٢ ٦/٣٢٣

٤٠٤٥۔الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الاستئذان باب لا تترك النار ٢/٩٣١

٤٠٤٦۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا قطع فى ثمر ولا كثر۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھلوں اورخوشوں کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے،۱۲م

٤٠٤٧۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا تعجزوا فى الدعاء۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا کرنے میں نہ تھکو۔۱۲م

٤٠٤٨۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:لا نذر فى المعصية۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: معصیت وگناہ میں کوئی نذر معتبر نہیں۔۱۲م

بحرالوافر

٤٠٤٩۔ **عن** سمرة بن جندب رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:عليكم بالبياض من الثياب۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید لباس اپناؤ۔۱۲م

٤٠٤٦۔السنن لابی داود، كتاب الحدود باب مالا قطع فيه ٦٠٣/٢

٤٠٤٧۔المستدرك للحاكم، كتاب الدعا ١٨١٨ ٦٧١/١

٤٠٤٨۔السنن لابی داود، كتاب الايمان والنذور باب من رایٔ عليه كفارة ٤٦٧/٢

٤٠٤٩۔السنن للنسائى، كتاب الزينة باب الامر بلبس البيض ٢٩٧/٦

۴۰۵۰۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:تجافوا عن عقوبۃ ذی المروۃ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہادر اور اچھے برتاؤ والے لوگوں پر سزائیں نافذ کرنے سے حتی الامکان بچو۔۱۲م

۴۰۵۱۔ **عن** ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:شھید البحر مثل شھید البر۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دریا میں ڈوب کر مرنے والا خشکی کے شہید کی طرح ہے۔۱۲م

۴۰۵۲۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :قال رسول اللہ ﷺ:اذا کثر الزنا کثر السباء۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب زنا کی کثرت ہوگی تو قید و بند میں بھی اضافہ ہوگا۔۱۲م

۴۰۵۳ ۔ **عن** سلمۃ بن قیس الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اذا استنشقت فانتثر۔

حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ناک میں پانی چڑھاؤ تو جھاڑو۔۱۲م

۴۰۵۰۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۲۹۸۰ ۵/۳۱۰

۴۰۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷۷۱۶ ۸/۱۷۱

۴۰۵۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۷۵۲ ۲/۱۸۴

۴۰۵۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۶۳۱۰ ۷/۳۸

٤٠٥٤۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:ذرونی ما ترکتکم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے چھوڑ دو جو میں نے تمہارے لئے چھوڑا۔۱۲م

٤٠٥٥۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:عجبت لطالب الدنیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے دنیا کے طالب پر تعجب ہے۔۱۲م

٤٠٥٦۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:بلال سابق الحبش۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلال حبشیوں میں سب پر سبقت لے گئے۔۱۲م

٤٠٥٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ:علیك باول السوق۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم شروع میں ہی بازار جا کر اپنی ضرورت پوری کرلو۔۱۲م

٤٠٥٤۔الصحیح لمسلم، کتاب الفضائل باب توقیره ﷺ ٢٦٢/٢

٤٠٥٥۔ کنزا لعما ل للمتقی، ٤٣٨٣٨ ٣٩/١٦

٤٠٥٦۔حلیة الاولیاء لابی نعیم ،ترجمه بلال بن رباح ١٤٩/١

٤٠٥٧۔الکامل لابن عدی، رقم الترجمه١٣٣١ ١٧٤/٥

بحر الکامل

۴۰۵۸۔ **عن** ابی ثعلبة الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ:البر ما سکتت الیه النفس۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی وہ ہے کہ قلب جس سے سکون پائے۔۱۲م

۴۰۵۹۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ:ترک السلام علی الضریر خیانة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کمزور نگاہ والے کو سلام نہ کرنا خیانت ہے۔۱۲م

۴۰۶۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :قال رسول اللہ ﷺ:تجب الصلاہ علی الغلام اذا عقل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز فرض ہے لڑکے پر جب بالغ ہوجائے۔۱۲م

۴۰۶۱۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ:عرضت علیّ امتی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت پیش کی گئی۔۱۲م

۴۰۶۲۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول اللہ

۴۰۵۸۔المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲۱۶

۴۰۵۹۔ کنزالعمال للمتقی ، ۲۵۳۳۱ ۹/۱۲۸

۴۰۶۰۔ کنزالعمال للمتقی ، ۴۵۳۲۶ ۱۶/۴۴۰

۴۰۶۱۔الصحیح لمسلم، کتاب المساجد باب النھی عن البصاق فی المسجد ۱/۲۰۷

ﷺ:سلمان سابق فارس۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلمان اہل فارس میں سب پر سبقت لے گئے ۔۱۲م

۴۰۶۳۔ عن الوضین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلاقال :قال رسول اللہ ﷺ:جبل الخلیل مقدس۔

حضرت وضین بن عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت خلیل علیہ الصلوۃ والسلام کا پہاڑ عظیم مرتبہ والا اور پاکیزہ ہے۔۱۲م

۴۰۶۴۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:طلب الحلال فریضۃ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال کمائی حاصل کرنا فرض ہے۔۱۲م

۴۰۶۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:طلب الحلال جھاد۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بحر الہزج، مجزوا

۴۰۶۶۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ

۴۰۶۲۔الطبقات الکبری لابن سعد، رقم الترجمہ ۳۵۹ ۶۲/۴

۴۰۶۳۔ کنزالعمال للمتقی، ۳۵۰۶۳ ۲۸۶/۱۲

۴۰۶۴ کنزالعمال للمتقی، ۹۲۰۳ ۵/۴

۴۰۶۵۔ کنزالعمال للمتقی، ۹۲۰۵ ۶/۴

۴۰۶۶۔الصحیح لمسلم، کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء ۱۲۴/۲

تعالیٰ علیه وسلم :علیك السمع والطاعة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تم پر سننااوراطاعت کرنالازم ہے۔۱۲م

۴۰۶۷۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول الله ﷺ:صهیب سابق الروم۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:صہیب اہل روم پر سبقت لے گئے۔۱۲م

۴۰۶۸۔ **عن** عمر بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا غضب ولا نهبة۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:غصہ اورلوٹ مار جائز نہیں۔۱۲م

۴۰۶۹۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:استوصوا بالنساء خیرا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: عورتوں کا بھلائی کاحکم دو۔۱۲م

۴۰۷۰۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:الدنیا کلها متاع۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی

۴۰۶۷۔الطبقات الکبری لابن سعد، رقم الترجمه ۴۸ ۳/۱۷۰

۴۰۶۸۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۷/۲۳

۴۰۶۹۔الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب النکاح باب الوصاة بالنساء ۲/۷۷۹

۴۰۷۰۔الصحیح لمسلم، کتاب النکاح باب بالوصیةللنساء ۱/۵۷۵

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا مکمل طور پر ساز و سامان ہے۔۱۲م

۴۰۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ ﷺ:ایاکم الغلو فی الدین۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو۔۱۲م

۴۰۷۲۔ **عن** فضالۃ بن زید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:ثلاث لا یحوز اللعب فیھن ۔

حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں لہو ولعب ناجائز ہے۔۱۲م

۴۰۷۳۔ **عن** ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:ان المتشدقین فی النار۔

حضرت ابو عمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گفتگو وغیرہ میں بد احتیاطی اختیار کرنے والے دوزخی ہیں۔۱۲م

۴۰۷۴۔ **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ: کل ما ردت الیك قوسك۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری کمان تمہارے لئے جو شکار لوٹا دے اس کو کھاؤ۔۱۲م

۴۰۷۱۔السنن للنسائی ، کتاب المناسك باب الالتقاط الحصی ۲/۴۸

۴۰۷۲۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۸/۳۰۵

۴۰۷۳۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸/۱۶۶

۴۰۷۴۔السنن لابی داود ، کتاب الضحایا باب فی الصید ۲/۳۹۴

۴۰۷۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ للزهراء: لا كرب علیٰ ابیك بعد الیوم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا: آج کے بعد کبھی تمہارے والد کو بے چینی لاحق نہیں ہوگی۔۱۲م

بحر الرجز

۴۰۷۶۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:الله مولانا ولا مولیٰ لكم۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی حامی و ناصر نہیں۔۱۲م

۴۰۷۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:لا تذكروا هلكاكم الا بخیر۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مردوں کو بھلائی سے ہی یاد کیا کرو۔۱۲م

۴۰۷۸۔ **عن** معاویة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا تركبوا الخز ولا النمار۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم اور چیتے کی خال سے بنی ہوئی زین پر سواری نہ کرو۔۱۲م

۴۰۷۵۔ كنز العمال للمتقی ، ۱۸۸۱۸ ۷/۲۶۰

۴۰۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، كتاب الجهاد باب مایكره من التنازع ۱/۴۲۶

۴۰۷۷۔ السنن للنسائی ، كتاب الجنائز باب النهی عن ذكر الهلكی الا بخیر ۱/۲۷۴

۴۰۷۸۔ السنن لابی داود ، كتاب اللباس باب فی جلود النمور ۲/۵۷۰

٤٠٧٩۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ:لا تغبطن فاجرا بنعمة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کسی بدکار کی دولت پر رشک نہ کرو۔١٢م

٤٠٨٠۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ:لا تدفنوا موتاکم باللیل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو رات میں دفن نہ کیا کرو۔١٢م

٤٠٨١۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت :قال رسول اللہ ﷺ:حد الجوار اربعون دارا۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پڑوس کی حد چالیس گھروں تک ہے۔١٢م

٤٠٨٢۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ ﷺ: العرش من یاقوتة حمراء۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرش سرخ یاقوت سے بنا ہے۔١٢م

٤٠٧٩۔مشکوۃ المصابیح للتبریزی، کتاب الرقاق باب فضل الفقراء ٤٤٧/٢

٤٠٨٠۔السنن لابن ماجه ، کتاب الجنائز باب ماجاء فی الاوقات التی ١٠٩/١

٤٠٨١۔ کنزالعمال للمتقی ، ٢٤٨٩٥ ٥٢/٩

٤٠٨٢۔ کنزالعمال للمتقی ، ١٥١٩٥ ١٥١/٦

٤٠٨٣۔حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ترجمه عثمان بن عفان ٥٦/١

من مجزوہ

۴۰۸۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:عثمان احیا امتی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عثمان غنی میری امت میں سب سے زیادہ حیادار ہیں ۔۱۲م

۴۰۸۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال :قال رسول اللہ ﷺ:من سب اصحابی جلد۔

حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسنے میرے صحابہ کو گالی دی اس کو کوڑے لگائے جائیں ۔۱۲م

۴۰۸۵۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:صلوا علی اطفالکم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کی نماز جنازہ پڑھو ۔۱۲م

۴۰۸۶۔ **عن** فضالۃ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:حافظ علی العصرین ۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ظہر اور عصر کی نمازوں خاص طور پر حفاظت کرو ۔۱۲م

۴۰۸۷۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ

۴۰۸۴۔مجمع الزوائد للھیثمی ، کتاب الحدود والدیات باب فی من سب نبیا او غیرہ

۴۰۸۵۔السنن لابن ماجہ ، کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی الطفل ۱/۱۰۸

۴۰۸۶۔السنن لابی داود ، کتاب الصلوٰۃ باب المحافظۃ علی الصلوات ۱/۶۱

۴۰۸۷۔الجامع للترمذی ، ابواب الزھد باب ما جاء فی معیشۃ اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

تعالیٰ علیه وسلم :لا تذبحن ذات در۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دودھ والے جانوروں کو ذبح نہ کرو۔۱۲م

۴۰۸۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا عقر فی الاسلام۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں دہشت زدہ کرنا جائز نہیں۔۱۲م

۴۰۸۹۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:شفاعتی مباحة۔

اللهم الجها واتمهالنا بجاهه عندك یا ارحم الراحمین صل وسلم وبارك علیه وعلیٰ اله وصحبه وحزبه اجمعین ۔آمین

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت مباح ہے۔۱۲م

بحرالرمل

۴۰۹۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:معدن التقوی قلوب العارفین ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اولیاء اللہ کے دل تقوی کی کان ہیں۔۱۲م

۴۰۹۱۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله

۴۰۸۸۔السنن لابی داود، کتاب الجنازة باب کراهیة الذبح عند القبر ۲/۴۵۹

۴۰۸۹۔الجامع الصغیر للسیوطی ۴۸۹۵

۴۰۹۰۔المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۱۸۵ ۱۲/۲۳۴

تعالیٰ علیہ وسلم :الشباب شعبۃ من الجنون۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوانی بھی جنون کا ایک حصہ ہے۔۱۲م

۴۰۹۲۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ: کاسیات عاریات مائلات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لباس پہنے ہوئے عورتیں اپنے بدن کے بعض حصوں کو زینت کے لئے کھلا رکھنے والیاں مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں ہیں۔۱۲م

۴۰۹۳۔ **عن** ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:حاملات والدات مرضعات۔

حضرت ابوعمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حمل کی مشقت اٹھانے والیاں جننے والیاں دودھ پلانے والیاں ۔۱۲م

۴۰۹۴۔ **عن** عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:انھن المؤنسات الغالیات۔

حضرت عقبی بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ بہت زیادہ انس ومحبت رکھنے والیاں ہیں ۔۱۲م

۴۰۹۵۔ **عن** اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت :قال رسول اللہ صلی

۴۰۹۱۔الدر المنثور للسیوطی ، تحت آیۃ ومن اصدق من اللہ قیلا ۲/۶۴۳

۴۰۹۲۔الصحیح لمسلم، کتاب الجنۃ باب جھنم اعاذنا اللہ تعالیٰ ۲/۳۸۳

۴۰۹۳۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷۹۸۵ ۸/۲۵۲

۴۰۹۴۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸۵۶ ۱۷/۳۱۰

۴۰۹۵۔الجامع للترمذی ،ابواب البر والصلۃ باب ما جاء فی اصلاح ذات البین ۲/۱۶

الله تعالیٰ علیه وسلم :لا یحل الکذب الا فی ثلاث ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کے علاوہ کسی میں جھوٹ جائز نہیں۔۱۲م

من مجزوہ

۴۰۹۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:ابن اخت القوم منهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خاندانی بہن کا بیٹا خاندان ہی سے ہے۔۱۲م

۴۰۹۷۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا غرار فی صلاة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز میں شک وشبہ نہیں۔۱۲م

۴۰۹۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:العسیلة هی الجماع۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عسیلہ کا معنی جماع ہی ہے۔۱۲م

۴۰۹۹۔ **عن** امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:حامل القرآن یرقی۔

۴۰۹۶۔الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الفرائض باب مولی القوم من انفسهم ۲/۱۰۰۰

۴۰۹۷۔السنن لابی داود ، کتاب الصلوٰۃ باب رد السلام ۱/۱۳۳

۴۰۹۸۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرویات ام المؤمنین ۷/۹۳

۴۰۹۹۔ کنزالعمال للمتقی ، ۲۲۹۹۲ ۱/۵۱۴

حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ قرآن کا عالم اور حافظ بلند رتبہ ہے۔۱۲م

بحر السریع

۴۱۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ ﷺ: لاحبس بعد سورۃ النساء۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورۃ نساء کے نزول کے بعد روکنا نہیں۔۱۲م

بحر المنسرج

۴۱۰۱۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:طوبیٰ لمن رانی۔

اللھم ارزقنا بالخیر التام بجاھہ عندک یا ذا الجلال والاکرام،صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ ذویہ الیٰ یوم القیامۃ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشخبری اس کے لئے جس نے میرا دیدار کیا۔۱۲م

۴۱۰۲۔ **عن** ابی جزء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:العلم فی قریش ۔

حضرت ابو جز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم قریش میں ہے۔۱۲م

۴۱۰۰۔السنن الکبری للبیہقی، ۱۱۹۰۶ ۶/۲۶۸

۴۱۰۱۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرویات ابی سعید الخدری ۱۱۲۷۶ ۳/۴۸۳

۴۱۰۲۔ کنزالعمال للمتقی ، فی القبائل ۳۳۷۱۵ ۱۲/۸

۴۱۰۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:مطل الغنی ظلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مالدار کا ادائے حق میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔۱۲م

۴۱۰۴۔ **عن** حیان بن بح الصدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ: لا خیر فی الامارۃ۔

حضرت ابوحیان بح صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حکومت میں کوئی بھلائی نہیں۔۱۲م

۴۱۰۵۔ **عن** عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:لا تکرھوا البنات۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لڑکیوں کو ناپسند نہ جانو۔۱۲م

۴۱۰۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:لا تقتلوا الضفادع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مینڈک کو نہ مارو۔۱۲م

۴۱۰۷۔ **عن** النواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی

۴۱۰۳۔الصحیح لمسلم، کتاب المساقاۃ باب تحریم مطل الغنی ۱۸/۲

۴۱۰۴۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۳۵۷۵ ۳۶/۴

۴۱۰۵۔المسند لاحمد بن حنبل، مرویات عقبہ بن عامر ۱۶۹۲۲ ۱۴۹/۵

۴۱۰۶۔ کنزا لعما ل للمتقی ، فی قتل الحیۃ ۳۹۹۷۴ ۳۸/۱۵

۴۱۰۷۔الصحیح لمسلم، کتاب البر والصلہ باب تفسیر البر والاثم ۳۱۴/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم :البر حسن الخلق۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: نیکی اچھی عادت ہے۔۱۲م

۴۱۰۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ:الیمن حسن الخلق۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: داہنی جانب سے شروع کرنا اچھی عادت ہے۔۱۲م

۴۱۰۹۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ: کل ما فری الاوداج۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جورگوں کا خون بہادے ایسے آلہ کا ذبح کردا جانور کا گوشت کھاؤ۔۱۲م

بحر الخفیف

۴۱۱۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ: انتم الیوم خیر اهل الارض۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس زمانے میں تم تمام اہل زمین سے افضل ہو۔۱۲م

۴۱۱۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خالفوا المشرکین احفوا الشوارب۔

۴۱۰۸۔اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی، کتاب ریاضة النفس　بیان فضیلة حسن الخلق

۴۱۰۹۔المصنف لابن ابی شیبة ،　کتاب الصید

۴۱۱۰۔الصحیح لمسلم،　کتاب الامارۃ　باب استحباب مبایعة الامام　۱۲۹/۲

۴۱۱۱۔الجامع الصحیح للبخاری ،　کتاب اللباس　باب تقلیم الاظفار　۸۷۵/۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو اور مونچھیں پست رکھو۔۱۲م

۴۱۱۲۔ **عن** قیس بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:رحم اللہ حارس الحرس ۔

حضرت قیس بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ محافظ پر رحم فرمائے۔۱۲م

۴۱۱۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ ﷺ:ذمۃ المسلمین واحدۃ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ایک نوعیت کی ہے۔۱۲م

۴۱۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:طاعۃ اللہ طاعۃ الوالد ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: والد کی فرمابرداری اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔۱۲م

۴۱۱۵۔ **عن** واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:لیلۃ القدر لیلۃ بلجۃ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب قدر روشن رات ہے۔۱۲م

۴۱۱۲۔السنن الکبری للبیہقی، کتاب السیر باب فضل الحرس فی سبیل اللہ ۹/۲۰۲

۴۱۱۳۔المستدرک للحاکم، کتاب قسمۃ الفیء ۲۶۲۶ ۲/۱۶۵۳

۴۱۱۴۔التغیب والترھیب للمنذری، کتاب البر والصلۃ ۳/۳۲۲

۴۱۱۵۔مجمع الزوائد للھیثمی، کتاب الصیام باب فی لیلۃ القدر ۳/۱۷۸

٤١١٦۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ ﷺ:لیلۃ القدر لیلۃ سمحۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: شب قدر سخاوت کی رات ہے۔۱۲م

٤١١٧۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اطلبوا الخیر دھرکم کلہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: پوری زندگی بھلائی کے طالب رہو۔۱۲م

٤١١٨۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ: کان داؤ د اعبد البشر۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: حضرت داؤدعلیہ الصلاۃ والسلام انسانوں میں بہت عبادت گذار تھے۔۱۲م

٤١١٩۔ **عن** ابن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کان ایوب احلم الناس ۔

حضرت ابن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام لوگوں میں بہت بردبار تھے۔۱۲م

٤١٢٠۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ

٤١١٦۔الدر المنثور للسیوطی ، ٣٧٦/٦

٤١١٧۔ کنزالعمال للمتقی ، فضل فی آداب الدعاء ٣١٨٩ ٧٤/٢

٤١١٨۔ کنزالعمال للمتقی ، فضائل الانبیاء علیہم السلام ٣٢٢٢ ٤٩٣/١١

٤١١٩۔ کنزالعمال للمتقی ، فضائل الانبیاء علیہم السلام ٣٢١٦ ٤٩١/١١

٤١٢٠۔ کنزالعمال للمتقی ، باب فی ذکر الصحابہ ٣٣١٢٩ ٦٤٤/١١

ﷺ:خالد بن الوليد سيف الله ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: خالد بن ولید اللہ کی تلوار ہیں۔۱۲م

۴۱۲۱۔ **عن** عمرو بن عثمان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:امتی امة مباركة۔

حضرت عمرو بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت برکت دی گئی امت ہے۔۱۲م

۴۱۲۲۔ **عن** سلمان رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:لا يرد القضاء الا الدعاء۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: قضا کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں ٹالتی۔۱۲م

۴۱۲۳۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول

الله ﷺ:اطلبوا الرزق فی خبايا الارض۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: رزق زمین کی پوشیدہ چیزوں میں حاصل کرو۔۱۲م

۴۱۲۴۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:اكثروا من تلاوة القرآن ۔

۴۱۲۱۔ کنزالعمال للمتقی ، فضائل هذه الامة ۳۴۴۵۱ ۱۲/۱۵۴

۴۱۲۲۔الجامع للترمذی ، ابواب القدر باب ما جاء لا يرد القضاء الا الدعاء ۲/۳۶

۴۱۲۳۔ کنزالعمال للمتقی ، فی آداب الكسب ۹۳۰۲ ۴/۲۱

۴۱۲۴۔ کنزالعمال للمتقی ، فی آداب البيت والبناء ۴۱۴۹۶ ۱۵/۳۸۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوت کثرت سے کرو۔۱۲م

بحر المضارع

۴۱۲۵۔ **عن** ابی الزھیر النمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:لا تقتلوا الجراد ۔

حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹڈی کو قتل نہ کرو۔۱۲م

۴۱۲۶۔ **عن** رکب المصری رضی اللہ تعالی عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:طوبیٰ لمن تواضع فی غیر منقصۃ۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشخبری اس کے لئے جو غیر نقصان میں بھی تواضع اختیار کرے۔۱۲م

بحر المقتضب

۴۱۲۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :قال رسول اللہ ﷺ:السواک مطھرۃ۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو صاف ستھرا رکھنے والی چیز ہے۔۱۲م

۴۱۲۸۔ **عن** بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اتخذہ من ورق۔

۴۱۲۵۔ کنزالعمال للمتقی ، فضائل الطیور ۳۵۲۹۴ ۱۲/۳۳۷

۴۱۲۶۔ السنن الکبری للبیھقی، باب کراھیۃ امساک الفضل ۷۷۸۳ ۴/۳۰۶

۴۱۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الصوم باب السواک والرطب ۱/۲۵۹

۴۱۲۸۔ السنن لابی داود ، کتاب الخاتم باب ماجاء فی خاتم الحدید ۲/۵۸۰

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انگوٹھی چاندی کی بناؤ۔۱۲م

بحر المجتث

۴۱۲۹۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اذا أسأت فأحسن۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی برائی سرزد ہوتو فوراکوئی بھلا کام کرو۔۱۲م

۴۱۳۰۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال :قال رسول اللہ ﷺ:لا یتم بعد احتلام ۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بالغ ہونے کے بعد کوئی یتیم نہیں رہتا۔۱۲م

بحر المتقارب

۴۱۳۱۔ **عن** سفیان بن عبداللہ الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:قل آمنت باللہ ثم استقم۔

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ثابت قدم رہو۔۱۲م

۴۱۳۲۔ **عن** عبد اللہ بن الشخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ:اقلوا الدخول علی الأغنیاء۔

۴۱۲۹۔المسند لاحمد بن حنبل ، مرویات ابی ذرالغفاری ۲۱۰۶۳ ۲۳۱/۶

۴۱۳۰۔السنن لابی داود ، کتاب الوصایا باب متا ینقطع الیتم ۳۹۷/۲

۴۱۳۱۔ کنزالعمال للمتقی ، باب الاستقامت ۵۴۷۷ ۵۷/۳

۴۱۳۲۔المستدرک للحاکم ، کتاب الرقاق ۷۸۶۹ ۳۴۷/۴

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مالدار لوگوں کی ڈیوڑھی پر کم ہی جاؤ۔ ۱۲م

۴۱۳۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:أتموا الصفوف فأنى أراكم ۔

حضرت بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ صفیں مکمل کرو کہ میں تم کو دیکھتا ہوں۔ ۱۲م

۴۱۳۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ:أقيموا الصلاة وا توا الزكاة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو۔ ۱۲م

۴۱۳۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :قال رسول الله ﷺ:عجبت بصبر أخى يوسف۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے صبر پر تعجب ہوتا ہے۔ ۱۲م

۴۱۳۶۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:ردوا السلام وغضوا البصر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی

۴۱۳۳۔الصحیح لمسلم، کتاب الصلوة باب تسوية الصفوف واقامتها ۱۸۲/۱

۴۱۳۴۔الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الادب باب قول الرجل مرحبا ۹۱۲/۲

۴۱۳۵۔المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱۶۴۰ ۱۹۹/۱۱

۴۱۳۶۔المسند لاحمد بن حنبل، مرویات ابی سعید ۱۱۱۹۲ ۴۶۷/۳

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام کا جواب دو اور نگاہیں نیچی رکھو۔۱۲م

۴۱۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:دفن البنات من المکرمات۔

بحر رکض الخیل

۴۱۳۸۔ **عن** ابی ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله ﷺ:حسبی دینی من دنیای۔

حضرت ابوثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا دین میری دنیا کے مقابلے میں کافی ہے۔۱۲م

۴۱۴۱۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لن یغلب عسر یسرین۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دشواری دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی۔۱۲م

۴۱۴۲۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :استنجوا بالماء البارد۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھنڈے پانی سے استنجا کرو۔۱۲م

۴۱۴۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :واجعل لی فی نفسی نورا۔ (انباء الحی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے قلب وقالب کو نورانی بنادے۔۱۲م

سمندر، زمین، اور سورج کے احوال

٤١٤٤ـ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان تحت البحر نارا وتحت النار بحرـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیشک سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے پھر سمندر ہے۔۱۲م

(فوز مبین ص ۵۷)

٤١٤١ـالمستدرك للحاكم، كتاب التفسير ٢/٥٨٥

٤١٤٢ـ كنزالعمال للمتقی ٢٦٣٩٤، ٩/٣٥١

٤١٤٣ـالمعجم الكبير للطبرانی ، ١٢٣٤٩ ١٢/١٧

٤١٤٤ـالمستدرك للحاكم ، كتاب الاهوال ٤/٦٣٨

٤١٤٥ـ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یقبض الله الارض یوم القیامة ویطوی السماء بیمینة ثم یقول انا الملك : این ملوك الارض ؟ ـ

(حاشیہ معالم ص ۴۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین وآسمان کو اپنے دست قدرت میں سمیٹ لیگا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔۱۲م

٤١٤٦ـ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وکّل بالشمس تسعة املاك یرمونها بالثلج کل یوم ، لولاذالك ما اتت علی شیء الااحرقته ـ

(فوز مبین ص ۱۴۷)

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج پر نو فرشتے مامور ہیں جو ہر دن اس پر برف چھڑکتے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو جہاں سورج کی دھوپ پہونچتی سب کو جلا کر راکھ کر دیتی۔۱۲م

٤١٤٥۔معالم التنزیل للبغوی، ٢٨/٥

٤١٤٦۔المعجم الکبیر للطبرانی ٨/١٦٨ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ٨/١٣١

کنز العمال للمتقی ١٥١٩٩ ☆ اتحاف السادۃ المتقین ٧/٢٨٨

المغنی للعراقی ٤/٤٣١

فہرس اطراف الحدیث والآثار

فہرس اطراف الحدیث والآثار

﴿الف﴾
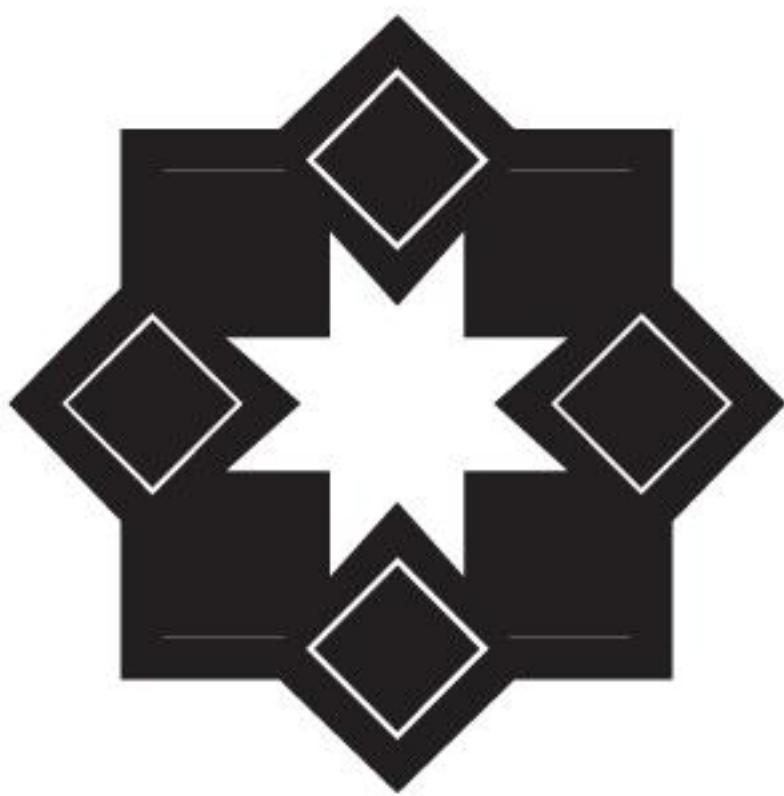
	الراوی	المجلد رقم الحدیث
ائت المیضاۃ فتوضا	ابو امامہ بن سہل	۲۸۲/۱
ابتغوا الخیر عند حسان الوجوہ	ابوھریرہ	۲۹۷/۱
ابنوا مسا جدکم جما	ابن عباس	۷۸۱/۱
ابنوا المساجدو اتخذوھا	انس	۷۸۰/۱
ابنوا المساجدو اخرجوا القمامۃ،	ابو قرصافہ	۷۴۳/۱
ابغض الحلال الی اللہ تعالیٰ،	ابن عمر	۱۶۱۸/۲
ابتغوا الخیر عند حسان الوجوہ،	ابو ھریرہ	۲۱۶۱/۳
ابتغوا الخیر عند الحسان الوجوہ،	عطا بن ابی رباح	۲۱۶۳/۳
ابرا البر صلۃ الولد و دابیہ،	ابن عمر	۲۳۵۳/۳
ابغض الاسماء الی اللہ تعالیٰ،	داؤدی	۲۲۹۲/۳
ابغض الناس الی اللہ تعالیٰ،	ابن عباس	۲۳۱۴/۳
ابن اخت القوم منھم	انس	۴۰۹۶/۶
اتانی جبریل آنفا	عمر الفاروق	۳۷۴۱/۶
اتانی جبریل آنفا فقال بشر	ابو طلحۃ	۳۹۵۲/۶
اتخذہ من ورق	بریدۃ الاسلمی	۴۱۲۸/۶
اتدرونی ای یوم ھذا	انس بن مالک	۳۷۱۵/۶
اتدرونی ای یومذاکم	حسن البصری	۳۷۱۹/۶
اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ	عبد اللہ بن عمر	۳۹۶۰/۶

اشتروا له بعير فاعطوه ،	ابو ھریرہ	۱۷۱۲/۲
اشربا ولا تسكرا،	ابو موسی	۱۷۵۷/۲
اشيدوا بالنكاح،	سائب بن یزید	۱۶۱۰/۲
اصبروا و بشروا،	عمر	۱۹۴۴/٤
اصاب الله بك يا ابن الخطاب،	ابو رمثه،	۹۰٤/۱
اصبعك سواك عند وضؤك،	انس	٤٤٠/۱
اضاعة الوقت،	سعد بن ابی وقاص	۵۹۱/۱
اطئن ياعم! فانك خاتم،	سهل بن سعد	۳۳۷۰/٤
اطلبوا فضلة من ماء،	ابن مسعود	۲۸۳۷/٤
اطلبوا الايادى عند فقراء،	ابو الربيع	۳۰۲/۱
أ اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوه ،	عائشه	۲۹۹/۱
اطلبوا الحوائج الى ذوى الرحمة ،	ابو سعيد الخدرى	۲۹۲/۱
اطلبوا الخير عند حسان الوجوه ،		۲۷۵/۱
اطلبوا العلم كل اثنين ،	جابر بن عبدالله	۲۷۵/۱
اطلبوا العلم يوم الاثنين ،	انس بن مالك	۲۷٤/۱
اطلبوا الفضل عند رحماء،	ابو سعيد الخدرى	۲۹۳/۱
اطلبوا المعروف من رحماء	على المرتضى	۲۹٤/۱
اطلبوا الحوائج بعزة الانفس،	عبد الله بن بسر	۱۳۸۲/۲
اطع والديك و ان اخرجاك ،	معاذ	۲۳۳٦/۳
اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوه،	عائشه	۲۱۵۸/۳
اطلبوا الحوائج الى حسان الوجوه،	ابو مصعب	۲۱٦٤/۳
اطلبو الحوائج الى ذوى الرحمة،	ابو سعيد	۲۱۳۳/۳
اطلبوا الخير عند حسان الوجوه،	عائشه	۲۱۵۵/۳

﴿ب﴾

ث

﴿ج﴾

﴿ح﴾

خ

﴿ذ﴾

ر

﴿ش﴾

﴿ص﴾

ظ

﴿ف﴾

﴿ق﴾

﴿ك﴾

كان رسول الله ﷺ اذا كان صائما،	سهل بن سعد	۱٤٤٥/۲
كان رسول الله ﷺ كما يكثر ،	سمره	۱۸۳۸/۲
كان رسول الله ﷺ يصلى الصلوة ،	ابن عباس	۱٤۹۰/۲
كان رسول الله ﷺ اذا جلس،	ابو برزه	۲۵۸۷/۳
كان رسول الله ﷺ اذا جلس،	رافع	۲۵۸۸/۳
كان رسول الله ﷺ اذا رفع يديه	عمر	۲٤۸۸/۳
كان رسول الله ﷺ اذا سمع با لاسم،	عائشه	۲۲۷۵/۳
كان رسول الله ﷺ كثير شعر اللحية،	جابر	۲۰۵۰/۳
كان رسول الله ﷺ لا يعرف فصل السورة،	ابن عباس	۲۷٤۱/۳
كان رسول الله ﷺ يتفأل ولا يتطير،	ابن عباس	۲۲۷۳/۳
كان رسول الله ﷺ يحب التمين،	عائشه	۲۱۳۰/۳
كان رسول الله ﷺ يضع لحسان		۲۱۸٦/۳
كان على موسى عليه الصلوة والسلام يوم كلمه،	ابن مسعود	۱۹۵٦/۳
كان النبى ﷺ يحث على الصدقة،	سمره	۲۰٤۰/۳
كان النبى ﷺ يذكر الله على كل ،	عائشه	۲۵۷۰/۳
كان النبى ﷺ اذا اتى ،	معاويه	۱۳۲۷/۲
كان النبى ﷺ اذا افطر،	معاويه بن زهراه	۱٤۵٦/۲
كان النبى ﷺ اذا افطر،	ابن عمر	۱٤۵۸/۲
كان النبى ﷺ اذا افطر،	انس	۱٤٦۰/۲
كان النبى ﷺ اذا رأى، حدير اسلمى		٤۰٦/۲
١ كان النبى ﷺ اذا رأى	عبدالله بن طرف	۱٤۰۷/۲
كان النبى ﷺ اذا رأى عباده		۱٤۰۲/۲
كان النبى ﷺ اذا رأى، ابن عمر		۱٤۰۵/۲

﴿ل﴾

لا(فی جوابب الانخاء)	انس	۲۰۹۰/۳
لا ، قال فیأخذ، بیده،	انس	۲۰۵۹/۳
لا ، ولکن اکرموا بینکم،	حسن بصری	۲۲۹۹/۳
لا،یأخذن احدکم طول لحیة،	ابو سعید	۲۰۲۱/۳
لا یبغی علی الناس الا ولد بغی،	ابو موسی	۲۲۵۹/۳
لا یبقی للولد من الوالدالا،	مالك بن ربیعه	۲۳٦۲/۳
لا یجتمع ملأ فید عو،	خبیب بن مسلم	۲۵۷۸/۳
لا یحب رجل قوما الا جعله،	علی	۲۱٤۱/۳
لا یحل لأمرأة تو من با الله،	ابو هریره	۲۳۰۸/۳
لا یحل للرجل ان یهجر، اخاه،	ابو ایوب	۲۱۰۸/۳
لا یحل لمؤمن ان یهجر مومنا،	ابو هریره	۲۱۰۹/۳
لا یحل لمسلم ان یهجر اخاه،	ابوهریره	۲۱۰۷/۳
لا یحل لمسلم ان یأخذ عصا اخیه ،	ابو حمید	۲۱۲٦/۳
لا یرث المسلم الکافر فیدعو،	اسامه بن زید	۲٦۲۰/۳
لا یردو القضاء الا دعا،	سلمان	۲٤۷۵/۳
لا یزال لسانك رطبا من ذکر الله ،	عبد الله بن بشیر	۲٦۰۵/۳
لا یزال العذاب مکشوفا،	مغیره	۲٤۲۹/۳
لا یزال یستجاب العبد،	ابو هریره	۲٤۹٦/۳
لا یشکر الله من لا یشکر الناس،	ابو هریره	۲۲۱۹/۳
لا یقل احد کم عبیدی و امتی،	ابو هریره	۲۱۲۸/۳
لا یقوم الرجل من مجلسه،	ابو امامه	۲۷۷۹/۳
لا یلقی مسلم مسلما،	براء بن عازب	۲۰۵۸/۳
لا یملی مصا حفنا الا،	جابر بن سمره	۲۷٦۸/۳

لو اتانی مسلما لرددت علیه	ابو وفره	٣٢٦٧/٤
لو ان عبادی اطاعونی	ابوهریره	٣٦٦٢/٤
لو رأیته لقلت الشمس طالعة	ربیع بنت معوذ	٣٢٤٥/٤
لو عاش ابراهیم لکان صدیقا نبیا	جابر	٣٣٥٧/٤
لو کان بعدی نبی لکان عمر	عقبه	٣٣٥٤/٤
لو کان بعدی نبی لکان عمر	عقبه	٣٤٩٠/٤
لو کان العلم معلقا بالثریا	ابوهریره	٣٥٥٩/٤
لو ان صاحب بدعة مکذبابا لقدر،	انس	٢٢١٩/٣
لو انی اخذت لحلقة با ب الجنة،	انس	٢٧٨١/٣
لو کان ثابتا علی احد،	معاذ	٢٧٨٤/٣
لو کان لا بن آدم و ادمن ذهب،	انس	٢٤٤٨/٣
لو کنت امرأة لغیرت اظفارها،	عائشه	٢٣٠٣/٣
لو لم ابعث فیکم مبعث عمر،	ابو بکر الصدیق	٢٢٦٦/٣
لو کان هذااليوم احذت رجال	بنی سعد	٣١٨٠/٤
لولا ان اشق امتی ان امرتهم،	ابن عمرو،	٣٠٣٤/٤
لولا ان اشق علی امتی لا خرت،	زید ابن خالد،	٢٩٧٥/٤
لولا ان اشق علی امتی لا خرت،	ابو هریره،	٢٩٧٦/٤
لولا ان اشق علی امتی لا خرت،	ابن عباس،	٢٩٧٧/٤
لولا ان اشق علی امتی لا مرتهم بالسواك،	ابو هریره،	٣٠٢٩/٤
لولا ان اشق علی امتی لا مرتهم بالسواك،	ابوهریره،	٣٠٣٠/٤
لولا ان اشق علی امتی لا مرتهم بالسواك،	ابن عمرو،	٣٠٣٣/٤
لولا ان اشق علی امتی لا مرتهم بالسواك،	زید بن خالد،	٣٠٣٥/٤
لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیهم ،	ابن عباس،	٣٠٣٢/٤

ما حلف الله بحياة احد،	ابو هريره	٣٢٢٩/٤
ما رأيت رسول الله ﷺ يطأعقبه ،	ابن عمر	٣٤٠١/٤
ما رأيت شيا احسن من رسول الله ،	ابو هريره	٣٢٤٤/٤
ما كان لى ولبنى عبد المطلب فهو لكم ،	ابن عمرو	٢٩١٣/٤
ما لا حد عندنا يد الا وقد،	ابوهريره	٣٤٧٧/٤
ما نف عنى مال قط مانف عنى بال ابى بكر،	ابوهريره	٢٨٩٣/٤
ما نف عنى مال قط مانف عنى بال ابى بكر،	ابوهريره	٣٤٧٩/٤
ما نهيتكم فاجتنبوه ،	ابو هريره	٣٨٧٣/٤
ما ولد فى الاسلام مولود ازكى ،	على	٣٤٥١/٤
ما ينقم ابن جميل الا انه كان فقيرا، ،	ابوهريره	٢٨٧٤/٤
ما من شئ الا يعلم انى	يعلى بن مره	٣١٨٦/٤
ما منكم من احد الاومعه ،	ابن مسعود	٣٢٢٥/٤
مامن مؤمن الا و انا اولى به ،	ابو هريره	٢٩٢٤/٤
ما من مولود الا فى سرته ،	ابن مسعود	٣٦٤٤/٤
ما من مولود الا وقدر،	ابوهريره	٣٦٢٣/٤
مطل الغنى ظلم	ابو هريرة	٤١٠٣/٦
ملك عن يمينك على حسا تك	كتانة العدوى	٣٩٤٥/٦
ما سوألك عن ذلك يا عمر	عمر الفا روق	٣٧٧٩/٦
ما اظن يعنى ذلك شيئا	طلحة	٣٩١٢/٦
معدن النقوى قلو ب العا رفين	عبد الله بن عمر	٤٠٩٠/٦
ما مر رت بسما ء الا رأيت	عبد الله بن عمر	٤٠١٢/٦
ما من عبد يسلم على	ابو هريرة	٣٩٥٨/٦
ما اباني ما أ تيت ان انا	عمر و بن العا ص	٤٠١٩/٦

من احب یسأ ل عن شئی	انس بن ما لك	٦/٣٩٢٤
من سب اصحا بی جلد	علی المرتضی	٦/٤٠٨٤
مثل فی النبیین،	ابی بن کعب	٤/٣٣١٧
مثلی و مثل الانبیاء من قبلی ،	ابوہریرہ	٤/٣٣١٨
مثلی ومثلکم کمثل رجل ،	جابر،	٤/٣٣١٢
مثلی و مثل النبیین ،	ابو سعید	٤/٣٣١٦
مر النبی ﷺ فی یوم	ابو امامہ	٤/٣٤١٢
ملك قابض علی ناصیتك	کنانہ عدوی	٤/٣٦١٤
من آذی شعرة منی ،	علی	٤/٣٢٣٤
من آذاهم فقد آذانی ،	عبد الله بن مغفل	٤/٣٥٣٨
من احب ان یبارك له ،	عبد الله بن بدرخطمی	٤/٣٥٢٠
من استعملناه علی عمل	بریدہ	٤/٢٨٧٨
من استغفر للمومنین ،	ابو درداء	٤/٣٥٧٣
من با یعت فقل لا خلابة ،	ابن عمر	٤/٣٩١٤
من بدا احفاء	طرا بن عازب	٤/٣١٨٧
من بلغه عن الله عزوجل شئ	انس	٤/٣٦٤٧
من بلغه عن الله عزوجل فضیلة ،	ابو حمراه انس	٤/٣٦٥١
من بلغه عن الله عزوجل ،	ابن عمر	٤/٢٦٤٨
من حمی مومنا من منافق،	منا د بن انس	٤/٣٦٢١
من خلع یدا من طاعته ،	ابن عمر	٤/٣٦٦١
من رأی منکم منکرا،	ابو سعید	٤/٢٦٢٨
من رأنی فی المنام فقد رأی الحق ،	ابو قتادہ	٤/٢٨٤٣
من رأنی فی المنام فقد رأی الحق ،	ابوسعید	٤/٢٨٤٤

﴿ن﴾

نھی ان یبال فی الحجر،	عبد الله بن سرجس	٣١٥٠/٤
نھی ان یبزق الرجل بین یدیه ،	ابو سعید	٣٠٤٨/٤
نھیی ان یبیع حاضر لباد	ابو ھریره	٣٠٤٩/٤
نھی ان یتبا ھی الناس فی المساجد ،	انس	٣١٤٥/٤
نھی ان یتخلی الرجل ،	ابن عمرو	٣١٤٩/٤
نھی ان یتزوج المرأة ،	جابر	٣١٦٦/٤
نھی ان یتعاطی السیف ،	جابر	٣١٤٧/٤
نھی ان یتناحی اثنتان ،	ابن عمر	٣١٦٩/٤
نھی ان یجمع بین التمر والزھو،	ابو قتاده	٣٠٥٠/٤
نھی ان یسافر بالقرآن	ابن عمر	٣٠٥١/٤
نھی ان یسمی الرجل ،	ابن مسعود	٣١٥١/٤
نھی ان یصافح المشرکون،	جابر	٣١٥٣/٤
نھی ان یصلی الرجل اخاہ ،	ابن عمر	٣٠٥٤/٤
نھی ان یضحی لیلا ،	ابن عباس	٣١٥٢/٤
نھی ان یقعد الرجل بین ،	بریده	٣١٤٦/٤
نھی ان یقوم الامام،	حذیفه	٣١٤٨/٤
نھی ان یقیم الرجل اخاہ ،	ابن عمر	٣٠٥٤/٤
نھی ان یبلیس الرجل مصبوغا،	ابن عمر	٣٠٥٥/٤
نھی عن اشتمال الصماء،	ابو سعید	٣٠٥٦/٤
نھی عن اکل المجثمة ،	ابو درداء	٣١٢٧/٤
نھی عن اکل الھره ،	جابر	٣١٢٦/٤
نھی عن بیع التمار،	ابن عمر	٣٠٦١/٤
نھی عن بیع الثمر،	ابن عمر	٣٠٦٣/٤

نهی عن كراء الارض،	رافع بن خديج	٣٠٧٢/٤
نهی عن كسب الامة ،	رافع بن خديج	٣١٤٢/٤
نهی عن نتف الشيب ،	ابن عمر	٣١٤٣/٤
نهی عن نقرة الغراب ،	عبد الرحمن بن شبل	٣١٤٤/٤
نهی عن الاجابة طعام ،	عمران	٣١٢٥/٤
نهی عن الاخصاء،	ابن عمر	٣٢٠١/٤
نهی عن الاغلوطات،	معاويه	٣١٠٠/٤
نهی عن الاقران ،،	ابن عمر	٣١٠٢/٤
نهی عن الاقعاء والتورك ،	سمره بن جندب	٣١٠٣/٤
نهی عن التلقی ،	ابوهريره	٣٠٥٧/٤
نهی عن التبتل ،	سعد بن ابی وقاص	٣٠١٤/٤
نهی عن التبقر،	ابن مسعود	٣١٠٥/٤
نهی عن الترجل الاغبا،	عبدالله بن مغفل	٣١٠٦/٤
نهی عن الجداد،	حسين بن علی	٣١٠٧/٤
نهی عن الجلالة ،	ابن عمر	٣١٠٨/٤
نهی عن الحيوة يوم الجمعة ،	معاذ بن انس	٣١٠٩/٤
نهی عن الحكرة بالبلد،	علی	٣١١٠/٤
نهی عن الخذف ،	عبدالله بن مغفل	٣٦٣٩/٤
نهی عن الدواء الخبيث،	ابوهريره	٣١١١/٤
نهی عن الركوب علی ،	معاويه	٣١١٢/٤
نهی عن السدل ،	ابوهريره	٣١١١/٤
نهی عن السوم ،	علی	٣١١٤/٤
نهی عن الشراء والبيع،	ابن عمر	٣١١٦/٤

والذی نفسی بیدہ لو یعلم،	ابو ھریرہ	۱/ ٦٣٧
واللہ ! لان یھدی اللہ بك	ابو ھریرہ	۱/ ١٤
ویحك اتدری ما تقول ،	جبیر بن مطعم	۱/ ٢٩
ویلك و من یعدل اذا لم اعدل ،	ابو سعید الخدری	۱/ ١٢٢
وجدتم ما وعد ربکم،	ابن عمر	۲/ ١٢٠٥
ولد الزنا شرا الثلاثۃ،	ابو ھریرہ	۲/ ١٠٩٣
ولدالزنا شر الثلاثۃ،	ابن عباس	۲/ ١٠٩٤
ویحك یا صاحب السبتین ،	بشیر بن خصاصیہ	۲/ ١١٠٤
ویل للاغنیاء من الفقراء،	انس	۲/ ١٣٠٨
والذی نفس محمد بیدہ لا توذی المرأہ،	عبداللہ بن ابی اوفی	۲/ ١٠٦٦
والذی نفسی بیدہ ان اطیب،	ابو ھریرہ	۲/ ١٢٠٢
والذی نفسی بیدہ لأن یاخذ،	ابو ھریرہ	۲/ ١٦٦٣
و الذی نفسی بیدہ ما انتم،	انس	۲/ ١٢٠٧
و آدم بین الروح والجسد،	ابوھریرہ	٤/ ٣١٩٠
و آدم بین الروح والجسد،	ابوھریرہ	٤/ ٣١٩٦
وعدنی ربی فی اھل بیتی ،	انس	٤/ ٣٥١٥
واللہ! للہ اقدر علیك،	ابو سعود	٤/ ٢٨٠٠
والذی نفسی بیدہ ، لوبدا لکم موسی ،	جابر	٤/ ٢٨١٢
ولقد نھی عنھما ے عنی الرکعتین بعد العصر،	امیر معاویہ	٤/ ٣٠٢١
ولوقلت : نعم لوجبت،	انس	٤/ ٢٩٨٤
وھن شر غالب لمن غلب،	عبد اللہ بن اعور مازنی ،	٤/ ٢٨٩٧
وھو یحدث مجلسا وانا فیہ ،	حذیفہ	٤/ ٣٢٦٠
ویحك اذامات عمر ،	مصمہ بن مالك	٤/ ٣٤٧٢

ہ

(ی)

آثار الصحابة والتابعين

لو ان الله اراد ان یمضیه	عمر الفاروق	٣٧٩٦/٦
لو اراد الله ان یتم	عمر الفاروق	٣٧٩٧/٦
لا بل اکتب هذا ما رأی	عمر الفاروق	٣٨٠١/٦
مه انما هذه للنبی ﷺ	عمر الفاروق	٣٨٠٢/٦
والله ما ادری کیف اصنع بکم	عمر الفاروق	٣٨٠٣/٦
ان فلانا قد ما ت فشهد ه	عمر الفاروق	٣٩٢٠/٦
اذ هبو ا فصلو ا علی صاحبکم	عمر الفاروق	٣٩٢١/٦
أمن القوم هذا	عمر الفاروق	٣٩٢٢/٦
انی لاعلم حیث انزلت	عمر الفاروق	٣٩٢٨/٦
کیف تقضی(قال لقاضی دمشق)	عمر الفاروق	٣٧٥٩/٦
انه سیأ تیکم ناسن یحادلو نکم	عمر الفاروق	٣٧٤٢/٦
الفهم الفهم فیما ادی الیك	عمر الفاروق	٣٧٥٦/٦
اذا جاء ك شیء فی کتاب الله	عمر الفاروق	٣٧٥٧/٦
ما سمعت من رسول الله ﷺ شیئا	عمر الفاروق	٣٧٧٢/٦
هذه الفا کهة قدعرفنا ها	عمر الفاروق	٣٧٧٣/٦
هذه الفا کهة قدعرفنا ها	عمر الفاروق	٣٧٧٤/٦
کل هذا قد عرفنا ه	عمر الفاروق	٣٧٧٥/٦
قد علمنا ما الفا کهة	عمر الفاروق	٣٧٧٦/٦
ما کلفنا هذا	عمر الفاروق	٣٧٧٧/٦
فا قض بما قضی به ائمة الهدی	عمر الفاروق	٣٧٥٨/٦
من اراد العلم	عمر الفاروق	٣٦٦٦/٦
وددت انی شعرة	عمر الفاروق	٣٦٨٠/٦
ان تتبع رأیك فان رأیك رشد	عثمان ذو النورین	٣٨٠٤/٦

سلونی فواللہ لا تسئلونی	علی المرتضیٰ	٣٦٨٧/٦
لو شئت لأقرت سبعین	علی المرتضیٰ	٣٦٦٧/٦
لو تکلمت لکم فی تفسیر	علی المرتضیٰ	٣٦٦٨/٦
لو طویت لی وسادۃ	علی المرتضیٰ	٣٦٦٩/٦
لو شئت ان اوقر	علی المرتضیٰ	٣٦٧٠/٦
کان یبتدأ القرآن	علی المرتضیٰ	٣٦٨٧/٦
کان یختم القرآن	علی المرتضیٰ	٣٦٨٩/٦
کان یضع قدمہ الیسریٰ	علی المرتضیٰ	٣٦٨٨/٦
سیأتی قوم یجادلونکم	علی المرتضیٰ	٣٧٤٣/٦
وددت ان الذی یقرء خلف،	سعد بن ابی وقاص	٦٨٣/١
ما جمع رسول اللہ ﷺ ببیت	عائشہ الصدیقہ	٤٠٢٨/٦
فاستانف الناس الطلاق	عائشہ الصدیقہ	١٦٢١/٢
فوقت الطلاق ثلاثا،	عائشہ الصدیقہ	١٦٢٢/٢
فلما دفن عمر معھم،	عائشہ الصدیقہ	١١٤٢/٢
لو ادرک رسول اللہ ﷺ، ما احدث،	ام المومنین عائشہ	٨٦٩/١
اخرجت کساء ملبدا	عائشہ الصدیقہ	٣٤٢٠/٤
ان ابابکر اسلم یوم اسلم،	عائشہ الصدیقہ	٣٤٨٢/٤
ان ازواج النبی ﷺ حین توفی ،	عائشہ الصدیقہ	٣٤٤٤/٤
ماارٰی ربک الایسارع فی ھواک،	عائشہ الصدیقہ	٢٩٠٦/٤
ما رأیت احدا کان اشبہ سمتا،	عائشہ الصدیقہ	٣٥٢٩/٤
مکتوب فی الانجیل من نعت النبی ﷺ،	عائشہ الصدیقہ	٢٨٨٣/٤
و اللہ ! یا بن اختی ،	عائشہ الصدیقہ	٣٤٠١/٤
اخرو ھن من حیث اخرھن،	عبد اللہ بن مسعود	٨٣٥/١

اذا بادر علیکم الحاجة ،	عبد الله بن مسعود ۱/۵٤٦
انصت فان فی الصلوة لشغلا ،	عبد الله بن مسعود ۱/٦۷۰
ان الشیطان یطیف باحدکم،	عبد الله بن مسعود ۱/٤۱٦
ان الشیطان یطیف باحدکم ،	عبد الله بن مسعود ۱/٤۱۷
ان من سنن الهدی الصلوة فی ،	عبد الله بن مسعود ۱/۷٦٦
حافظوا علی هؤلاء الصلوات،	عبد الله بن مسعود ۱/۷٦٤
کان لا یقرء خلف الامام،	عبد الله بن مسعود ۱/٦۷۱
لم یقرء خلف الامام،	عبد الله بن مسعود ۱/٦٦۹
من ترک الصلوة فلا دین له ،	عبد الله بن مسعود ۱/٦٤۳
ولو انکم صلیتم فی بیوتکم،	عبد الله بن مسعود ۱/۷٦۲
هذا والله وقت هذه الصلوة ،	عبد الله بن مسعود ۱/۵۱۲
لا جمع بین الصلوتین الا بعرفة ،	عبد الله بن مسعود ۱/۵۲۲
لا تصفوا بین الاسا طین،	عبد الله بن مسعود ۱/۹۷٦
لا یصلین احدکم بینه وبین ،	عبد الله بن مسعود ۱/۸٤۹
ارج عن مأزورات غیر مأجورات،	عبد الله بن مسعود ۲/۱۰۳۹
اذی المو من فی موته،	عبد الله بن مسعود ۲/ ۱۱۵۷
ان القوم یجلسون الشراب،	عبد الله بن مسعود ۲/۱۷۵۸
ثلاث تبنها و سائر هن عدوان ،	عبد الله بن مسعود ۲/۱٦۲۹
ثم دعا بنبیذ نبذتة سیرین ،	عبد الله بن مسعود ۲/۱۷۸۳
دعا نبیذا نبذته سیرین ،	عبد الله بن مسعود ۲/۱۷۳۸
الزنا اثنان وسبعون حوبا،	عبد الله بن مسعود ۲/۱۷۰۲
صدقوا هو مثل ما یقولون،	عبد الله بن مسعود ۲/۱٦۲۷
الشربة له الا خیرة،	عبد الله بن مسعود ۲/۱۷٦۰

فاتینا نبیذ نبذته ،	عبد الله بن مسعود۲/۱۷۵۹
کما اکره اذی المومن ،	عبد الله بن مسعود۲/۱۱۵۸
لا یکوی رجل بکنز،	عبد الله بن مسعود۲/۱۳۰۰
ایها الناس! قد اتی علینا زمان،	عبد الله بن مسعود۳/۲۷۴۴
من اراد العلم فلیثور القرآن ،	عبد الله بن مسعود۳/۲۷۳۰
المرأة عورة و اقرب ماتکون،	عبد الله بن مسعود۳/۲۳۰
اعطانی رسول الله ﷺ، ثلاثا،	عبدالله بن مسعود٤/۳۳۱۰
ان اسلام عمر کان عزة ،	عبدالله بن مسعود٤/۳٤۸۷
الروح ملك اعظم،	عبدالله بن مسعود٤/۳۵۹۸
ان لها صداقا کصداق نسائها	عبد الله بن مسعود٦/۳۸۱٦
ما سألمونا عن شئی من الکتاب الله	عبد الله بن مسعود٦/۳۸۱۷
انی لاکره ان احل لك	عبد الله بن مسعود٦/۳۸۱۸
وبعیرك ایضا مما ملکت یمینك	عبد الله بن مسعود٦/۳۸٤۰
اقضی فیها بما قضا النبی ﷺ	عبد الله بن مسعود٦/۳۸٤۹
اذاکان یوم القیامة	عبد الله بن مسعود٦/۳۷۱۸
ان الله انزل هذا الکتاب	عبد الله بن مسعود ٦/۳٦٦٥
من عرض له منکم قضاء	عبد الله بن مسعود ٦/۳۷٦۰
اذا سئل احدکم عما لا یدری	عبد الله بن مسعود ٦/۳۸۹۱
اعطی نبیکم کل شئ	عبد الله بن مسعود ٦/۳۹۱٦
لو ان علم عمر	عبد الله بن مسعود ٦/۳٦۷۹
اتعجبون ان یکون الخلة لا براهیم،	عبدالله بن عباس٤/۲۸۵۵
اذا تکلم رئ کالنور یخرج ،	عبدالله بن عباس٤/۳۲٤۲
ان ابن عمر ارسل الی ابن عباس،	عبدالله بن عباس٤/۲۸۵۳

ان الله تعالیٰ فضل محمد اصلى الله عليه وسلم،	عبدالله بن عباس ٤/ ٣١٨٥
ان عن يمين العرش نهرا،	عبدالله بن عباس ٤/ ٣٦٠٨
ان محمدا صلى الله عليه وسلم راى ربه مرتين،	عبدالله بن عباس ٤/ ٢٨٥٦
ثم ذكر مااخذ عليهم،	عبدالله بن عباس ٤/ ٢٨٢٩
جعل االكلام لموسى والخلة،	عبدالله بن عباس ٤/ ٢٨٥٤
ذاك اذا تجلى بنوره الذى ،	عبدالله بن عباس ٤/ ٢٨٥٢
الروح ملك من الملائكة،	عبدالله بن عباس ٤/ ٣٥٩٧
لم يكن لرسول الله صلى الله عليه وسلم ظل،	عبدالله بن عباس ٤/ ٣٢٤٠
ما احتلم نبى قط،	عبدالله بن عباس ٤/ ٣٢٨٧
ما خلق الله وما ذرأوما برأ	عبدالله بن عباس ٤/ ٢٨٣٠
ما خلق الله وما ذرأ وما برأ	عبدالله بن عباس ٤/ ٣٢٣٠
من رضاء محمد صلى الله عليه وسلم ان لا يدخل ،	عبدالله بن عباس ٤/ ٢٥١٤
هم الملاكة وكلوابامور،	عبدالله بن عباس ٤/ ٣٦١١
ان اسم الله الاكبر رب رب،	عبد الله ابن عباس ٣/ ٢٥٦٣
ان محمدا صلى الله عليه وسلم يوم القيامة يجلس،	عبد الله ابن عباس ٣/ ٢٦٥٥
نزلت اى انك لا تهدى من احببت،	عبد الله ابن عباس ٣/ ٢٦٩١
هم ذرية المومن،	عبد الله ابن عباس ٣/ ٢٦٨٦
اذا كنتم سائرين فنابك،	عبد الله بن عباس ١/ ٥٧٢
اذا وجدت شيئا من البلة ،	عبد الله بن عباس ١/ ٤٠٠
انه صلى با لبقرة الاولى ،	عبد الله بن عباس ١/ ٥٣٩
انه قرء ها وارجلكم بالنصب	عبد الله بن عباس ١/ ٣٨٣
انه كان اذا نزل منزلا،	عبد الله بن عباس ١/ ٥٧١
انه كره ان يمسح بالمنديل ،	عبد الله بن عباس ١/ ٣٧٤

من ترك الصلوة فقد كفر،	عبد الله بن عباس	٦٤٢/١
من السنة ان لا يخرج يوم الفطر،	عبد الله بن عباس	٩٦٠/١
وقت الظهر الى العصر،	عبد الله بن عباس	٤٨٩/١
الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ،	عبد الله بن عباس	٧٣٧ /١
هما يومان ذكرهما الله تعالىٰ فى كتابه	عبد الله بن عباس	٣٨٢٥/٦
بينما انا فى الحجر جالس	عبد الله بن عباس	٣٨٢٦/٦
شئ لاتجدونه فى كتاب الله	عبد الله بن عباس	٣٨٢٧/٦
للبنت النصف وليس للاخت شئ	عبد الله بن عباس	٣٨٢٨/٦
فلنضع ايدينا على الركن	عبد الله بن عباس	٣٨٣٠/٦
ذلك فى الحرائر	عبد الله بن عباس	٣٨٣٣/٦
الا ما ملك ايمانكم هى مرسلة	عبد الله بن عباس	٣٨٣٤/٦
كان لا يرى بأسا ان يجمع	عبد الله بن عباس	٣٨٣٥/٦
انما يحرمهن على قرابتهن منى	عبد الله بن عباس	٣٨٣٦/٦
يعنى فى النكاح	عبد الله بن عباس	٣٨٣٧/٦
حرمتها آية	عبد الله بن عباس	٣٨٣٨/٦
انما هذه بردة	عبد الله بن عباس	٣٨٥٨/٦
انها نزلت فى يوم عيدين	عبد الله بن عباس	٣٩٢٩/٦
آخر آية نزلت فى القرآن	عبد الله بن عباس	٣٩٣١/٦
كان المشركون والمسلمون يحجون	عبد الله بن عباس	٣٩٣٣/٦
آر آية نزلت	عبد الله بن عباس	٣٩٣٥/٦
لم يخف عليه شئ من	عبد الله بن عباس	٣٩٦٦/٦
ان النبى ﷺ بلغه عن ربه	عبد الله بن عباس	٣٩٧٥/٦
نزل على النبى ﷺ (ولوان الخ	عبد الله بن عباس	٤٠٠٠/٦

اتحب العمامة قلت: سالم،	عبد اللہ بن عمر ۱/۹۹۹
اذا صلی احدکم خلف الامام،	عبد اللہ بن عمر ۱/۶۷۵
الیس لك ثوبان ،	عبد اللہ بن عمر ۱/۷۳٤
انه جاء والامام یصلی ،	عبد اللہ بن عمر ۱/۸۹۷
انه لم یرا بن عمر جمع بینهم ،	عبد اللہ بن عمر ۱/۵۸۸
ان المسجد کا علی عهد،	عبد اللہ بن عمر ۱/۷۷٦
انما ذلك الی الله یجعل ،	عبد اللہ بن عمر ۱/۹۱٤
تکفیك قرأة الامام،	عبد اللہ بن عمر ۱/٦۷۷
حین جمع سارحتی غاب الشفق،	عبد اللہ بن عمر ۱/۵۸۱
کان ا بن عمر یصلی فی مکانه ،	عبد اللہ بن عمر ۱/ ۸۹۱
کان اذا جد به السیر جمع ،	عبد اللہ بن عمر ۱/۵۸۳
لم یکن الصدقة علی عهد رسول اللهﷺ	عبد اللہ بن عمر ۱/٦۷۲
من صلی خلف الامام کفته	عبد اللہ بن عمر ۱/٦۷٦
ان عبد الله بن عمر کان یحلل بدنه،	عبد اللہ بن عمر ۲/۱۹۲۸
انه اتی الجنازة وهو علی غیر،	عبد اللہ بن عمر۲/۱۱۰۷
انه یتاذی به المیت	عبد اللہ بن عمر۲/۱۲۱۹
حسبت علی تطلیقة،	عبد اللہ بن عمر ۲/۱٦۳۷
فراجعتها و حسبت بها،	عبد اللہ بن عمر۲/۱٦٤۰
کان عبد الله بن عمر یسلم علی القبر،	عبد اللہ بن عمر۲/۱٤۹۲
کان یتصدق بها،	عبد اللہ بن عمر۲/۱۹۲۲
کان یحلل بدنه،	عبد اللہ بن عمر۲/۱۹۲۹
لم تکن الصدقة علی ،	عبد اللہ بن عمر۲/۱۳٦۸
ما زدناك علی نحوة،	عبد اللہ بن عمر۲/۱۷۳۷

ان عبد الله بن عمر تعلم البقرة،	عبد الله بن عمر ۳/۲۷۲۹
كان يقبض على لحيته ثم يقص،	عبد الله بن عمر ۳/۲۰۱۳
يقبض لحيته فيقطع،	عبد الله بن عمر ۳/۲۰۱۳
اذهب الى العلماء	عبد الله بن عمر ۶/۳۸۴۵
لا علم لى اكثر	عبد الله بن عمر ۶/۳۸۴۶
كان يجيب عن واحدة ويسكت عن تسعة	عبد الله بن عمر ۶/۳۸۴۷
اذا انا مت فلا تصا حبنى نائحة،	عمرو بن عاص ۲/۱۰۳۸
اذا انا مت فلا تصا حبنى نائحة،	عمرو بن عاص ۲/۱۱۴۱
اذا مات المومن يخلى سربه،	عمرو بن عاص ۲/۱۱۷۹
ان الدنيا جنة الكافر،	عمرو بن عاص ۲/۱۱۷۸
لا تحل له حتى تنكح،	عمرو بن عاص ۲/۱۶۲۸
ان نوحا عليه السلام نازعة،	انس بن مالك ۲/۱۷۷۷
ان يهوديا دعا النبى ﷺ،	انس بن مالك ۲/۱۸۸۱
فكان يشرب منه الشربة على اثر،	انس بن مالك ۲/۱۷۹۱
كا ن اهل بيت من الانصار،	انس بن مالك ۲/۱۵۵۶
كا ن يشرب الطلاء على النصف،	انس بن مالك ۲/۱۷۴۲
كان ينزل على ابى بكر بن ابى موسى،	انس بن مالك ۲/۱۷۸۲
هذه شعيرة من شعر رسول الله ﷺ	انس بن مالك ۲/۱۲۳۱
اخرج الينا انس بن مالك نعلين،	انس بن مالك ۴/۳۴۲۱
ان محمدا ﷺ رأى ربه،	انس بن مالك ۴/۲۸۵۷
كان ابراهيم قد ملأالمهد ولوعاش،	انس بن مالك ۴/۳۳۵۶
هى حرام لا يختلى خلاها،	انس بن مالك ۴/۲۹۵۱
من اراد علم الاولين	انس بن مالك ۶/۳۶۷۲

كان يوضع لمسلمين عليه الصلوة والسلام،	سعيد بن حبير	٣٤٤٣/٤
ان الملك ينطلق فيأخذ من تراب،	عطا خراسانى	٣٦٤٥/٤
منزلهما الساعة وهما ضجيعاه ،	على بن حسين	٣٤٦٣/٤
لا نه كان افضلهم اسلاما،	محمد بن حنفيه	٣٤٧٦/٤
احمع بنوا فاطمة على ان يقولوا،	محمد الباقر	٣٤٦٤/٤
لهما فضل عندى من على ،	محمد بن عبد الله بالمحض	٣٤٦٥/٤
انطلقت الخوارج فبرأت،	زيد بن على بن حسين	٣٤٦٦/٤
اخرج عليك ان كنت	جندب بن عبد الله	٣٨٥٢/٦
هل فى القرآن يبين عدد ركعات	عمران بن حصين	٣٨٥٣/٦
الا تعجبون من هذا	عقبة بن عامر	٣٨٥٤/٦
لا يكون اعتكاف الا بصوم	ابن شهاب	٣٨٥٧/٦
انى استحيى من الله ان يدان	عطا بن ابى رباح	٣٨٦٣/٦
ان الله تعالىٰ انزل القرآن	ربيعة بن عبد الرحمن	٣٨٧١/٦
الحكم الذى يحكم به بين الناس	مالك بن انس	٣٨٧٢/٦
سل العلماء وسل الله التوفيق	سفيان بن عيينة	٣٨٧٣/٦
ما من احد الا وماخوذ من قوله	مجاهد وعطا	٣٨٨٨/٦
ما من احد الا وماخوذ من قوله	مالك بن انس	٣٨٨٩/٦
فاذا كان تحشمناها لكم	عمار بن ياسر	٣٨٤٢/٦
لا ادرى نصف العلم	عامر الشعبى	٣٨٩٠/٦
لقد حفظت من عمر	عبيدة السلمان	٣٨٩٢/٦
مكث النبى ﷺ بعد ما انزلت حذه الآية	ابن جريح	٣٩٣٠/٦
ان آخت آية نزلت	براء بن عازب	٢٩٣٢/٦
تهبدمت منار المجاهلية	عامر التعبى	٣٩٣٤/٦

اقوال احبار الیھود،

فہرست عنوانات جلد ششم

جامع الاحادیث مکمل دس جلدوں کا

اجمالی خاکہ

(۱) مقدمہ: تقاریظ مشائخ، تدوین حدیث، حالات محدثین وفقہاء۔ اصطلاحات حدیث

(۲)	جلد اول:	حدیث (۱) تا (۱۰۱۶)	کل احادیث	(۱۰۱۶)
(۳)	جلد دوم:	حدیث (۱۰۱۷) تا (۱۹۴۹)	کل احادیث	(۹۳۳)
(۴)	جلد سوم:	حدیث (۱۹۵۰) تا (۲۸۰۰)	کل احادیث	(۸۵۱)
(۵)	جلد چہارم:	حدیث (۲۸۰۱) تا (۳۶۶۳)	کل احادیث	(۸۶۳)
(۶)	جلد پنجم:	فہارس۔ فہرست آیات، احادیث، عنوانات، مسائل ضمنیہ، اطراف حدیث، حالات راویان حدیث،		
(۷)	جلد ششم:	حدیث (۳۶۶۴) تا (۴۱۳۴)	کل احادیث	(۴۷۱)
(۸)	جلد ہفتم:	تفسیر سورۂ فاتحہ تا سورۂ نساء	کل آیات	(۱۳۲)
(۹)	جلد ہشتم:	تفسیر سورۂ مائدہ تا سورۂ فرقان	کل آیات	(۲۱۶)
(۱۰)	جلد نہم:	تفسیر سورۂ شعراء تا سورۂ ناس	کل آیات	(۲۱۷)

﴿تلک عشرة کاملة﴾